مُذكِّراتٌ فِي النَّحوِ

الجزءُ الثَّاني

فيضُ الرَّحمن العُثماني

الرئيس المؤسّس

لمعهد العلوم الإسلامية بإسلام آباد

جميع الحقوق محفوظة

لمعهد العلوم الإسلامية بإسلام آباد ، باكستان

سن طباعت : ٢٠٢١

تعداد:٦٠٠

يطلب من المعهد

+923005141090

ويطلب أيضا من: مكتبة الرياض

بهاره كوه ، إسلام آباد باكستان

+923005141070

بسم الله الرحمن الرحيم

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اس ہستی کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو پائی پائی جوڑ کر کچھ رقم بچا لیتی تھی اور جب میں سالانہ چھٹیوں کے بعد حصول علم کے لیے عازم سفر ہوتا تو وہ مجھے اس بچی ہوئی پونجی، ڈھیر ساری دعاؤں اور فرقت کے آنسوؤں کے ساتھ رخصت کرتی تھی، اللہ تعالیٰ اپنی بے شمار رحمتیں میری اس ماں پر نازل فرمائے، ان کی قبر کو انوار سے بھر دے اور اعلی علیین میں مقام کریم عطا فرمائے۔

نیز

علم النحو کے ان طلبہ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں جو بے چارے رٹہ لگا لگا کر امتحان میں پاس تو ہو جاتے ہیں مگر علم النحو کا ملکہ ان میں پیدا نہیں ہوتا۔

اَلْمَرْفُوْعَاتُ

1- اَلْفَاعِلُ

2- نَائِبُ الْفَاعِلِ

3- اَلْمُبْتَدَأُ

4- خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ

5- خَبَرُ إِنَّ وَ أَخَوَاتِهَا

6- خَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ

7- إِسْمُ الْحُرُوْفِ الْمُشَبَّهَةِ بِلَيْسَ

8- إِسْمُ كَانَ وَ أَخَوَاتِهَا

مَرْفُوْعَاتُ الْأَسْمَاءِ

آپ اس سے قبل یہ بات جان چکے ہیں کہ جس اسم معرب پر رفع آئے اسے "مَرْفُوْع"، جس پر نصب آئے اسے "مَنْصُوْب" اور جس پر جرّ آئے اسے "مَجْرُوْر" کہتے ہیں، چنانچہ اس اعتبار سے اسم معرب کی تین قسمیں بنتی ہیں:

١ اَلْمَرْفُوْع ٢ اَلْمَنْصُوْب ٣ اَلْمَجْرُوْر

- مندرجہ بالا اقسام میں سے ہر ایک کی کئی کئی انواع ہیں، چنانچہ ان سب کو ترتیب وار "اَلْمَرْفُوْعَات"، "اَلْمَنْصُوْبَات" اور "اَلْمَجْرُوْرَات" کے عنوانات کے تحت ذکر کیا جائے گا۔
- آپ یہ پڑھ چکے ہیں کہ رفع "فَاعِلِيَّة" کی علامت ہے، یعنی ہر وہ اسم جو مرفوع ہوگا اس میں "فَاعِلِيَّة" یعنی فاعل کی طرف منسوب خصلت (عُمْدَة ہونا) موجود ہوگی، اس وجہ سے "اَلرَّفْعُ عَلَمُ الْفَاعِلِ" نہیں کہا گیا، بلکہ "اَلرَّفْعُ عَلَمُ الْفَاعِلِيَّةِ" کہا گیا ہے، تاکہ دوسرے "عُمْدَة أسماء" کو بھی شامل ہو۔
- اسی طرح آپ یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ نصب "مَفْعُوْلِيَّة" کی علامت ہے یعنی ہر وہ اسم جو منصوب ہوگا اس میں "مَفْعُوْلِيَّة" یعنی مفعول کی طرف منسوب خصلت (فَضْلَة ہونا) موجود ہوگی، اسی وجہ سے "اَلنَّصْبُ عَلَمُ الْمَفْعُوْلِ" نہیں کہا گیا، بلکہ "اَلنَّصْبُ عَلَمُ الْمَفْعُوْلِيَّةِ" کہا گیا ہے، تاکہ دوسرے "فَضْلَة أسماء" کو بھی شامل ہو۔
- اگرچہ رفع "عُمْدَة" کی اور نصب "فَضْلَة" کی علامت ہے، مگر بعض "عُمْدَة" اسماء "فَضْلَة" کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتے ہیں، اس لیے انہیں "مَنْصُوْبَات" کے باب میں ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض "فَضْلَة" اسماء "عُمْدَة" کے ساتھ مشابہ ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوتے ہیں، اس لیے انہیں "مَرْفُوْعَات" کے باب میں ذکر کیا جاتا ہے۔

اَلْفَاعِلُ

1-تَعْرِيْفُهُ

2-أَنْوَاعُهُ

3-أَحْكَامُهُ

4-تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ

تَعْرِيْفُ الْفَاعِلِ

:1 اَلْفَاعِلُ مَا أُسْنِدَ إِلَيْهِ الْفِعْلُ أَوْ شِبْهُهُ وَقُدِّمَ عَلَيْهِ عَلَى جِهَةِ قِيَامِهِ بِهِ[1].

:2 اَلْفَاعِلُ هُوَ الاِسْمُ الْمَرْفُوْعُ،الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ فِعْلٌ مَعْلُوْمٌ تَامٌّ أَوْ شِبْهُهُ،مَذْكُوْرٌ قَبْلَهُ وَدَلَّ عَلَى مَنْ فَعَلَ الْفِعْلَ أَوْ قَامَ بِهِ[2].

- "فاعل" ہر اس اسمِ مرفوع کو کہتے ہیں جو کسی "فعلِ تامّ معلوم" یا "شبہِ فعلِ تامّ معلوم" کے بعد واقع ہو اور اُس فعل یا شبہِ فعل کا اس اسم کے ساتھ اِسناد کا تعلق ہو، جیسے: "قَامَ سَعِيْدٌ" میں "سَعِيْدٌ"۔
- "اِسناد" کی تعریف "کلام" کی بحث میں گذر چکی ہے، یہاں اسناد کا حاصل یہ ہے کہ "فعل یا شبہِ فعل" کی کسی اسم کی طرف ایسی نسبت ہو جس سے اس فعل یا شبہِ فعل کے "معنی مصدری" کا اس اسم سے صُدور یا اس کے ساتھ قیام معلوم ہو"۔
- صُدُوْرُ الْفِعْلِ عَنِ الْفَاعِلِ، جیسے: أَكْرَمَ خَلِيْلٌ خَالِدًا.
- قِيَامُ الْفِعْلِ بِالْفَاعِلِ، جیسے: مَاتَ سَعْدٌ.
- "اَلْفِعْلُ التَّامُّ" سے مراد وہ فعل ہے جو فاعل کے ملنے سے ایک مکمل معنی دے، جیسے: مَاتَ سَعْدٌ.
- "اَلْفِعْلُ النَّاقِصُ" سے مراد وہ فعل ہے جو صرف اسمِ مرفوع کے ملنے سے ایک مکمل معنی نہ دے، بلکہ اس کے بعد خبر کا محتاج رہے، جیسے: كَانَ سَعُوْدٌ فَقِيْرًا میں "كَانَ" (فعل ناقص) صرف "سَعُوْدٌ" (اسم مرفوع) کے ملنے سے مکمل معنی نہیں دیتا۔
- "شِبْهُ الْفِعْلِ التَّامِّ الْمَعْلُوْمِ" سے مراد وہ الفاظ ہیں جو عمل کرنے میں "فعلِ تامّ معلوم" کے ساتھ مشابہت رکھتے ہوں۔

---

[1] [اَلْكَافِيَةُ لِابْنِ الْحَاجِبِ]

[2] [اَلْقَوَاعِدُ الْأَسَاسِيَةُ]

أَقْسَامُ شِبْهِ الْفِعْلِ التَّامِّ الْمَعْلُوْمِ[1]

”شبہِ فعلِ تامّ معلوم“ کی چھ قسمیں ہیں:

1 اَلْمَصْدَرُ　2 اِسْمُ الْفَاعِلِ　3 مُبَالَغَةُ اسْمِ الْفَاعِلِ
4 اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ　5 اِسْمُ التَّفْضِيْلِ　6 اِسْمُ الْفِعْلِ

-1 **اَلْمَصْدَرُ:** جیسے: ”عَجِبْتُ مِن إِتْلَافِ الْمَالِ خَالِدٌ“ (مجھے خالد کے مال ضائع کرنے پر تعجب ہوا)
اس مثال میں ”إِتْلَاف“ مصدر ہے جس نے ”خَالِدٌ“ (فاعل) کو رفع دیا ہے۔

-2 **اِسْمُ الْفَاعِلِ:** جیسے: ”أَدَاخِلٌ الفصلَ مُعَلِّمٌ؟“ (کیا استاد درس گاہ میں داخل ہونے والے ہیں؟)
اس مثال میں ”دَاخِلٌ“ اسمِ فاعل ہے جس نے ”مُعَلِّمٌ“ (فاعل) کو رفع دیا ہے۔

-3 **مُبَالَغَةُ اسْمِ الْفَاعِلِ:** جیسے: ”أَمِتْلَافٌ الْمَالَ سَعِيْدٌ؟“ (کیا سعید مال کو بہت ضائع کرنے والا ہے؟)
اس مثال میں ”مِتْلَافٌ“ مبالغہ کا صیغہ ہے جس نے ”سَعِيْدٌ“ (فاعل) کو رفع دیا ہے۔

-4 **اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ:** جیسے: ”اِشْتَرَيْتُ السَّيَّارَةَ الْأَبيضَ لَوْنُهَا“ (میں نے سفید رنگ والی کار خریدی)
اس مثال میں ”اَلْأَبْيَض“ صفتِ مشبہ ہے جس نے ”لَوْنُهَا“ (فاعل) کو رفع دیا ہے۔

-5 **اِسْمُ التَّفْضِيْلِ:** جیسے: ”مَارَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِيْ عَيْنِهِ الْكُحْلُ مِنْهُ فِيْ عَيْنِ خَالِدٍ“ (میں نے ایسا کوئی شخص نہیں دیکھا جس کی آنکھ میں سرمہ خالد کی آنکھ میں سرمہ سے زیادہ خوبصورت لگتا ہو)۔
اس مثال میں ”أَحْسَنَ“ اسمِ تفضیل ہے جس نے ”اَلْكُحْلُ“ (فاعل) کو رفع دیا ہے۔

-6 **اِسْمُ الْفِعْلِ:** جیسے: ”حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ“، اس مثال میں ”حَيَّ“ اسمِ فعل ہے جس نے ضمیر مستتر (فاعل) کو محلًّا رفع دیا ہے، جس کی تقدیر ”أَنْتَ“ ہے۔

---

[1] اسمِ مفعول بھی ”شِبْهُ الْفِعْلِ التَّامِّ“ ہے، مگر وہ ”شِبْهُ الْفِعْلِ الْمَعْلُوْمِ التَّامِّ“ نہیں ہے، بلکہ ”شِبْهُ الْفِعْلِ الْمَجْهُوْلِ التَّامِّ“ ہے۔

أَقْسَامُ الْفَاعِلِ

فاعل کی چار قسمیں ہیں :

اَلرَّقَمُ	اَلْقِسْمُ	اَلنَّصُّ	اَلشَّاهِدُ	إِعْرَابُهُ
1	اَلِاسْمُ الصَّرِيْحُ	فَازَ سَعِيْدٌ	سَعِيْدٌ	اَلْفَاعِلُ اسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
2	اَلِاسْمُ الْمُؤَوَّلُ	يَحْسُنُ أَنْ تَجْتَهِدَ	اِجْتِهَادُكَ	اَلْفَاعِلُ مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ ''أَنْ'' الْمَصْدَرِيَّةِ وَالْفِعْلِ ''تَجْتَهِدَ'' فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ
3	اَلضَّمِيْرُ الْمُتَّصِلُ	خَالِدٌ قَامَ		اَلْفَاعِلُ ضَمِيْرٌ مُتَّصِلٌ مُسْتَتِرٌ فِيْ ''قَامَ'' يُعَبَّرُ عَنْهُ بِهُوَ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ
4	اَلضَّمِيْرُ الْمُنْفَصِلُ	مَا قَامَ إِلَّا أَنَا	أَنَا	اَلْفَاعِلُ ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ ، فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ

أَحْكَامُ الْفَاعِلِ

فاعل کے چند احکام درج ذیل ہیں:

1- وُجُوْبُ رَفْعِهِ.

2- وُجُوْبُ تَأْخِيْرِهِ عَنِ الْعَامِلِ.

3- حَذْفُ فِعْلِهِ لِقَرِيْنَةٍ دَالَّةٍ عَلَيْهِ.

4- تَذْكِيْرُ فِعْلِهِ وَ تَأْنِيْثُهُ.

5- تَوْحِيْدُ الْفِعْلِ مَعَهُ وَ تَثْنِيَتُهُ وَجَمْعُهُ.

6- تَقْدِيْمُهُ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ وَ تَأْخِيْرُهُ عَنْهُ وُجُوْبًا وَ جَوَازًا.

اَلْحُكْمُ الْأَوَّلُ: وُجُوْبُ رَفْعِهِ

- يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ الْفَاعِلُ مَرْفُوْعًا: لَفْظًا أَوْ تَقْدِيْرًا أَوْ حُكْمًا.
- فاعل کا مرفوع ہونا واجب ہے۔
- لفظ میں رفع کی علامت کبھی حرکت کی صورت میں ہوتی ہے، جیسے: "جَاءَ سَعُوْدٌ" میں "سَعُوْدٌ" کے آخر میں ضمہ اور کبھی حرف کی صورت میں ہوتی ہے، جیسے: "زَارَنِي أَخُوْكَ" میں "أَخُوْ" کا واؤ۔
- حرکت اور حرف میں سے ہر ایک کبھی ظاہر ہوتا ہے، اسے "اَلرَّفْعُ لَفْظًا" کہتے ہیں، جیسے اوپر کی مثالوں میں ہے اور کبھی مقدر ہوتا ہے، اسے "اَلرَّفْعُ تَقْدِيْرًا" کہتے ہیں۔
- "اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ تقديرًا" کی مثال: "جَاءَ الْفَتَى"، اس مثال میں "اَلْفَتَى" کے آخر میں الف کے اوپر "ضمہ مقدّرہ" مانا جاتا ہے۔
- "اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ تقديرًا" کی مثال: "جَاءَ مُسْلِمِيَّ"، اس مثال میں "واؤ مقدّرہ" ہے۔
- رفع کبھی نہ "بِالْحَرَكَةِ" ہوتا ہے اور نہ "بِالْحَرْفِ" ہوتا ہے، اسے نحویین "اَلرَّفْعُ حُكْمًا" یا "اَلرَّفْعُ مَحَلًّا"[1] کہتے ہیں، رفع کی یہ قسم "اسماء مبنیّہ" کے ساتھ خاص ہے۔

---

[1] بعض نحویین کے نزدیک اعرابِ محلّی "مبنی" کے ساتھ خاص ہے، "معرب" میں اعراب محلّی نہیں ہوتا، جب کہ بعض دیگر نحویین کے نزدیک اعرابِ محلّی "معرب" میں بھی ہوتا ہے، لہٰذا ﴿مَا جَاءَنَا مِنْ بَشِيرٍ﴾ [المائدة: 19] جیسی مثالوں میں پہلے قول کے مطابق "بَشِيْرٍ" کا رفع "تقدیری" ہے اور دوسرے قول کے مطابق "محلّی" ہے، اس کتاب میں پہلا قول اختیار کیا گیا ہے۔

رفع کی مندرجہ بالا صورتوں کی تفصیل درج ذیل جدول میں موجود ہے:

اَلرَّقَمُ	نَوْعُ الرَّفْعِ	اَلنَّصُّ	اَلشَّاهِدُ	إِعْرَابُهُ
1	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ لَفْظًا	جَاءَنِيْ سَعِيْدٌ	سَعِيْدٌ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
2	اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ لَفْظًا	مَاجَاءَنِيْ مُسْلِمُوْنَ	مُسْلِمُوْنَ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالْوَاوِ الظَّاهِرَةِ
3	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ تَقْدِيْرًا	جَاءَ فَتًى	فَتًى	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا التَّعَذُّرُ وَهُوَ اسْتِحَالَةُ ظُهُوْرِ الْحَرَكَةِ عَلَى الْأَلِفِ
		جَاءَ الْقَاضِيْ	اَلْقَاضِيْ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا الثِّقْلُ أَيْ ثِقْلُ الضَّمَّةِ عَلَى الْيَاءِ
		جَاءَ جَوَارٍ	جَوَارٍ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ عَلَى الْيَاءِ الْمَحْذُوْفَةِ،مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا الثِّقْلُ
		جَاءَ أَخِيْ	أَخِيْ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ عَلَى الْخَاءِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ الْمُنَاسَبَةِ
		جَاءَ مُحَامِيَّ	مُحَامِيَّ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ عَلَى الْيَاءِ الْمُدْغَمَةِ فِيْ يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ
		مَاجَاءَنِيْ مِنْ أَحَدٍ	أَحَدٍ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ الزَّائِدِ[1]
4	اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ تَقْدِيْرًا	مَاجَاءَنِيْ مِنْ مُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ	فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالْوَاوِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِعَلَامَةِ حَرْفِ الْجَرِّ الزَّائِدِ
5	اَلرَّفْعُ الْمَحَلِّيُّ	جَاءَنِيْ هٰؤُلَاءِ	هٰؤُلَاءِ	فَاعِلٌ،اسْمُ إِشَارَةٍ،مَبْنِيٌّ عَلَى الْكَسْرِ،مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا

[1] اس مقام پر ''حرفِ جر اصلی''، ''حرفِ جر زائد'' اور ''حرفِ جر شبیہ بالزائد'' کی تعریفات ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے، چنانچہ :
حَرْفُ الجَرِّ الْأَصْلِيُّ: وہ حرف جر ہے جو کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہو اور جملہ میں ایک نیا فرعی معنی پیدا کرے، جیسے :"أَتَعَلَّمُ فِيْ الْجَامِعَةِ"۔
حَرْفُ الجَرِّالزَّائِدُ: وہ حرف جر ہے جو نہ تو کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق ہو اور نہ ہی کوئی نیا فرعی معنی پیدا کرے، جیسے : {مَاجَاءَنَا مِنْ بَشِيْرٍ} میں ''مِنْ'' نہ تو "مَاجَاءَنَا" کے متعلق ہے اور نہ ہی اس نے کوئی نیا فرعی معنی پیدا کیا ہے ,بلکہ پہلے سے موجود معنی نفی کی تاکید کی ہے۔
حَرْفُ الجَرِّ الشَّبِيْهُ بِالزَّائِدِ: وہ حرف جر ہے جو کسی فعل یا شبہ فعل کے متعلق تو نہ ہو، البتہ جملہ میں ایک نیا فرعی معنی پیدا کرے، جیسے : ''رُبَّ قَوْلٍ أَنْفَذَ مِنْ صَوْلٍ''۔ **فائدہ:** واضح رہے کہ حرفِ جر کی تینوں قسمیں اپنے مابعد میں بہر حال عمل کرتی ہیں۔

اَلْحُكْمُ الثَّانِيْ : وُجُوْبُ تَأْخِيْرِهِ عَن الْعَامِلِ

فاعل کا عامل کے بعد آنا واجب ہے، جیسے :''صَلَّى سَعِيْدٌ''میں ''صَلَّى'' فعل (عامل) ہے اور''سَعِيْدٌ'' اس کا فاعل مؤخر ہے،اس قسم کا جملہ ''جملہ فعلیہ'' کہلاتا ہے۔ اگر فاعل کو مقدم کیا جائے، جیسے ''سَعِيْدٌ صَلَّى''تو وہ ''فاعل'' نہیں رہے گا بلکہ ''مبتدا''کہلائے گا اور''جملہ اسمیہ'' ہو جائے گا۔

اَلْحُكْمُ الثَّالِثُ:حَذْفُ فِعْلِهِ جَوَازًا وَوُجُوْبًا

فاعل کا فعل بعض اوقات ''جوازًا''اور بعض اوقات ''وجوبًا''حذف ہوتا ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

حَذْفُ فِعْلِهِ جَوَازًا

فاعل کو رفع دینے والا فعل اس وقت جوازًا حذف ہوتا ہے جب اس کے حذف پر کوئی قرینہ موجود ہو، جیسے :''سَعُوْدٌ''، فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ: مَنْ جَآءَ ؟،اس مثال میں ''سَعُوْدٌ''فاعل ہے فعل محذوف (جَاءَ) کا،جس پر دلالت کرنے والا قرینہ سوال میں موجود(جَاءَ) ہے۔

حَذْفُ فِعْلِهِ وُجُوْبًا

فاعل کو رفع دینے والا فعل اس وقت وجوبًا حذف ہوتا ہے جب فاعل سے متصل پہلے کوئی ایسا کلمہ آجائے جو صرف فعل پر داخل ہوتا ہو[1]، جیسے:﴿وَ إِنْ أَحَدٌ مِّنَ ٱلْمُشْرِكِينَ ٱسْتَجَارَكَ فَأَجِرْهُ ﴾ [التوبة:6] اس میں ''أَحَدٌ''فاعل ہے فعل محذوف ''اسْتَجَارَكَ''کا،جس کی تفسیر عبارت میں موجود ''اسْتَجَارَكَ'' کررہاہے۔

مندرجہ بالا مثال میں ''أَحَدٌ''کو بعد میں آنے والے ''اِسْتَجَارَكَ''کا فاعل اس لیے نہیں مانا جاتا کہ فاعل کی اپنے عامل پر تقدیم جائز نہیں ہے۔

''أَحَدٌ'' کو مبتدا اس لیے نہیں مانا جاتا کہ ''إِنْ''شرطیہ صرف فعل پر داخل ہوتا ہے،مبتدا پر داخل نہیں ہوتا۔

---

[1] اَلْأَدَوَاتُ الَّتِيْ تَخْتَصُّ بِالْفِعْلِ أَرْبَعَةُ أَنْوَاعٍ:

اَلْأَوَّلُ:أَدَوَاتُ الشَّرْطِ، نَحْوُ: وَإِنْ أَحَدٌ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اسْتَجَارَكَ.

اَلثَّانِيْ:أَدَوَاتُ التَّحْضِيْضِ، نَحْوُ:هَلَّا سَعْدٌحَضَرَ الْمُؤْتَمَرَ.

اَلثَّالِثُ:أَدَوَاتُ الْعَرْضِ، نَحْوُ: أَلَا سَعِيْدٌ حَضَرَ الْمُؤْتَمَرَ.

اَلرَّابِعُ:أَدَوَاتُ الِاسْتِفْهَامِ غَيْرَ الْهَمْزَةِ، نَحْوُ:هَلْ سَعْدٌ حَضَرَ الْمُؤْتَمَرَ[مِنْحَةُ الْجَلِيْلِ عَلَى شَرْحِ ابْنِ عَقِيْلٍ الْجُزْءُ الثَّانِيْ]بتصرّف يسير.

حَذْفُ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ مَعًا

بعض اوقات فعل اور فاعل دونوں جوازًا حذف ہوتے ہیں، بشرطیکہ ان کے حذف پر کوئی قرینہ موجود ہو، جیسے: ''نَعَمْ'' فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ: ''أَ نَزَلَ الْمَطَرُ البَارِحَةَ؟'' یہاں سوال اس بات کا قرینہ ہے کہ ''نَعَمْ'' کے بعد فعل اور فاعل (نَزَلَ الْمَطَرُ) دونوں محذوف ہیں۔

اَلْحُكْمُ الرَّابِعُ: تَذْكِيْرُ فِعْلِهِ وَتَأْنِيْثُهُ[1]

فاعل کے ساتھ فعل کی تذکیر و تانیث کی تین صورتیں ہیں:

1- وُجُوبُ تَذْكِيْرِ الْفِعْلِ مَعَ الْفَاعِلِ

2- وُجُوبُ تَأْنِيْثِ الْفِعْلِ مَعَ الْفَاعِلِ

3- جَوَازُ الْأَمْرَيْنِ مَعَ الْفَاعِلِ

وُجُوبُ تَذْكِيْرِ الْفِعْلِ مَعَ الْفَاعِلِ

درج ذیل پانچ صورتوں میں فعل کا مذکر ہونا واجب ہے:

اَلرَّقَمُ	صُوْرَةُ الْفَاعِلِ	حُكْمُ الْفِعْلِ مَعَهُ	مِثَالُهُ	اَلْفَاعِلُ
1	اِسْمٌ ظَاهِرٌ، مُذَكَّرٌ لَفْظًا وَمَعْنًى، مُفْرَدًا كَانَ أَوْ مُثَنًّى أَوْ جَمْعَ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ	يَجِبُ تَذْكِيْرُ الْفِعْلِ	يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُ	اَلْمُجْتَهِدُ
			يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدَانِ	اَلْمُجْتَهِدَانِ
			يَنْجَحُ الْمُجْتَهِدُوْنَ	اَلْمُجْتَهِدُوْنَ
2	اِسْمٌ ظَاهِرٌ، مُذَكَّرٌ مَعْنًى، مُؤَنَّثٌ لَفْظًا، مُفْرَدًا كَانَ أَوْ مُثَنًّى	يَجِبُ تَذْكِيْرُ الْفِعْلِ	يَنْجَحُ طَلْحَةُ	طَلْحَةُ
			يَنْجَحُ طَلْحَتَانِ	طَلْحَتَانِ
3	ضَمِيْرٌ يَرْجِعُ إِلَى اسْمٍ مُذَكَّرٍ لَفْظًا وَمَعْنًى، مُفْرَدًا كَانَ أَوْ مُثَنًّى أَوْ جَمْعَ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ	يَجِبُ تَذْكِيْرُ الْفِعْلِ	اَلْمُجْتَهِدُ يَنْجَحُ	اَلضَّمِيْرُ الْمُسْتَتِرُ[2]
			اَلْمُجْتَهِدَانِ يَنْجَحَانِ	اَلْأَلِفُ
			اَلْمُجْتَهِدُوْنَ يَنْجَحُوْنَ	اَلْوَاوُ

[1] اصل یہ ہے کہ اگر فاعل ''مذکر'' ہو تو اس کا عامل ''تاءِ تانیث'' کے بغیر (مذکر کا صیغہ) ہوگا، جیسے: ''حَضَرَ الطَّالِبُ الدَّرْسَ'' اور اگر فاعل ''مؤنث'' ہو تو اس کے عامل کے ساتھ مؤنث کی ''تاء''[1] لگے گی، جیسے: حَضَرَتِ الطَّالِبَةُ الدَّرْسَ.

[2] اَلْمُسْتَتِرُ فِيْ ''يَنْجَحُ'' اَلْمُعَبَّرُ عَنْهُ بِهُوَ.

4	ضَمِيْرٌ يَرْجِعُ إِلَى اسْمٍ مُذَكَّرٍ مَعْنًى مُؤَنَّثٍ لَفْظًا ، مُفْرَدًا كَانَ أَوْ مُثَنًّى أَوْ جَمْعَ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ	يَجِبُ تَذْكِيْرُ الْفِعْلِ	طَلْحَةُ يَنْجَحُ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
			طَلْحَتَانِ يَنْجَحَانِ	اَلْأَلِفُ
			طَلحَاتٌ يَنْجَحُوْنَ [1]	اَلْوَاوُ
5	اِسْمٌ ظَاهِرٌ ،بَيْنَهُ وَبَيْنَ فِعْلِهِ فَصْلٌ بِإِلَّا، مُؤَنَّثًا كَانَ أَوْ مُذَكَّرًا	يَجِبُ تَذْكِيْرُ الْفِعْلِ	مَا قَامَ إِلَّا فَاطِمَةُ	فَاطِمَةُ
			مَا قَامَ إِلَّا طَلْحَةُ	طَلْحَةُ
			مَا قَامَ إِلَّا سَعْدٌ	سَعْدٌ

وُجُوْبُ تَأْنِيْثِ الْفِعْلِ مَعَ الْفَاعِلِ

درج ذیل چھ صورتوں میں فعل کا مؤنث ہونا واجب ہے:

اَلرَّقْمُ	صُوْرَةُ الْفَاعِلِ	حُكْمُ الْفِعْلِ مَعَهُ	مِثَالُهُ	اَلْفَاعِلُ
1	اِسْمٌ ظَاهِرٌ مُؤَنَّثٌ حَقِيْقِيٌّ غَيْرُ مَفْصُوْلٍ عَنْ فِعْلِهِ، مُفْرَدًا كَانَ أَوْ مُثَنًّى أَوْ جَمْعَ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ	جَاءَتْ فَاطِمَةُ	فَاطِمَةُ
			جَاءَتْ فَاطِمَتَانِ	فَاطِمَتَانِ
			جَاءَتْ فَاطِمَاتٌ	فَاطِمَاتٌ
2	اِسْمُ ضَمِيْرٍ مُسْتَتِرٌ عَائِدٌ إِلَى مُؤَنَّثٍ حَقِيْقِيٍّ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ	فَاطِمَةُ ذَهَبَتْ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
3	اِسْمُ ضَمِيْرٍ مُسْتَتِرٌ عَائِدٌ إِلَى مُؤَنَّثٍ مَجَازِيٍّ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ	اَلشَّمْسُ تَطْلُعُ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
4	اِسْمُ ضَمِيْرٍ عَائِدٌ إِلَى جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ بِالتَّاءِ أَوْ بِنُوْنِ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ	اَلزَّيْنَبَاتُ جَاءَتْ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
			اَلزَّيْنَبَاتُ جِئْنَ	اَلنُّوْنُ
5	اِسْمُ ضَمِيْرٍ عَائِدٌ إِلَى جَمْعِ تَكْسِيْرٍ لِمُؤَنَّثٍ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ بِالتَّاءِ أَوْ بِنُوْنِ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ	اَلْفَوَاطِمُ أَقْبَلَتْ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
			اَلْفَوَاطِمُ أَقْبَلْنَ	اَلنُّوْنُ
6	اِسْمُ ضَمِيْرٍ عَائِدٌ إِلَى جَمْعِ تَكْسِيْرٍ لِمُذَكَّرٍ غَيْرِ عَاقِلٍ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ بِالتَّاءِ أَوْ بِنُوْنِ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ	اَلْجِمَالُ سَارَتْ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
			اَلْجِمَالُ سِرْنَ	اَلنُّوْنُ

[1] جب فاعل ایسی ضمیر ہو جو "مذکر مجموع بِالْأَلِفِ وَالتَّاءِ" کی طرف لوٹتی ہو اس کا حکم کہیں صراحتاً نہیں مل سکا۔

جَوازُالأَمْرَيْنِ(تَذْكِيْرِالْفِعْلِ و تأْنِيْثِه)مَعَ الْفَاعِلِ

اَلْفَاعِلُ	مِثَالُهُ	حُكْمُ الْفِعْلِ مَعَهُ	صُوْرَةُ الْفَاعِلِ	اَلرَّقَمُ
اَلشَّمْسُ	طَلَعَ الشَّمْسُ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	اِسْمٌ ظَاهِرٌ مُؤَنَّثٌ مَجَازِيٌّ	1
اَلشَّمْسُ	طَلَعَتِ الشَّمْسُ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ		
اِمْرَأَةٌ	حضرَ الْمَجْلِسَ اِمْرَأَةٌ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	اِسْمٌ ظَاهِرٌ مُؤَنَّثٌ حَقِيْقِيٌّ	2
اِمْرَأَةٌ	حضَرَتِ الْمَجْلِسَ اِمْرَأَةٌ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ	بَيْنَهُ وبَيْنَ فِعْلِهٖ فَصْلٌ بِغَيْرِ إِلَّا	
اَلطَّلَّحَاتُ	جَاءَ الطَّلَّحَاتُ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	جَمْعُ الْمُذَكَّرِالْحَقِيْقِيّ الْمُؤَنَّث	3
اَلطَّلَّحَاتُ	جَاءَتِ الطَّلَّحَاتُ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ	الْمَجَازِيّ بِالْأَلِفِ وَالتَّاءِ	
اَلرِّجَالُ	جَاءَ الرِّجَالُ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	اِسْمٌ ظَاهِرٌ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ	4
اَلرِّجَالُ	جَاءَتِ الرِّجَالُ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ	لِمُذَكَّرٍ	
اَلْفَوَاطِمُ	جَاءَ الْفَوَاطِمُ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	اِسْمٌ ظَاهِرٌ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ	5
اَلْفَوَاطِمُ	جَاءَتِ الْفَوَاطِمُ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ	لِمُؤَنَّثٍ	
اَلْبَنُوْنَ	جَاءَ الْبَنُوْنَ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	اِسْمٌ ظَاهِرٌ مُلْحَقٌ بِجَمْعِ	6
اَلْبَنُوْنَ	جَاءَتِ الْبَنُوْنَ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ	الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ	
أُولَاتُ الِاجْتِهَادِ	نَجَحَ أُولَاتُ الِاجْتِهَادِ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	اِسْمٌ ظَاهِرٌ مُلْحَقٌ بِجَمْعِ	7
أُولَاتُ الِاجْتِهَادِ	نَجَحَتْ أُولَاتُ الِاجْتِهَادِ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ	الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ	
اَلْوَاوُ	اَلرِّجَالُ جَاؤُوْا	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ	ضَمِيْرٌ عَائِدٌ إِلٰى جَمْعِ	8
اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ	اَلرِّجَالُ جَاءَتْ	فِعْلِهٖ وَتَأْنِيْثُهٗ	تَكْسِيْرٍ لِمُذَكَّرٍ عَاقِلٍ	

آخری صورت (جس میں فاعل ”مذکر عاقل“ کی ”جمع مکسر“ کی ضمیر ہے) میں فعل کا ”جمع مذکر“ اور ”واحد مؤنث“ دونوں طرح لانا جائز ہے، جیسے کہ مثالوں سے ظاہر ہے، البتہ جمع مؤنث لانا جائز نہیں ہے [1]۔

[1] اس کے بر عکس اگر فاعل، ”مذکر غیر عاقل“ کی ”جمع مکسّر“ کی ضمیر ہو تو فعل کو جمع مؤنث لانا جائز ہوتا ہے، جیسے: اَلْجِمَالُ سِرْنَ.

اَلْحُكْمُ الْخَامِسُ: تَوْحِيْدُ فِعْلِهٖ وَ تَثْنِيَتُهٗ وَ جَمْعُهٗ

فاعل کے ساتھ فعل کے مفرد، تثنیہ اور جمع ہونے کی درج ذیل دو صورتیں ہیں:

اَلرَّقَمُ	صُوْرَةُ الْفَاعِلِ	حُكْمُ الْفِعْلِ مَعَهٗ	مِثَالُهٗ	اَلْفَاعِلُ
1	اِسْمٌ ظَاهِرٌ	وُحِّدَ الْفِعْلُ أَبَدًا مُفْرَدًا كَانَ الْفَاعِلُ أَوْ مُثَنًّى أَوْ مَجْمُوْعًا	اِجْتَهَدَ التِّلْمِيْذُ	اَلتِّلْمِيْذُ
			اِجْتَهَدَ التِّلْمِيْذَانِ	اَلتِّلْمِيْذَانِ
			اِجْتَهَدَ التَّلَامِيْذُ	اَلتَّلَامِيْذُ
2	اِسْمٌ ضَمِيْرٌ	وُحِّدَ لِلْوَاحِدِ وثُنِّيَ لِلْمُثَنّٰى وجُمِعَ لِلْمَجْمُوْعِ	اَلتِّلْمِيْذُ نَجَحَ	اَلضَّمِيْرُ الْمُسْتَتِرُ
			اَلتِّلْمِيْذَانِ نَجَحَا	اَلْأَلِفُ
			اَلتَّلَامِيْذُ نَجَحُوْا	اَلْوَاوُ

مندرجہ بالا دوسری صورت سے درج ذیل مقامات مستثنیٰ ہیں:

پہلا مقام: جب فاعل ایسی ضمیر ہو جو درج ذیل میں سے کسی ایک کی طرف لوٹتی ہو:

الف "جمع مؤنث سالم"، جیسے: "اَلزَّيْنَبَاتُ".

ب "مؤنث" کی "جمع تکسیر"، جیسے: "اَلْفَوَاطِمُ".

ج "مذکر غیر عاقل" کی "جمع تکسیر"، جیسے: "اَلْجِمَالُ".

تو ان صورتوں میں فعل "واحد مؤنث" اور "جمع مؤنث" دونوں طرح آتا ہے، جیسے:

الف اَلزَّيْنَبَاتُ جَاءَتْ، اَلزَّيْنَبَاتُ جِئْنَ

ب اَلْفَوَاطِمُ أَقْبَلَتْ، اَلْفَوَاطِمُ أَقْبَلْنَ

ج اَلْجِمَالُ سَارَتْ، اَلْجِمَالُ سِرْنَ[1]

دوسرا مقام: جب فاعل ایسی ضمیر ہو جو "مذکر عاقل" کی "جمع تکسیر" کی طرف لوٹتی ہو، جیسے: "اَلرِّجَالُ" تو اس وقت فعل "جمع مذکر" اور "واحد مؤنث" دونوں طرح آتا ہے، جیسے: اَلرِّجَالُ جَاؤُوْا ، اَلرِّجَالُ جَاءَتْ.[2]

[1] اس مقام کا ذکر "وُجُوْبُ تَأْنِيْثِ الفِعْلِ مَعَ الفَاعِلِ" کی صورت (6) میں ہو چکا ہے۔

[2] اس مقام کا ذکر "جَوَازُ الْأَمْرَيْنِ مَعَ الفَاعِلِ" کی صورت (8) میں ہو چکا ہے۔

اَلرَّقَمُ	صُوْرَةُ الْفَاعِلِ	حُكْمُ الْفِعْلِ مَعَهُ	مِثَالُهُ	اَلْفَاعِلُ
1	ضَمِيْرٌ عَائِدٌ إِلَى جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ السَّالِمِ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ بِالتَّاءِ أَوْ بِنُوْنِ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ .	الزَّيْنَبَاتُ جَاءَتْ،	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
			الزَّيْنَبَاتُ جِئْنَ	اَلنُّوْنُ
2	ضَمِيْرٌ عَائِدٌ إِلَى جَمْعِ تَكْسِيْرٍ لِمُؤَنَّثٍ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ بِالتَّاءِ أَوْ بِنُوْنِ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ	الْفَوَاطِمُ أَقْبَلَتْ،	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
			الْفَوَاطِمُ أَقْبَلْنَ	اَلنُّوْنُ
3	ضَمِيْرٌ عَائِدٌ إِلَى جَمْعِ تَكْسِيْرٍ لِمُذَكَّرٍ لَا يَعْقِلُ	يَجِبُ تَأْنِيْثُ الْفِعْلِ بِالتَّاءِ أَوْ بِنُوْنِ جَمْعِ الْمُؤَنَّثِ	الْجِمَالُ سَارَتْ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ
			الْجِمَالُ سِرْنَ[1]	اَلنُّوْنُ
4	ضَمِيْرٌ عَائِدٌ إِلَى جَمْعِ تَكْسِيْرٍ لِمُذَكَّرٍ عَاقِلٍ	يَجُوْزُ تَذْكِيْرُ فِعْلِهِ وَتَأْنِيْثُهُ بِالتَّاءِ	الرِّجَالُ جَاؤُوْا	اَلْوَاوُ
			الرِّجَالُ جَاءَتْ	اَلضَّمِيْرُالْمُسْتَتِرُ

اَلْحُكْمُ السَّادِسُ: تَقْدِيْمُهُ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ وَتَأْخِيْرُهُ عَنْهُ وُجُوْبًا وَ جَوَازًا[2]

فاعل کی مفعول بہ پر تقدیم وتاخیر کی درج ذیل تین صورتیں ہیں:

١ وُجُوبُ تَقْدِيْمِ الفَاعِلِ ٢ وُجُوْبُ تَأْخِيْرِ الْفَاعِلِ ٣ جَوَازُ الْأَمْرَيْنِ

وُجُوْبُ تَقْدِيْمِ الْفَاعِلِ

درج ذیل تین صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے :

اَلرَّقَمُ	اَلْمَقَامُ	حُكْمُهُ	مِثَالُهُ	اَلْفَاعِلُ
1	أَنْ يَخَافَ الِالْتِبَاسَ بِسَبَبِ انْتِفَاءِ الْإِعْرَابِ وَ الْقَرِيْنَةِ	يَجِبُ تَقْدِيْمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ	أَكْرَمَ مُوْسٰى عِيْسٰى	مُوْسٰى
2	أَنْ يَكُوْنَ الْفَاعِلُ ضَمِيْرًا مُتَّصِلًا	يَجِبُ تَقْدِيْمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ	أَكْرَمْتُ خَالِدًا	التاء
3	أَنْ يَكُوْنَ الْمَفْعُوْلُ بِهِ مَحْصُوْرًا فِيْهِ الْفِعْلُ بِإِلَّا	يَجِبُ تَقْدِيْمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ	مَا أَكْرَمَ سَعُوْدٌ إِلَّا مَحْمُوْدًا	سَعُوْدٌ
4	أَنْ يَكُوْنَ الْمَفْعُوْلُ بِهِ مَحْصُوْرًا فِيْهِ الْفِعْلُ بِإِنَّمَا	يَجِبُ تَقْدِيْمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ	إِنَّمَا أَكْرَمَ سَعُوْدٌ مَحْمُوْدًا	سَعُوْدٌ

---

[1] اس مقام کاذکر "وُجُوْبُ تَأْنِيْثِ الْفِعْلِ مَعَ الْفَاعِلِ" کی صورت (6) میں ہو چکا ہے۔

[2] الْأَصْلُ أَنْ يَلِيَ الْفِعْلَ: اصل یہ ہے کہ فعل کے متصل بعد "فاعل" آئے، اس کے بعد مفعول بہ، جیسے: أَكَلَ حَمْزَةُ الطَّعَامَ.

مَوَاقِعُ الِالْتِبَاسِ

فاعل و مفعول کے درمیان التباس وہاں ہوتا ہے جہاں دونوں کا اعراب نمایاں طور پر لفظی نہ ہو اور کسی ایک کی پہچان کا کوئی قرینہ (نشانی) موجود نہ ہو۔

اعراب لفظی اور قرینہ نہ ہونے کی وجہ سے التباس کی درج ذیل صورتیں ہیں:

1- فاعل و مفعول دونوں "اسم مقصور" ہوں، جیسے: أَكْرَمَ مُوْسىٰ عِيْسىٰ.

2- دونوں "مُضَافٌ إِلَى يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ غَيْرُ جَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ" ہوں، جیسے: أَكْرَمَ طُلَّابِيْ إِخْوَتِيْ، أَكْرَمَ صَدِيْقِيْ أَبِيْ.

3- دونوں "جَمْعُ الْمُذَكَّرِ السَّالِمِ الْمُضَافُ إِلَى يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ" ہوں، جیسے: يَقْتُلُ مُسْلِمِيَّ مُسْلِمِيَّ[1] الْيَوْمَ فِيْ كَرَاتَشِيْ.

4- دونوں "اسم مبنی" ہوں، جیسے: أَكْرَمَ هٰؤُلَاءِ هٰؤُلَاءِ، أَكْرَمَ مَنْ فِي الدَّارِ مَنْ فِي السُّوْقِ.

5- مندرجہ بالا ہر مثال میں موجود اسماء میں سے کسی ایک کو دیگر امثلہ میں موجود کسی اسم کے ساتھ ملائیں، جیسے: أَكْرَمَ مُوْسىٰ صَدِيْقِيْ ، أَكْرَمَ صَدِيْقِيْ هٰؤُلَاءِ وغیرہ تو اس طرح التباس کی بہت سی صورتیں سامنے آئیں گی۔

مَوَاقِعُ كَوْنِ الْفَاعِلِ ضَمِيْرًا مُتَّصِلًا

فاعل کے "ضمیرِ متصل" ہونے کی وجہ سے وجوبِ تقدیم کی تین شکلیں ہیں:

1- فاعل "ضمیرِ متصل" ہو اور مفعول "اسم ظاہر" ہو، جیسے: أَكْرَمْتُ خَالِدًا.

2- فاعل "ضمیرِ متصل" ہو اور مفعول "ضمیرِ منفصل" ہو، جیسے: مَا قَابَلْتُ مُنْذُ الصَّبَاحِ إِلَّا إِيَّاكَ.

3- فاعل و مفعول دونوں "ضمیرِ متصل" ہوں، جیسے: أَحْبَبْتُكَ.

مَوْقِعُ كَوْنِ الْمَفْعُوْلِ بِهِ مَحْصُوْرًا فِيْهِ الْفِعْلُ بِإِلَّا أَوْ إِنَّمَا

تیسرا موقع جہاں فاعل کو مقدم لانا واجب ہوتا ہے یہ ہے کہ مفعول بہ کو محصور فیہ بنانا مقصود ہو، یعنی یہ بتلانا مقصود ہو کہ فاعل کا فعل صرف کلام میں موجود مفعول بہ پر واقع ہوا ہے کسی اور پر نہیں، جیسے: مَا أَكْرَمَ

---

[1] ان دونوں اسموں میں سے جو فاعل ہے اس کا رفع "بِالْوَاوِ تَقْدِيْرًا" ہے اور جو مفعول بہ ہے اس کا نصب "بِالْيَاءِ لَفْظًا" ہے، مگر یہاں "اعرابِ لفظی" اور "اعرابِ تقدیری" میں ظاہری طور پر کوئی فرق نہیں، اس لیے التباس واقع ہونے کا خطرہ ہے۔

سَعُوْدٌ إِلَّا مَحْمُوْدًا، یعنی "سعود" نے صرف "محمود" کا اکرام کیا ہے کسی اور کا نہیں کیا ہے، اس صورت میں نحویین یوں کہتے ہیں کہ مفعول بہ "مَحْمُوْدًا" محصور فیہ ہے، یعنی فاعل "سَعُوْدٌ" کا فعل مفعول بہ میں محصور ہے۔

- اس موقع پر مفعول بہ کو مقدم لانا اس لیے جائز نہیں ہے کہ اگر ہم مفعول بہ کو مقدم کر کے یوں کہیں: "مَا أَكْرَمَ مَحْمُوْدًا إِلَّا سَعُوْدٌ" تو اس کا معنی ہوگا: نہیں اکرام کیا محمود کا مگر صرف سعود نے یعنی محمود کا اکرام صرف سعود نے کیا ہے کسی اور نے نہیں کیا ہے، اس صورت میں نحویین یوں کہتے ہیں کہ فاعل "سَعُوْدٌ" محصور فیہ ہے، یعنی مفعول بہ "مَحْمُوْدًا" پر فعل واقع کرنا فاعل میں محصور ہے[1]۔
- "إِلَّا" کی طرح "إِنَّمَا" بھی حصر کے لیے آتا ہے۔
- "إِنَّمَا" کے بعد فاعل و مفعول بہ میں سے جو مؤخر ہوتا ہے وہ محصور فیہ ہوتا ہے، جیسے: "إِنَّمَا أَكْرَمَ سَعُوْدٌ مَحْمُوْدًا" میں محصور فیہ مفعول بہ ہے اور "إِنَّمَا أَكْرَمَ مَحْمُوْدًا سَعُوْدٌ" میں محصور فیہ فاعل ہے۔

صُوَرُ وُجُوْبِ تَأْخِيْرِ الْفَاعِلِ

- درج ذیل چار صورتوں میں فاعل کو مفعول بہ سے مؤخر کرنا واجب ہے:

1	اَلْمَقَامُ	حُكْمُهُ	مِثَالُهُ	اَلْفَاعِلُ
1	أَنْ يَتَّصِلَ بِالْفَاعِلِ ضَمِيْرٌ عَائِدٌ إِلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ	يَجِبُ تَأْخِيْرُ الْفَاعِلِ عن الْمَفْعُوْلِ بِهِ	﴿وَإِذِ ابْتَلَى إِبْرَاهِيمَ رَبُّهُ﴾[2] شَجَّعَ الْمُجْتَهِدَ أُسْتَاذُهُ	رَبُّهُ أُسْتَاذُهُ
2	أَنْ يَكُوْنَ الْمَفْعُوْلُ بِهِ ضَمِيْرًا مُتَّصِلًا وَ الْفَاعِلُ غَيْرَ ضَمِيْرٍ مُتَّصِلٍ	يَجِبُ تَأْخِيْرُ الْفَاعِلِ عن الْمَفْعُوْلِ بِهِ	صَافَحَنِي التِّلْمِيْذُ مَا أَحَبَّكَ إِلَّا أَنَا	التِّلْمِيْذُ أَنَا
3	أَنْ يَكُوْنَ الْفَاعِلُ مَحْصُوْرًا فِيْهِ الْفِعْلُ بِإِلَّا	يَجِبُ تَأْخِيْرُ الْفَاعِلِ عن الْمَفْعُوْلِ بِهِ	مَا أَدَّبَ الطُّلَّابَ إِلَّا مُدَرِّسُ الْحَدِيْثِ	مُدَرِّسُ الْحَدِيْثِ
4	أَنْ يَكُوْنَ الْفَاعِلُ مَحْصُوْرًا فِيْهِ الْفِعْلُ بِإِنَّمَا	يَجِبُ تَأْخِيْرُ الْفَاعِلِ عن الْمَفْعُوْلِ بِهِ	إِنَّمَا أَدَّبَ الطُّلَّابَ مُدَرِّسُ الْحَدِيْثِ	مُدَرِّسُ الْحَدِيْثِ

[1] ابن عقیل نے [شرح ابن عقیل] میں اور بعض دیگر علماء نے فاعل کے مؤخر ہونے کے مواقع میں فاعل کو محصور قرار دیا ہے جس سے ان کی مراد محصور فیہ ہے جیسا کہ "ضِيَاءُ السَّالِكِ" اور "شَرْحُ التَّصْرِيحِ" میں صراحتاً فاعل مؤخر کو محصور فیہ کہا گیا ہے: ﴿إِنَّمَا يَخْشَى اللهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ﴾ وَ (الْعُلَمَاءُ) مَحْصُوْرٌ فِيْهِ الْخَشْيَةُ فَوَجَبَ تَأْخِيْرُهُ [شَرْحُ التَّصْرِيحِ عَلَى التَّوْضِيحِ] اَلْعُلَمَاءُ مَحْصُوْرٌ فِيْهِ الْخَشْيَةُ فَوَجَبَ تَأْخِيْرُهُ [ضِيَاءُ السَّالِك]

[2] [البقرة: 124]

جَوَازُ الأَمْرَيْنِ

- جہاں فاعل و مفعول میں التباس پیدا ہونے کا خطرہ نہ ہو وہاں فاعل کی مفعول پر تقدیم و تاخیر دونوں جائز ہیں، اگرچہ اَولیٰ "تقدیمُ الفاعل" ہے، اس لیے کہ یہ اصل ہے۔
- التباس واقع نہ ہونے کے درج ذیل دو مقامات ہیں:

اَلرَّقْمُ	اَلْمَقَامُ	حُكْمُهُ	مِثَالُهُ	اَلْفَاعِلُ
1	عِنْدَ وُجُوْدِ قَرِيْنَةٍ مَعْنَوِيَّةٍ	يَجُوْزُ تَقْدِيْمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ وَتَأْخِيْرُهُ	أَكَلَ الْكُمَّثْرٰى يَحْيٰى أَكَلَ يَحْيٰى الْكُمَّثْرٰى	يَحْيٰى
2	عِنْدَ وُجُوْدِ قَرِيْنَةٍ لَفْظِيَّةٍ	يَجُوْزُ تَقْدِيْمُ الْفَاعِلِ عَلَى الْمَفْعُوْلِ بِهِ وَتَأْخِيْرُهُ	أَكْرَمَ أَبَاكَ أَخُوْكَ أَكْرَمَ أَخُوْكَ أَبَاكَ	أَخُوْكَ

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَعْرِيْفِ الْفَاعِلِ وَأَنْوَاعِهِ

اَلرَّقَم	اَلنَّصُّ	اَلْفَاعِلُ	حُكْمُهُ
1	﴿إِن تَسْتَفْتِحُواْ فَقَدْ جَآءَكُمُ ٱلْفَتْحُ﴾ [الأنفال: 19]	اَلْفَتْحُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ فِعْلٌ تَامٌّ مَعْلُوْمٌ قَبْلَهُ "جَاءَ" مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
2	اَلْحَقُّ وَاضِحٌ دَلِيْلُهُ	دَلِيْلُهُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ اسْمُ الْفَاعِلِ قَبْلَهُ "وَاضِحٌ" مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
3	يَسُرُّنِي أَنْ يَتْلُوَ الْقُرْآنَ ابْنِي	تِلَاوَةُ الْقُرْآنِ	فَاعِلٌ مُؤَوَّلٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ فِعْلٌ تَامٌّ مَعْلُوْمٌ قَبْلَهُ "يَسُرُّنِي" مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا
4	﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ ٱللَّهُ فِي مَوَاطِنَ كَثِيرَةٍ﴾ [التوبة: 25]	اِسْمُ الْجَلَالَةِ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ فِعْلٌ تَامٌّ مَعْلُوْمٌ قَبْلَهُ "نَصَرَ" مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
5	عَجِبْتُ مِنْ ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ	اَلْجَلَّادُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ الْمَصْدَرُ قَبْلَهُ "ضَرْب" مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
6	بَلَغَنِيْ أَنَّهُ رَاسِبٌ فِيْ الِاخْتِبَارِ	رُسُوْبُهُ	فَاعِلٌ مُؤَوَّلٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ فِعْلٌ تَامٌّ مَعْلُوْمٌ قَبْلَهُ "بَلَغَنِي" مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا
7	هَيْهَاتَ نَجَاحُ الْكَسُوْلِ فِيْ الِاخْتِبَارِ	نَجَاحُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ اِسْمُ فِعْلٍ قَبْلَهُ "هَيْهَاتَ" مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
8	يَنْبَغِي أَنْ لَا تَقَعَ فِيْمَا يَضُرُّكَ	عَدَمُ وُقُوْعِكَ	فَاعِلٌ مُؤَوَّلٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ فِعْلٌ تَامٌّ مَعْلُوْمٌ قَبْلَهُ "يَنْبَغِي" مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا
9	خَالِدٌ حَسَنٌ خُلُقُهُ	خُلُقُهُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ الصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ قَبْلَهُ "حَسَنٌ" مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
10	﴿أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ﴾ [الحديد: 16]	اَلْخُشُوْعُ	فَاعِلٌ مُؤَوَّلٌ أُسْنِدَ إِلَيْهِ فِعْلٌ تَامٌّ مَعْلُوْمٌ قَبْلَهُ "لَمْ يَأْنِ" مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا

تَدْرِيبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى وُجُوْبِ رَفْعِ الْفَاعِلِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْفَاعِلُ	حُكْمُهُ
1	عَادَ بَكْرٌ سَالِمًا غَانِمًا	بَكْرٌ	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَة
2	يَمْضِيْ أَخُوْكَ فَلَا تَلْقَى لَهُ خَلَفًا وَالْمَالُ بَعْدَ ذَهَابِ الْمَالِ مُكْتَسَبُ	أَخُوْكَ	مَرْفُوْعٌ بِالْوَاوِ لِأَنَّهُ مِن الْأَسْمَاءِ السِّتَّةِ الْمُكَبَّرَة
3	يَسُرُّنِيْ أَنْ يَتْلُوَ الْقُرْآنَ ابْنِيْ	اِبْنِيْ	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ الْمُنَاسَبَة
4	﴿وَمَا يَسْتَوِي ٱلْبَحْرَانِ﴾ [فاطر: 12]	اَلْبَحْرَانِ	مَرْفُوْعٌ بِالْأَلِفِ لِأَنَّهُ الْمُثَنَّى
5	﴿قَوْلٌ مَّعْرُوفٌ وَمَغْفِرَةٌ خَيْرٌ مِّن صَدَقَةٍ يَتْبَعُهَآ أَذًىۗ﴾ [البقرة: 263]	أَذًى	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَة مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَاالتَّعَذُّر
6	كَفَى بِالْإِسْلَامِ شَرَفًا	اَلْإِسْلَامِ	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ الزَّائِدِ
7	إِذَا تَخَاصَمَ اللِّصَّانِ ظَهَرَ الْمَسْرُوْقُ	اَللِّصَّانِ	مَرْفُوْعٌ بِالْأَلِفِ لِأَنَّهُ الْمُثَنَّى
		اَلْمَسْرُوْقُ	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَة
8	أَكْرِمْ بِطَالِبِ الْعِلْمِ	طَالِبِ الْعِلْمِ	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ الزَّائِدِ
9	أَكْرَمَ أَبِيْ بِنْتِيْ	أَبِيْ	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ الْمُنَاسَبَة

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ الْفِعْلِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْفَاعِلُ	حُكْمُهُ
1	هَلْ حَضَرَ التَّلَامِيْذُ؟ نَعَمْ أَكْثَرُهُمْ	أَكْثَرُهُمْ	حُذِفَ فِعْلُه ''حَضَرَ'' جَوَازًا لِدَلَالَةِ الْفِعْلِ الْمَذْكُوْرِ فِيْ السُّؤَالِ عَلَيْهِ
2	لِيُبْكَ يَزِيْدُ ضَارِعٌ[1] لِخُصُوْمَةٍ	ضَارِعٌ	حُذِفَ فِعْلُهُ ''يَبْكِيْهِ'' جَوَازًا لِدَلَالَةِ الْفِعْلِ الْمَحْذُوْفِ عَلَيْهِ فِي السُّؤَالِ الْمُقَدَّرِ فَكَأَنَّ الشَّاعِرَ حِيْنَ قَالَ: ''لِيُبْكَ يَزِيْدُ'' فَسَأَلَ سَائِلٌ: ''مَنْ يَبْكِيْهِ؟'' فَأُجِيْبَ: ''ضَارِعٌ'' أَيْ: يَبْكِيْهِ ضَارِعٌ
3	﴿وَلَئِن سَأَلْتَهُم مَّنْ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ ٱللَّهُ﴾ [لقمان: 25]	اِسْمُ الْجَلَالَةِ	حُذِفَ فِعْلُهُ ''خَلَقَنَا'' جوازًا لِدَلَالَةِ الْفِعْلِ الْمَذْكُوْرِ قَبْلَهُ
4	﴿إِذَا ٱلسَّمَآءُ ٱنشَقَّتْ﴾ [الانشقاق:1]	اَلسَّمَاءُ	حُذِفَ فِعْلُهُ''اِنْشَقَّتْ'' وُجُوبًا لِأَنَّ كَلِمَةَ ''إِذَا'' خَاصَّةٌ بِالْفِعْلِ
5	لَوْ أَهْلُ بَلَدِهِ عَرَفُوْا مَكَانَتَهُ لَمَاهَاجَرَ إِلَى الْخَارِجِ	أَهْلُ بَلَدِهِ	حُذِفَ فِعْلُهُ ''عَرَفَ''وُجُوبًا لِأَنَّ كَلِمَةَ ''لَوْ'' خَاصَّةٌ بِالْفِعْلِ
6	إِذَا الْمَرْءُ لَمْ يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُهُ فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيْهِ جَمِيْلٌ	اَلْمَرْءُ	حُذِفَ فِعْلُهُ''لَمْ يَدْنَسْ''وُجُوْبًا لِأَنَّ كَلِمَةَ ''إِذَا'' خَاصَّةٌ بِالْفِعْلِ

[1] ''ضارِعٌ'': کمزور، لاغر، چھوٹا۔

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَذْكِيْرِ الْفِعْلِ وَتَأْنِيْثِهِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْفَاعِلُ	حُكْمُهُ
1	أَعْجَبَتْنِيْ قِيَادَةُ السَّيَّارَةِ طِفْلٌ	قِيَادَةُ	أُنِّثَ الْفِعْلُ جَوَازًا لِأَنَّهُ مُؤَنَّثٌ مَجَازِيٌّ مُظْهَرٌ
2	﴿لَّا تُدۡرِكُهُ ٱلۡأَبۡصَٰرُ﴾ [الأنعام: 103]	اَلْأَبْصَارُ	أُنِّثَ الْفِعْلُ جَوَازًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ
3	﴿تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ﴾ [آل عمران: 136]	اَلْأَنْهَارُ	أُنِّثَ الْفِعْلُ جَوَازًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ
4	﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ قَدۡ جَآءَتۡكُم مَّوۡعِظَةٌ﴾ [يونس: 57]	مَوْعِظَةٌ	أُنِّثَ الْفِعْلُ جَوَازًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ مُؤَنَّثٌ غَيْرُ حَقِيْقِيٍّ
5	﴿ فَقَدۡ جَآءَكُم بَيِّنَةٌ مِّن رَّبِّكُمۡ﴾ [الأنعام: 157]	بَيِّنَةٌ	لَمْ تَلْحَقْ فِعْلَهُ عَلَامَةُ التَّأْنِيْثِ جَوَازًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ مُؤَنَّثٌ غَيْرُ حَقِيْقِيٍّ
6	﴿قَالَتِ ٱلۡأَعۡرَابُ ءَامَنَّا﴾ [الحجرات: 14]	اَلْأَعْرَابُ	أُنِّثَ الْفِعْلُ جَوَازًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ
7	﴿وَقَالَ نِسۡوَةٌ فِي ٱلۡمَدِينَةِ﴾ [يوسف: 30]	نِسْوَةٌ	لَمْ تَلْحَقْ فِعْلَهُ عَلَامَةُ التَّأْنِيْثِ جَوَازًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ مُظْهَرٌ
8	﴿أَلَمۡ يَأۡنِ لِلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَن تَخۡشَعَ قُلُوبُهُمۡ﴾ [الحديد: 16]	قُلُوبُهُمْ	أُنِّثَ الْفِعْلُ جَوَازًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ جَمْعُ تَكْسِيْرٍ
9	جَاءَ الْيَوْمَ حَفْصَةُ مِنْ بَيْتِهَاإِلَى بَيْتِ أَبِيْهَا	حَفْصَةُ	لَمْ تَلْحَقْ فِعْلَهُ تَاءُ التَّأْنِيْثِ جَوَازًا وَ إِنْ كَانَ مُؤَنَّثًا حَقِيْقِيًّا لِوُقُوْعِ الْفَصْلِ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ فِعْلِهِ بِغَيْرِ إِلَّا
10	نَجَحَتْ حُمَيْرَاءُ فِيْ الِاخْتِبَارِ بِتَقْدِيْرٍ مُمْتَازٍ	حُمَيْرَاءُ	أُنِّثَ الْفِعْلُ وُجُوْبًا لِأَنَّ الْفَاعِلَ مُؤَنَّثٌ حَقِيْقِيٌّ غَيْرُ مَفْصُوْلٍ عَنِ الْفِعْلِ بِفَاصِلٍ

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَوْحِيْدِ الْفِعْلِ وَ تَثْنِيَتِه وَجَمْعِيَّتِه

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْفَاعِلُ	حُكْمُهُ
1	هَلْ حَضرَ التَّلَامِيْذُ ؟ نَعَمْ أَكْثَرُهُمْ	اَلتَّلَامِيْذُ	وُحِّدَ الْفِعْلُ"حَضرَ" لِأَنَّ الْفَاعِلَ مُظْهَرٌ
2	﴿وَٱلشُّعَرَآءُ يَتَّبِعُهُمُ ٱلْغَاوُۥنَ﴾ [الشعراء: 224]	اَلْغَاوُون	وُحِّدَ الْفِعْلُ "يَتَّبِعُ" لِأَنَّ الْفَاعِلَ مُظْهَرٌ
3	﴿وَوَجَدَ مِن دُونِهِمُ ٱمْرَأَتَيْنِ تَذُودَانِۖ﴾ [القصص: 23]	اَلْأَلِفُ	ثُنِّيَ الْفِعْلُ "تَذُوْدَانِ" لِأَنَّ الْفَاعِلَ ضَمِيْرٌ يَعُوْدُ إِلَى الْمُثَنَّى"اِمْرَأَتَيْنِ"
4	﴿إِذْ هَمَّت طَّآئِفَتَانِ مِنكُمْ﴾ [آل عمران: 122]	طَائِفَتَانِ	وُحِّدَ الْفِعْلُ"هَمَّتْ" لِأَنَّ الْفَاعِلَ مُظْهَرٌ
5	﴿وَجَعَلْنَٰهُمْ أَئِمَّةً يَدْعُونَ إِلَى ٱلنَّارِۖ﴾ [القصص: 41]	اَلْوَاوُ	جُمِعَ الْفِعْلُ "يَدْعُوْنَ" لِأَنَّ الْفَاعِلَ ضَمِيْرٌ يَعُوْدُ إِلَى الْمَجْمُوْعِ"أَئِمَّةً"
6	﴿فِيهِمَا عَيْنَانِ تَجْرِيَانِ﴾ [الرحمن: 50]	اَلْأَلِفُ	ثُنِّيَ الْفِعْلُ "تَجْرِيَانِ" لِأَنَّ الْفَاعِلَ ضَمِيْرٌ يَعُوْدُ إِلَى الْمُثَنَّى"عَيْنَانِ"
7	﴿وَإِذَا مَسَّ ٱلنَّاسَ ضُرٌّ دَعَوْاْ رَبَّهُم﴾ [الروم: 33]	اَلْوَاوُ	جُمِعَ الْفِعْلُ "دَعَوْا" لِأَنَّ الْفَاعِلَ ضَمِيْرٌ يَعُوْدُ إِلَى "النَّاسَ"
8	﴿أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنكُمْ يَتْلُونَ عَلَيْكُمْ ءَايَٰتِ رَبِّكُمْ﴾ [الزمر: 71]	اَلْوَاوُ	جُمِعَ الْفِعْلُ "يَتْلُوْنَ" لِأَنَّ الْفَاعِلَ ضَمِيْرٌ يَعُوْدُ إِلَى الْمَجْمُوْعِ"رُسُلٌ"

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَأْخِيْرِ الْفَاعِلِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْفَاعِلُ	حُكْمُهُ
1	﴿وَمَا يَجۡحَدُ بِـَٔايَٰتِنَآ إِلَّا ٱلظَّٰلِمُونَ﴾ [العنكبوت: 49]	اَلظَّالِمُوْنَ	أُخِّرَ الْفَاعِلُ وُجُوْبًا لِحَصْرِ الْفِعْلِ فِيْهِ
2	مَا هَذَّبَ النَّاسَ إِلَّا الدِّيْنُ القَيِّمُ	اَلدِّيْنُ	أُخِّرَ الْفَاعِلُ وُجُوْبًا لِحَصْرِ الْفِعْلِ فِيْهِ
3	﴿إِنَّمَا يَخۡشَى ٱللَّهَ مِنۡ عِبَادِهِ ٱلۡعُلَمَٰٓؤُاْۗ﴾ [فاطر: 28]	اَلْعُلَمَاءُ	أُخِّرَ الْفَاعِلُ وُجُوْبًا لِحَصْرِ الْفِعْلِ فِيْهِ
4	أَكْرَمَتْ أَبِي بِنْتِيْ	بِنْتِي	أُخِّرَ الْفَاعِلُ جَوَازًا لِوُجُوْدِ قَرِيْنَةٍ لَفْظِيَّةٍ و هِيَ لُحُوْقُ تَاءِ التَّأْنِيْثِ بِالْفِعْلِ
5	صَافَحَ أَبَاهُ عُثْمَانُ	عُثْمَانُ	أُخِّرَ الْفَاعِلُ جَوَازًا لِوُجُوْدِ قَرِيْنَةٍ لَفْظِيَّةٍ و هِيَ كَوْنُ الْمَفْعُوْلِ بِهِ "أَبَاهُ" مَنْصُوْبًا بِالْأَلِفِ
6	شَرِبَ الْعَصِيْرَ حُمَيْرَاءُ	حُمَيْرَاءُ	أُخِّرَ الْفَاعِلُ جَوَازًا لِوُجُوْدِ قَرِيْنَةٍ مَعْنَوِيَّةٍ وَ هِيَ أَنَّ الْمَشْرُوْبَ عَصِيْرٌ لَا حُمَيْرَاءُ

بَابُ التَّنَازُعِ

يُسَمَّى هَذَا الْبَابُ بَابَ التَّنَازُعِ، وَ بَابَ الْإِعْمَالِ أَيْضًا.وَ ضَابِطُهُ: أَنْ يَتَقَدَّمَ عَامِلَانِ أَوْ أَكْثَرُ، وَ يَتَأَخَّرَ[1] مَعْمُوْلٌ اسْمٌ ظَاهِرٌ[2] أَوْ أَكْثَرُ، وَيَكُوْنَ كُلٌّ مِّنَ الْمُتَقَدِّمِ طَالِبًا لِذٰلِكَ الْمُتَأَخِّرِ.

''تنازع''کا مطلب یہ ہے کہ ایک سے زیادہ عامل ایک ہی معمول میں عمل کا تقاضا کریں،اس صورت میں یہ دو سوال پیدا ہوتے ہیں :

1- دونوں میں سے کس عامل کو معمول میں عمل دیا جائے؟

2- جب کسی ایک عامل کو عمل دیا جائے تو اب دوسرے عامل کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟

یہ باب انہی دو سوالوں کا جواب دینے کے لیے قائم کیا گیا ہے۔

صُوَرُ التَّنَازُعِ بِاعْتِبَارِ عَدَدِ الْعَامِلِ وَ الْمَعْمُوْلِ

تعدادِ عامل و معمول کے اعتبار سے تنازع کی درج ذیل چار صورتیں ہیں:

1 تَنَازُعُ الْعَامِلَيْنِ مَعْمُوْلًا وَاحِدًا ، كَقَوْلِهِ تَعَالىٰ:﴿آتُوْنِي أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾ [الكهف:96].

اس مثال میں عامل دو ہیں:

1-''اٰتُوْنِيْ''فعل، فاعل اور مفعولِ اول ہے،اور مفعولِ ثانی کا محتاج ہے۔

2-''اُفْرِغْ''فعل و فاعل ہے اور مفعول کا محتاج ہے۔

اور ان کے بعد ایک معمول ہے''قِطْرًا''اور اس کے طلب گار دونوں فعل''اٰتُوْنِيْ''اور''اُفْرِغْ''ہیں۔

2 تَنَازُعُ الْعَامِلَيْنِ أَكْثَرَ مِنْ مَعْمُوْلٍ ، جیسے:''نَصَرَ وَ أَكْرَمَ سَعْدٌ سَعِيْدًا''ہے۔

اس مثال میں''نَصَرَ''اور''أَكْرَمَ''دو عامل ہیں اور''سَعْدٌ''اور''سَعِيْدًا''دو معمول ہیں۔

دونوں عامل دونوں معمولین کی طرف عمل کے لیے متوجہ ہیں۔

---

[1] لِأَنَّ الِاسْمَ الظَّاهِرَ إِذَا كَانَ مُقَدَّمًا أَوْ مُتَوَسِّطًا يُلْحَقُ بِالْفِعْلِ الْأَوَّلِ؛ لِأَنَّهُ يَسْتَحِقُّهُ هُوَ قَبْلَ التَّكَلُّمِ بِالثَّانِيْ، فَلَا يَكُوْنُ فِيْهِ مَجَالُ نِزَاعٍ، فَلَا يَكُوْنُ مِنْ هَذَا الْبَابِ كَقَوْلِكَ: زَيْدًا ضَرَبْتُ وَ أَكْرَمْتُ، وَضَرَبْتُ زَيْدًا وَ أَكْرَمْتُ.[غَايَةُ التَّحْقِيْقِ].

[2] وَإِنَّمَا قُيِّدَ بِالظَّاهِرِ اِحْتِرَازًا عَنِ الْمُضْمَرِ؛ فَإِنَّ التَّنَازُعَ لَا يَجْرِيْ فِيْهِ بَلْ يَلْحَقُ بِمَا يَلِيْهِ، وَ لَيْسَ فِيْهِ جَوَازُ إِعْمَالِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا؛ فَإِذَا قُلْتَ:''ضَرَبْتُ وَأَكْرَمْتُ''عَلَى صِيْغَةِ الْمُتَكَلِّمِ أَوِ الْمُخَاطَبِ،أَوْ''ضَرَبَ وَ أَكْرَمَ''عَلَى صِيْغَةِ الْغَائِبِ،أَوْ''ضَرَبَكَ وَأَكْرَمَكَ'' مَعَ ضَمِيْرِ الْمُخَاطَبِ، كَانَ كُلٌّ مِّنَ الْفِعْلَيْنِ اتَّصَلَ بِهِ مَا يَقْتَضِيْهِ وَلَا يُمْكِنُ إِعْمَالُ أَحَدِهِمَا فِيْمَا اتَّصَلَ بِالْآخَرِ؛لِأَنَّ الْمُتَّصِلَ يَجِبُ اتِّصَالُهُ بِعَامِلِهِ أَوْ بِمَا هُوَ كَجُزْءِهِ، وَلَا يَتَّصِلُ بِعَامِلٍ آخَرَ،فَلَمَّا لَمْ يَجُزْ فِي الْمُتَّصِلِ لَمْ يَجُزْ فِي الْمُنْفَصِلِ طَرْدًا لِلْبَابِ.[غَايَةُ التَّحْقِيْقِ]

3 **تَنَازُعُ أَكْثَرَ مِنْ عَامِلَيْنِ مَعْمُوْلًا وَاحِدًا**، جیسے: كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ وَ تَرَحَّمْتَ عَلىٰ إِبْرَاهِيْمَ.

اس مثال میں عامل تین ہیں: 1-صَلَّيْتَ 2-بَارَكْتَ 3-تَرَحَّمْتَ

اور معمول "عَلَى إِبْرَاهِيْمَ" ایک ہے جو تینوں عوامل کو مطلوب ہے۔

4 **تَنَازُعُ أَكْثَرَ مِنْ عَامِلَيْنِ أَكْثَرَ مِنْ مَّعْمُوْلٍ**، جیسے: "تُسَبِّحُوْنَ وَ تَحْمَدُوْنَ وَ تُكَبِّرُوْنَ دُبُرَ كُلِّ صَلَاةٍ ثَلَاثًا وَّ ثَلَاثِيْنَ".

اس مثال میں عامل تین ہیں: 1-تُسَبِّحُوْنَ 2-تَحْمَدُوْنَ 3-تُكَبِّرُوْنَ

اور معمول دو ہیں:

1- "دُبُرَ" ظرف ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

2- "ثَلَاثًا وَ ثَلَاثِيْنَ" مفعول مطلق ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

صُوَرُ التَّنَازُعِ بِاعْتِبَارِ اقْتِضَاءِ الْعَامِلِ الرَّفْعَ أَوِ النَّصْبَ

درج ذیل جدول کے ذریعے مندرجہ بالا اعتبار سے تنازع کی صورتوں کو واضح کیا جاتا ہے، یہ اس وقت ہے جب دو عامل اور ایک معمول ہو:

اَلرَّقْمُ	اَلصُّوْرَةُ	اَلْأَمْثِلَةُ
1	دونوں عامل اسم ظاہر کو رفع دینے کا تقاضا کریں۔	نَصَرَنِيْ وَ أَكْرَمَنِيْ سَعْدٌ.
2	دونوں عامل اسم ظاہر کو نصب دینے کا تقاضا کریں۔	نَصَرْتُ وَ أَكْرَمْتُ سَعْدًا.
3	پہلا عامل اسم ظاہر کو رفع کا اور دوسرا نصب دینے کا تقاضا کرے۔	نَصَرَنِيْ وَأَكْرَمْتُ سَعْدًا.
4	پہلا عامل اسم ظاہر کو نصب کا اور دوسرا رفع دینے کا تقاضا کرے۔	نَصَرْتُ وَ أَكْرَمَنِيْ سَعْدٌ.

تنازع کا اصولی حل

بصریین و کوفیین اس بات پر متفق ہیں کہ دونوں عاملوں میں سے ہر ایک کو عمل دینا جائز ہے[1]، تاہم اَولی و غیر اَولی کے بارے میں اختلاف ہے، کوفیین ”إِعْمَالُ الْأَوَّلِ“ کو اَولی کہتے ہیں، جب کہ بصریین ”إِعْمَالُ الثَّانِيْ“ کو اَولی قرار دیتے ہیں۔

حُكْمُ إِعْمَالِ الْأَوَّلِ:

اگر عاملِ اول کو اسمِ ظاہر میں عمل کا حقدار ٹھہرائیں۔
تو عاملِ ثانی کا معمول اسمِ ظاہر کے ضمیر کو بنائیں گے، چاہے وہ رفع کا تقاضا کرے چاہے نصب کا۔

حُكْمُ إِعْمَالِ الثَّانِيْ:

اگر عاملِ ثانی کو اسمِ ظاہر میں عمل کا حق دیں تو:
اگر عاملِ اول رفع کا تقاضا کرے تو اسمِ ظاہر کے ضمیر کو اس کا معمول بنائیں۔
اور اگر عاملِ اول نصب کا تقاضا کرے تو اس کے معمول کو محذوف مان لیں۔

تنازع کا تفصیلی حل

مندرجہ بالا اجمال کے بعد ہم ذیل میں ہر صورت کا الگ الگ حکم ذکر کرتے ہیں:

پہلی صورت

دونوں عامل معمول کو رفع دینے کا تقاضا کریں، جیسے: نَصَرَنِيْ وَ أَكْرَمَنِيْ أَخَوَاكَ.

---

[1] اگر عامل اول رفع کا تقاضا کرے، جیسے کہ اس پہلی صورت اور تیسری صورت میں ہے تو ایسی حالت میں امام فراء ”إِعْمَالُ الثَّانِيْ“ کو جائز نہیں سمجھتے: ”فَإِنَّهُ لَا يُجَوِّزُ إِعْمَالَ الْفِعْلِ الثَّانِيْ عِنْدَ اقْتِضَاءِ الْأَوَّلِ الْفَاعِلَ؛ لِأَنَّهُ يَلْزَمُ عَلَى تَقْدِيْرِ إِعْمَالِهِ إِمَّا الْإِضْمَارُ قَبْلَ الذِّكْرِ كَمَا هُوَ مَذْهَبُ الْجُمْهُوْرِ، أَوْحَذْفُ الْفَاعِلِ كَمَاهُوَ مَذْهَبُ الْكِسَائِيِّ ، بَلْ يَجِبُ عِنْدَهُ إِعْمَالُ الْفِعْلِ الْأَوَّلِ، فَإِنِ اقْتَضَى الثَّانِيْ الْفَاعِلَ أَضْمَرْتَهُ، وَإِنِ اقْتَضَى الْمَفْعُوْلَ حَذَفْتَهُ أَوْ أَضْمَرْتَهُ، تَقُوْلُ: ضَرَبَنِيْ وَأَكْرَمَانِيْ الزَّيْدَانِ، وَلَا يَلْزَمُ حِيْنَئِذٍ مَحْذُوْرٌ“. [اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ]

حُكْمُ إِعْمَالِ الْأَوَّلِ:

اس صورت میں اگر عاملِ اول کو عمل کا حق دیں تو عاملِ ثانی کا معمول اس ضمیر کو بنائیں گے جو اسمِ ظاہر کی طرف راجع ہو، چنانچہ ہم یوں کہیں گے: نَصَرَنِيْ وَ أَكْرَمَانِيْ أَخَوَاكَ.

اس مثال میں:

- عاملِ اول ''نَصَرَنِيْ'' کا فاعل ''أَخَوَاكَ'' ہے۔
- اور عاملِ ثانی ''أَكْرَمَانِيْ'' کا فاعل وہ ضمیر ہے جو ''أَخَوَاكَ'' کی طرف راجع ہے۔
- اگرچہ یہاں ''أَكْرَمَانِيْ'' کی ضمیر کا مرجع ''أَخَوَاكَ'' ہے جو ''لَفْظًا'' مؤخر ہے لیکن فعلِ اول کا معمول ہونے کی وجہ سے ''رُتْبَةً'' مقدم ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ ''إِرْجَاعُ الضَّمِيْرِ إِلَى الْمَرْجِعِ الْمُؤَخَّرِ لَفْظًا ، لَا رُتْبَةً'' جائز ہوتا ہو۔

حُكْمُ إِعْمَالِ الثَّانِيْ:

اگر عاملِ ثانی کو عمل کا حق دیں تو عاملِ اول کا معمول اس ضمیر کو بنائیں گے جو اسمِ ظاہر کی طرف راجع ہو، چنانچہ ہم یوں کہیں گے: نَصَرَانِيْ وَ أَكْرَمَنِيْ أَخَوَاكَ.

اس مثال میں:

- عاملِ اول ''نَصَرَانِيْ'' کا فاعل ضمیر ہے، جو ''أَخَوَاكَ'' کی طرف راجع ہے۔
- عاملِ ثانی ''أَكْرَمَنِيْ'' کا فاعل ''أَخَوَاكَ'' ہے۔
- اگرچہ یہاں ''نَصَرَانِيْ'' کی ضمیر کا مرجع ''أَخَوَاكَ'' ہے جو ''لَفْظًا وَ رُتْبَةً'' مؤخر ہے، لیکن یہ ''إِضْمَار قَبْلَ الذِّكْرِ بِشَرْطِ التَّفْسِيْرِ'' ہے، جو عمدہ میں جائز ہے۔

دوسری صورت

دونوں عامل معمول کو نصب دینے کا تقاضا کریں، جیسے: نَصَرْتُ وَ أَكْرَمْتُ أَخَوَيْكَ.

حُكْمُ إِعْمَالِ الْأَوَّلِ:

اس صورت میں اگر عاملِ اول کو عمل کا حق دیں تو عاملِ ثانی کا معمول اسمِ ظاہر کے ضمیر کو بنائیں گے۔ اور یوں کہیں گے: نَصَرْتُ وَ أَكْرَمْتُهُمَا أَخَوَيْكَ.

اس مثال میں:

- عاملِ اول "نَصَرْتُ" کا معمول "أَخَوَيْكَ" ہے۔
- عاملِ ثانی "أَكْرَمْتُ" کا معمول "هُمَا" ضمیر منصوب ہے جو "أَخَوَيْكَ" کی طرف راجع ہے۔
- اگرچہ یہاں "أَكْرَمْتُهُمَا" کی ضمیر "هُمَا" کا مرجع "أَخَوَيْكَ" ہے جو "لفظاً" مؤخر ہے لیکن فعلِ اول کا معمول ہونے کی وجہ سے "رُتْبَةً" مقدم ہے اور یہ جائز ہے [1]۔

حُكْمُ إِعْمَالِ الثَّانِي:

اگر عاملِ ثانی کو عمل کا حق دیں تو عاملِ اول کا معمول (مفعول) حذف کر کے یوں کہیں گے:
نَصَرْتُ وَ أَكْرَمْتُ أَخَوَيْكَ.[2]

اس مثال میں:

- عاملِ اول "نَصَرْتُ" کا مفعول محذوف ہے۔
- عاملِ ثانی "أَكْرَمْتُ" کا مفعول "أَخَوَيْكَ" ہے۔

---

[1] "وَ إِنْ أَعْمَلْتَ الْفِعْلَ الْأَوَّلَ...... أَضْمَرْتَ الْمَفْعُوْلَ (فِيْ الْفِعْلِ الثَّانِيْ) وَلَمْ تَحْذِفْهُ وَ إِنْ جَازَ حَذْفُهُ؛ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ أَنَّ مَفْعُوْلَ الْفِعْلِ الثَّانِيْ مُغَايِرٌ لِلْمَذْكُوْرِ وَ يَكُوْنُ الضَّمِيْرُ حِيْنَئِذٍ رَاجِعًا إِلَى لَفْظٍ مُتَقَدِّمٍ رُتْبَةً. [اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ]بِتَصَرُّفٍ يَّسِيْرٍ.

[2] وَحَذَفْتَ الْمَفْعُوْلَ تَحَرُّزًا عَنِ التَّكْرَارِ لَوْ ذُكِرَ وَ عَنِ الْإِضْمَارِ قَبْلَ الذِّكْرِ فِيْ الْفَضْلَةِ لَوْ أُضْمِرَ.[اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ]

تیسری صورت

پہلا عامل معمول کو رفع اور دوسرا نصب دینے کا تقاضا کرے، جیسے: نَصَرَنِي وَ أَكْرَمْتُ أَخَوَاكَ/ أَخَوَيْكَ.

حُكْمُ إِعْمَالِ الْأَوَّلِ:

اس صورت میں اگر عاملِ اول کو عمل کا حق دیں تو عاملِ ثانی کا معمول اس ضمیر کو بنائیں گے جو اسمِ ظاہر کی طرف راجع ہو اور یوں کہیں گے: نَصَرَنِيْ وَ أَكْرَمْتُهُمَا أَخَوَاكَ.

اس مثال میں:

- عاملِ اول "نَصَرَنِيْ" کا فاعل "أَخَوَاكَ" ہے۔
- عاملِ ثانی "أَكْرَمْتُ" کا معمول "هُمَا" ضمیر منصوب ہے جو "أَخَوَاكَ" کی طرف راجع ہے۔
- اگرچہ یہاں "أَكْرَمْتُهُمَا" کی ضمیر "هُمَا" کا مرجع "أَخَوَاكَ" ہے جو "لفظاً" مؤخر ہے لیکن فعلِ اول کا معمول ہونے کی وجہ سے "رُتْبَةً" مقدم ہے اور یہ جائز ہے[1]۔

حُكْمُ إِعْمَالِ الثَّانِيْ:

اگر عاملِ ثانی کو عمل کا حق دیں تو عاملِ اول کا معمول اس ضمیر کو بنائیں گے جو اسمِ ظاہر کی طرف راجع ہو۔ اور یوں کہیں گے: نَصَرَانِيْ وَ أَكْرَمْتُ أَخَوَيْكَ.

اس مثال میں:

- عاملِ اول "نَصَرَانِيْ" کا فاعل ضمیر ہے، جو "أَخَوَيْكَ" کی طرف راجع ہے۔
- عاملِ ثانی "أَكْرَمْتُ" کا مفعول "أَخَوَيْكَ" ہے۔
- اگرچہ یہاں "نَصَرَانِيْ" کی ضمیر کا مرجع "أَخَوَيْكَ" ہے جو "لَفْظًا وَ رُتْبَةً" مؤخر ہے، لیکن یہ "إِضْمَار قَبْلَ الذِّكْرِ بِشَرْطِ التَّفْسِيْرِ" ہے، جو عمدہ میں جائز ہے[2]۔

---

[1] وَأَضْمَرْتَ الْمَفْعُوْلَ فِيْ الْفِعْلِ الثَّانِيْ، لَوِ اقْتَضَاهُ،عَلَى الْمَذْهَبِ الْمُخْتَارِ،وَلَمْ تَحْذِفْهُ وَ إِنْ جَازَحَذْفُهُ؛ لِئَلَّا يَتَوَهَّمَ أَنَّ مَفْعُوْلَ الْفِعْلِ الثَّانِيْ مُغَايِرٌ لِلْمَذْكُوْرِ وَيَكُوْنُ الضَّمِيْرُ حِيْنَئِذٍ رَاجِعًا إِلَى لَفْظٍ مُتَقَدِّمٍ رُتْبَةً، كَمَا تَقُوْلُ:ضَرَبَنِيْ وَأَكْرَمْتُهُ زَيْدٌ.[اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ]

[2] امام کسائیؒ اس صورت میں بھی فاعل کو محذوف مانتے ہیں۔

چوتھی صورت

پہلا عامل، معمول کو نصب اور دوسرا رفع دینے کا تقاضا کرے، جیسے: نَصَرْتُ وَ أَكْرَمَنِي أَخَوَيْكَ /أَخَوَاكَ.

حُكْمُ إِعْمَالِ الْأَوَّلِ:

اس صورت میں اگر عاملِ اول کو عمل کا حق دیں تو عاملِ ثانی کا معمول اس ضمیر کو بنائیں گے جو اسم ظاہر کی طرف راجع ہو اور یوں کہیں گے: نَصَرْتُ وَ أَكْرَمَانِي أَخَوَيْكَ.

اس مثال میں:

- عاملِ اول "نَصَرْتُ" کا مفعول "أَخَوَيْكَ" ہے۔
- عاملِ ثانی "أَكْرَمَانِي" کا فاعل (ألف) ضمیر مرفوع متصل ہے جو "أَخَوَيْكَ" کی طرف راجع ہے۔
- اگر چہ یہاں "أَكْرَمَانِي" کی ضمیر (ألف) کا مرجع "أَخَوَيْكَ" ہے جو "لَفْظًا" مؤخر ہے لیکن فعلِ اول کا معمول ہونے کی وجہ سے "رُتْبَةً" مقدم ہے اور یہ جائز ہے۔

حُكْمُ إِعْمَالِ الثَّانِي:

اگر عاملِ ثانی کو عمل کا حق دیں تو عاملِ اول کا معمول حذف کریں گے، اس لیے کہ وہ "فَضْلَة" ہے اور "فَضْلَة" کا حذف جائز ہے اور یوں کہیں گے: نَصَرْتُ وَ أَكْرَمَنِي أَخَوَاكَ[1].

اس مثال میں:

- عاملِ اول "نَصَرْتُ" کا مفعول محذوف ہے۔
- عاملِ ثانی "أَكْرَمَنِي" کا فاعل "أَخَوَاكَ" ہے۔

[1] فَإِنْ أَعْمَلْتَ الْفِعْلَ الثَّانِيَ ...... أَضْمَرْتَ الْفَاعِلَ فِي الْأَوَّلِ، إِذَا اقْتَضَى الْفَاعِلَ،......... وَحَذَفْتَ الْمَفْعُوْلَ تَحَرُّزًا عَنِ التَّكْرَارِ لَوْ ذُكِرَ وَ عَنِ الْإِضْمَارِ قَبْلَ الذِّكْرِ فِي الْفَضْلَةِ لَوْ أُضْمِرَ. اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ بِتَصَرُّفٍ

جَدْوَلُ إِعْمَالِ الْفِعْلَيْن

حُكْمُهُ	إِعْمَالُ الثَّانِي	حُكْمُهُ	إِعْمَالُ الْأَوَّلِ	اَلصُّوْرَةُ
أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ وَ الْأَوَّلُ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا وَ رُتْبَةً بِشَرْطِ التَّفْسِيْرِ.	نَصَرَانِيْ وَ أَكْرَمَنِيْ أَخَوَاكَ	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدِّمِ رُتْبَةً.	نَصَرَنِيْ وَ أَكْرَمَانِيْ أَخَوَاكَ	إِذَا اقْتَضَى الْعَامِلَانِ رَفْعَ الِاسْمِ الظَّاهِرِ بَعْدَهُمَا
أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ وَ حُذِفَ مَعْمُوْلُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ فَضْلَةٌ مُسْتَغْنًى عَنْهُ.	نَصَرْتُ وَأَكْرَمْتُ أَخَوَيْكَ	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدِّمِ رُتْبَةً.	نَصَرْتُ وَ أَكْرَمْتُهُمَا أَخَوَيْكَ	إِذَا اقْتَضَى الْعَامِلَانِ نَصْبَ الِاسْمِ الظَّاهِرِبَعْدَهُمَا
أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ وَ الْأَوَّلُ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا وَ رُتْبَةً بِشَرْطِ التَّفْسِيْرِ.	نَصَرَانِيْ وَ أَكْرَمْتُ أَخَوَيْكَ	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدِّمِ رُتْبَةً.	نَصَرَنِيْ وَ أَكْرَمْتُهُمَا أَخَوَاكَ	إِذَا اقْتَضَى الْأَوَّلُ الرَّفْعَ وَالثَّانِيْ النَّصْبَ
أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ وَ حُذِفَ مَعْمُوْلُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ فَضْلَةٌ مُسْتَغْنًى عَنْهُ.	نَصَرْتُ وَ أَكْرَمَنِيْ أَخَوَاكَ	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدِّمِ رُتْبَةً.	نَصَرْتُ وَأَكْرَمَانِيْ أَخَوَيْكَ	إِذَا اقْتَضَى الْأَوَّلُ النَّصْبَ وَ الثَّانِيْ الرَّفْعَ

مَلْحُوْظَات

اَلْأُوْلٰى: "إِعْمَال الْعَامِلِ الثَّانِيْ" کی صورت میں اگر عامل اول رفع کا تقاضا کرے تو جمہور "اسمِ ظاہر" کے ضمیر کو اس کا معمول قرار دیتے ہیں، اور امام کسائی "إِضْمَار قَبْلَ الذِّكْرِ" کے قائل نہیں وہ معمول (فاعل) کو محذوف مانتے ہیں۔

اَلثَّانِيَةُ: "إِعْمَال الْعَامِلِ الثَّانِيْ" کی صورت میں اگر عاملِ اول "نصب" کا تقاضا کرے (جیسے دوسری اور چوتھی صورت میں سے ہر ایک کی دوسری شق میں ہے) تو اس کے معمول کو محذوف مانا جائے گا، مگر یہ اس وقت ہو گا جب عامل، مفعول سے مستغنی ہو اگر ایسا نہیں تو پھر مفعول کو ذکر کیا جائے گا[1]۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اَلْمَعْمُوْلُ (اَلْمَفْعُوْلُ) اَلْمُتَنَازَعُ فِيْه، باب عَلِمْتُ کا مفعول ثانی ہو اور مفعول اول مذکور ہو جیسے: حَسِبَنِيْ وَ حَسِبْتُ سَعْدًا مُنْطَلِقًا[2].

اس مثال میں:

- حَسِبَنِيْ: فعل، فاعل (اَلضَّمِيْرُ الْمُسْتَتِرُ الْعَائِدُ إِلَى سَعْد) اور مفعول اول (ضمیر منصوب متصل) ہے۔
- حَسِبْتُ: فعل، فاعل (ضمیر مرفوع متصل) اور مفعول اول (سَعْدًا) ہے۔
- "مُنْطَلِقًا" دونوں عاملوں کو بطور مفعول ثانی مطلوب ہے۔
- چنانچہ ہم اگر عاملِ ثانی "حَسِبْتُ" کو "مُنْطَلِقًا" میں عمل کا حقدار ٹھہرائیں۔

تو عاملِ اول کے مفعول ثانی کو محذوف بھی نہیں مان سکتے، اس لیے کہ "بابِ عَلِمْتُ" کے مفعولِ ثانی کا حذف جائز نہیں۔

[1]وَذٰلِكَ أَنْ يَكُوْنَ الْمَفْعُوْلُ ثَانِيًا مِنْ "بَابِ عَلِمْتُ" كَقَوْلِكَ: حَسِبَنِيْ مُنْطَلِقًا وَ حَسِبْتُ زَيْدًا مُنْطَلِقًا ؛ لِأَنَّكَ لَوْ حَذَفْتَ الْمَفْعُوْلَ الثَّانِيَ، حَذَفْتَ مَا لَايَسُوْغُ حَذْفُهُ، وَ سَيَأْتِيْ فِيْ بَابِهِ. وَإِنْ أَضْمَرْتَهُ أَضْمَرْتَ مَفْعُوْلًا قَبْلَ الذِّكْرِ، فَلَمَّا لَمْ يَسُغْ حَذْفٌ وَلَا إِضْمَارٌ، وَجَبَ الْعُدُوْلُ إِلَى الظَّاهِرِ.

[2]یہ مثال محض مسئلہ سمجھانے کے لیے ہے خارج میں ایسا نہیں کہا جاتا۔

اور عاملِ اول ''حَسِبَنِيْ'' کا معمول ضمیر بھی نہیں مان سکتے، جو ''مُنْطَلِقًا'' کی طرف راجع ہو جو ''لفظًا ورتبۃً'' مؤخر ہے، اس لیے کہ مفعول فَضْلَة ہے اور فَضْلَة میں ''إِضْمَار قَبْلَ الذِّكْرِ لَفْظًا و رُتْبَةً'' جائز نہیں۔

اس لیے عاملِ اول کے مفعولِ ثانی کو ذکر کر کے یوں کہیں گے: حَسِبَنِيْ مُنْطَلِقًا و حَسِبْتُ سَعْدًا مُنْطَلِقًا.

اَلثَّالِثَةُ: ''إِعْمَال الْعَامِلِ الْأَوَّلِ'' کی صورت میں اگر عاملِ ثانی نصب کا تقاضا کرے (جیسے کہ دوسری اور تیسری صورت میں سے ہر ایک کی پہلی شق میں ہے) تو عاملِ ثانی کا معمول اس ضمیر کو بنائیں گے جو ''متأخر لفظًا، متقدم رتبۃً'' کی طرف راجع ہو گا، چنانچہ:

دوسری صورت میں یوں کہیں گے: نَصَرْتُ و أَكْرَمْتُهُمَا أَخَوَيْكَ.

اور تیسری صورت میں یوں کہیں گے: نَصَرَنِيْ و أَكْرَمْتُهُمَا أَخَوَاكَ.

مگر

یہ سب اس وقت ہے جب کوئی ''مَانِع عَنِ الْحَذْفِ و الْإِضْمَارِ'' موجود نہ ہو۔

اور اگر

''مَانِع عَنِ الْحَذْفِ و الْإِضْمَارِ'' موجود ہو تو اس صوررت میں مفعول کو اسمِ ظاہر کی صورت میں ذکر کیا جائے گا[1]، جیسے: حَسِبَنِيْ و حَسِبْتُهُمَا السَّعْدَانِ مُنْطَلِقًا[2].

اس مثال میں:

- حَسِبَنِيْ (عاملِ اول) کا مفعولِ اول (ضمیر منصوب متصل) ہے اور ''اَلسَّعْدَانِ'' اس کا فاعل ہے اور ''مُنْطَلِقًا'' کو یہ اپنا مفعولِ ثانی بنانے کا طلب گار ہے۔
- اور حَسِبْتُهُمَا: فعل، فاعل اور مفعول اول ہے اور ''مُنْطَلِقًا'' میں بطور مفعولِ ثانی عمل کا متقاضی ہے۔
- تو ''مُنْطَلِقًا'' محلِّ تنازع ہے، دونوں عامل بطورِ مفعولِ ثانی اس کے طلب گار ہیں۔

چنانچہ عاملِ اول ''حَسِبَنِيْ'' کو عمل کا حقدار ٹھہرا کر ''مُنْطَلِقًا'' کو اس کا مفعولِ ثانی قرار دے دیا جاتا ہے۔

---

[1] أَضْمَرْتَ الْمَفْعُوْلَ فِيْ جَمِيْعِ الْأَوْقَاتِ إِلَّا وَقْتَ مَنْعِ الْمَانِعِ عَنِ الْإِضْمَارِوَالْحَذْفِ، فَحِيْنَئِذٍ وَجَبَ إِظْهَارُهُ، نَحْو: حَسِبَنِيْ و حَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَيْنِ السَّعْدَانِ مُنْطَلِقًا ؛ فَإِنَّ ''حَسِبَنِيْ و حَسِبْتُهُمَا'' تَنَازَعَا فِيْ ''مُنْطَلِقًا '' حَيْثُ أُعْمِلَ ''حَسِبَنِيْ''، فَجُعِلَ ''الزَّيْدَانِ'' فَاعِلَهُ، وَ ''مُنْطَلِقًا '' مَفْعُوْلَهُ، وَ أُضْمِرَ الْمَفْعُوْلُ الْأَوَّلُ فِيْ ''حَسِبْتُهُمَا'' وَ أُظْهِرَ الثَّانِيْ، وَهُوَ ''مُنْطَلِقَيْنِ'' لِمَانِعٍ، وَهُوَ أَنَّهُ لَوْ أُضْمِرَ مُفْرَدًا خَالَفَ الْمَفْعُوْلَ الْأَوَّلَ، وَلَوْ أُضْمِرَ مُثَنًّى خَالَفَ الْمَرْجِعَ، وَهُوَ قَوْلُهُ: مُنْطَلِقًا.

[2] یہ مثال محض مسئلہ سمجھانے کے لیے ہے خارج میں ایسا نہیں کہا جاتا۔

اب اگر عاملِ ثانی کا مفعولِ ثانی محذوف مانتے ہیں تو یہ اس لیے جائز نہیں کہ وہ "بابِ عَلِمْتُ" کا مفعول ثانی ہے۔

اور اگر اسے ضمیر کی صورت میں ذکر کرتے ہیں تو یا ضمیر مفرد ہو گی یا تثنیہ:

اگر مفرد ہو تو مفعولِ اول (هُمَا) کے مطابق نہ ہو گی۔

اور اگر مثنی ہو تو مرجع (مُنْطَلِقًا) کے مطابق نہ ہو گی۔

اس لیے "مَانِع عَنِ الْحَذْفِ وَ الْإِضْمَارِ" کی وجہ سے "حَسِبْتُهُمَا" کے مفعولِ ثانی کو اسمِ ظاہر کی صورت میں ذکر کرتے ہوئے یوں کہیں گے: حَسِبَنِيْ وَ حَسِبْتُهُمَا مُنْطَلِقَيْنِ السَّعْدَانِ مُنْطَلِقًا.

اَلرَّابِعَةُ: اگر "عَاطِف بَيْنَ الْعَامِلَيْنِ" حرفِ "لَا" ہو تو "إِعْمَالُ الْأَوَّلِ" واجب ہو گا، جیسے: أَهَنْتُ لَا أَكْرَمْتُ الْمُجْرِمَ.

اور

اگر "عَاطِف بَيْنَ الْعَامِلَيْنِ" حرفِ "بَلْ" ہو تو "إِعْمَالُ الثَّانِيْ" واجب ہو گا، جیسے: مَاأَهَنْتُ بَلْ أَكْرَمْتُ الضَيْفَ.

اَلْخَامِسَةُ: بعض اوقات کسی نص کی ظاہری صورت تنازع والی نظر آتی ہے، مگر حقیقت میں ہر عامل کا معمول الگ ہوتا ہے، جیسے: اِمْرَؤُالْقَيْسِ بْنُ حجر الْكِنْدِيُّ کے درج ذیل شعروں میں سے پہلے شعر میں ہے:

وَ لَوْ أَنَّمَا أَسْعَى لِأَدْنٰى مَعِيْشَةٍ ☆ كَفَانِيْ وَ لَمْ أَطْلُبْ قَلِيْلٌ مِّنَ الْمَالِ

وَ لٰكِنَّمَا أَسْعَى لِمَجْدٍ مُّؤَثَّلٍ ☆ وَ قَدْ يُدْرِكُ الْمَجْدَ الْمُؤَثَّلَ أَمْثَالِيْ

ان دونوں شعروں کا حاصل یہ ہے کہ میں خاندانی بزرگی اور سربلندی کا خواہاں ہوں، میری سرگرمیوں کا محور ادنی معاشی ضروریات کی تکمیل نہیں اگر ایسا ہوتا تو میری ضروریات کی تکمیل تھوڑے سے مال سے ہو جاتی۔

پہلے شعر کے دوسرے مصرعے میں "كَفَانِيْ وَ لَمْ أَطْلُبْ" دو عامل ہیں ان کے بعد "قليلٌ" معمول ہے، بظاہر یہ دونوں عامل اس کی طرف عمل کے لیے متوجہ ہیں، مگر حقیقت میں ایسا نہیں، اس لیے کہ اگر دونوں کو اس کی طرف متوجہ مانیں گے تو معنی یہ ہو گا: "كَفَانِيْ قَلِيْلٌ مِّنَ الْمَالِ وَ لَمْ أَطْلُبْ هٰذَا الْقَلِيْلَ" اور اس معنی کا فساد واضح ہے [1]۔

---

[1] وَ ذٰلِكَ لِأَنَّ كُلًّا مِنْ (كَفَانِيْ) وَ (لَمْ أَطْلُبْ) لَيْسَ مُتَوَجِّهًا إِلَى قَوْلِهِ (قَلِيْلٌ مِنَ الْمَالِ) إِذْ لَوْ كَانَ كُلٌّ مِنْهُمَا مُتَوَجِّهًا إِلَيْهِ لَصَارَ حَاصِلُ الْمَعْنَى: كَفَانِيْ قَلِيْلٌ مِنَ الْمَالِ وَ لَمْ أَطْلُبْ هٰذَا الْقَلِيْلَ، وَ كَيْفَ يَصِحُّ ذٰلِكَ وَ هُوَ يَقُوْلُ بَعْدَ هٰذَا الْبَيْتِ:

وَ لٰكِنَّمَا أَسْعَى لِمَجْدٍ مُؤَثَّلٍ ☆ وَ قَدْ يُدْرِكُ الْمَجْدَ الْمُؤَثَّلَ أَمْثَالِيْ

حقیقت یہ ہے کہ ”كَفَانِيْ“ کا فاعل ”قَلِيْلٌ“ ہے اور ”لَمْ أَطْلُب“ کا مفعول محذوف ہے، جس کا پتہ سیاقِ کلام سے چلتاہے، اور تقدیرِ عبارت یوں ہے: كَفَانِيْ قَلِيْلٌ مِّنَ الْمَالِ وَ لَمْ أَطْلُبِ الْمَجْدَ.

اَلسَّادِسَةُ: تحقق تنازع کے لیے ”اِرْتِبَاط بَيْنَ الْعَامِلَيْن“ شرط ہے، چنانچہ ”قَامَ قَعَدَ أَخُوْكَ“ نہیں کہا جاتا۔

اِرْتِبَاطُ بَيْنَ الْعَامِلَيْنِ

”اِرْتِبَاط بَيْنَ الْعَامِلَيْنِ“ درج ذیل تین میں سے کسی ایک امر کے ذریعے حاصل ہوتا ہے:

اَلْأَوَّلُ: ”عاملِ ثانی“ کا ”عاملِ اول“ پر عطف ہو، جیسے کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

اَلثَّانِيْ: ”عاملِ اول“ عاملِ ثانی کے اندر عمل کرے، جیسے: ﴿وَأَنَّهُمْ ظَنُّواْ كَمَا ظَنَنتُمْ أَن لَّن يَبْعَثَ ٱللَّهُ أَحَدًا﴾ اس آیت میں ”ظَنُّوْا“ اور ”ظَنَنْتُمْ“ دو عامل ہیں اور معمول متنازع فیہ ﴿أَن لَّن يَبْعَثَ ٱللَّهُ أَحَدًا﴾ ہے اور ”كَمَا ظَنَنْتُمْ“ معمول ہے ”ظَنُّوْا“ کا، اس لیے کہ یہ صفت ہے مصدر ”ظَنًّا“ کا، جو مفعول مطلق ہے ”ظَنُّوْا“ کا۔

اَلثَّالِثُ: عاملِ ثانی، عاملِ اول کا جواب یا جواب کا حصہ ہو، جیسے: ﴿يَسْتَفْتُونَكَ قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ فِي ٱلْكَلَٰلَةِ﴾ [النساء: 176] ﴿ءَاتُونِيٓ أُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا﴾ [الكهف: 96]. پہلی مثال میں عاملِ ثانی ”يُفْتِيْكُمْ“ عاملِ اول ”يَسْتَفْتُوْنَكَ“ کے جواب ﴿قُلِ ٱللَّهُ يُفْتِيكُمْ﴾ کا ایک حصہ ہے اور دوسری مثال میں عاملِ ثانی ”أُفْرِغْ“ عاملِ اول ”آتُوْنِيْ“ کا جواب ہے۔

اَلسَّابِعَةُ: تنازع جس طرح فعلین کے درمیان وقوع پذیر ہوتا ہے، اسی طرح ”شِبْه فِعْل“ (اسْم فَاعِل، اسْم مَفْعُوْل، مَصْدَر، اسْم تَفْضِيْل اور صِفَة مُشَبَّهَة) میں بھی واقع ہوتا ہے[1]، جیسے: خَالِدٌ مُعْطٍ وَمُكْرِمٌ عَمْرًا، وَبَكْرٌ كَرِيْمٌ وَشَرِيْفٌ أَبُوْهُ.

وَ إِنَّمَا قَوْلُهُ (قَلِيْل مِنَ الْمَالِ) فَاعِلُ كَفَى، وَ هُوَ وَحْدَهُ الْمُتَوَجِّهُ إِلَى الْعَمَلِ فِيْهِ، وَ أَمَّا قَوْلُهُ (وَ لَمْ أَطْلُبْ) فَلَهُ مَعْمُوْلٌ مَحْذُوْفٌ يُفْهَمُ مِنْ مَجْمُوْعِ الْكَلَامِ، وَ التَّقْدِيْرُ: كَفَانِيْ قَلِيْلٌ مِنَ الْمَالِ وَ لَمْ أَطْلُبِ الْمَجْدَ. (منحة الجليل)

[1] تفصیل کے لیے [مِنْحَة الْجَلِيْل] اور دیگر مطولات کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى صُوَرٍ مُنَوَّعَةٍ لِلتَّنَازُعِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	صُوْرَةُ إِعْمَالِ الْأَوَّلِ	حُكْمُهُ	صُوْرَةُ إِعْمَالِ الثَّانِيْ	حُكْمُهُ
1	قَامَ وَقَعَدَ أَخَوَاكَ	قَامَ وَقَعَدَا أَخَوَاكَ	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدِّمِ رُتْبَةً.	قَامَا و قَعَدَ أَخَوَاكَ	أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ و الْأَوَّلُ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا و رُتْبَةً بِشَرْطِ التَّفْسِيْرِ..
2	نَصَرْتُ و أَكْرَمْتُ الْمَلْهُوْفِيْ نَ	نَصَرْتُ و أَكْرَمْتُهُمُ الْمَلْهُوْفِيْنَ	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدَّمِ رُتْبَةً.	نَصَرْتُ و أَكْرَمْتُ الْمَلْهُوْفِيْنَ	أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ و حُذِفَ مَعْمُوْلُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ فَضْلَةٌ مُسْتَغْنًى عَنْهُ.
3	قَاطَعَنِيْ وَلَمْ أُقَاطِعْ الْأَصْدِ قَاءُ	قَاطَعَنِي وَلَمْ أُقَاطِعْهُمُ الْأَصْدِقَاءُ	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدِّمِ رُتْبَةً.	قَاطَعُوْنِيْ وَلَمْ أُقَاطِعِ الْأَصْدِقَاءَ (بِنَصْبِ الْأَصْدِقَاءِ)	أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ و الْأَوَّلُ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا و رُتْبَةً بِشَرْطِ التَّفْسِيْرِ..
4	لَمْ أُقَاطِعْ وَقَاطَعَنِيْ الْأَصْدِقَاء	لَمْ أُقَاطِعْ و قَاطَعُوْنِيْ الْأَصْدِقَاءَ (بَنَصْبِ الْأَصْدِقَاءِ)	أُعْمِلَ الْأَوَّلُ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِوَالثَّانِيْ فِيْ ضَمِيْرِهِ الرَّاجِعِ إِلَى الْمُتَأَخِّرِ لَفْظًا الْمُتَقَدِّمِ رُتْبَةً.	لَمْ أُقَاطِعْ وَقَاطَعَنِيْ الْأَصْدِقَاءُ (بِرَفْعِ الْأَصْدِقَاءِ)	أُعْمِلَ الثَّانِيْ فِيْ الِاسْمِ الظَّاهِرِ و حُذِفَ مَعْمُوْلُ الْأَوَّلِ لِأَنَّهُ فَضْلَةٌ مُسْتَغْنًى عَنْهُ.

نَائِبُ الْفَاعِلِ

1-تَعْرِيْفُهُ

2-اَلأَسْماءُ الَّتِيْ تَنُوْبُ عَنِ الْفَاعِلِ

3-أَنْوَاعُهُ

4-أَحْكَامُهُ

نَائِبُ الْفَاعِلِ[1]

- مرفوعات کی دوسری قسم ''نَائِبُ الْفَاعِلِ'' ہے۔
- تمہید: بعض اوقات متکلم فاعل کے ذکر کو مناسب یا ضروری نہیں سمجھتا اس لیے فعل کو صیغہ مجہول کے ساتھ لا کر اس کے بعد فاعل کی جگہ کسی اور اسم کو اس کا قائم مقام بنا کر ذکر کرتا ہے۔ یہ اسم، ''نَائِبُ الْفَاعِلِ'' یا ''مَفْعُولُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُه'' کہلاتا ہے، جیسے: ﴿خُلِقَ الْإِنْسَانُ ضَعِيفًا﴾ اس مثال میں ''خُلِقَ'' کا فاعل ''اللہ'' معلوم ہونے کی وجہ سے اس کا ذکر ضروری نہیں سمجھا گیا اس لیے مفعول بہ کو اس کا قائم مقام بنایا گیا ہے۔ یا جیسے کہا جائے: قُتِلَ الْمُسْلِمُوْنَ الْيَوْمَ فِيْ كَرَاتْشِيْ یہاں فاعل (قاتل) کا ذکر مناسب[2] نہ ہونے کی وجہ سے مفعول بہ کو اس کا قائم مقام بنایا گیا ہے۔
- فاعل کے حذف اور نائب فاعل پر اکتفا کی کئی وجوہات ہو سکتی ہیں، جن کو آپ ''عِلْمُ الْبَلَاغَة'' میں پڑھیں گے۔ ان شاء اللہ!

---

[1] صاحب كَافِيَة عَلَّامَة ابْن حَاجِب اور ان کی اتباع میں صاحب هِدَايَةُ النَّحْو، نائب فاعل کو ''مَفْعُوْلُ مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ'' کہتے ہیں۔ اسی طرح یہ دونوں حضرات نائب فاعل کی تعریف میں بھی اسے مفعول قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں: ''كُلُّ مَفْعُوْلٍ حُذِفَ فَاعِلُهُ وَأُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ'' ہم نے ان مذکرات میں ابن هشام کی تعریف اختیار کی ہے وہ فرماتے ہیں: ''نَائِبُ الْفَاعِلِ هُوَ مَاحُذِفَ فَاعِلُهُ وَأُقِيْمَ هُوَمُقَامَهُ۔۔۔وَهُوَ الَّذِيْ يُعَبِّرُوْنَ عَنْهُ بِمَفْعُوْلِ مَالَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ وَالْعِبَارَةُ الْأُوْلىٰ أَولىٰ لِوَجْهَيْنِ: أَحَدُهُمَا: أَنَّ النَّائِبَ عَنِ الفَاعِلِ يَكُوْنُ مَفْعُولًا وَغَيْرُهُ كَمَا سَيَأْتِيْ، وَالثَّانِيْ: أَنَّ الْمَنْصُوبَ فِيْ قَولِكَ "أُعْطِيَ زَيْدٌ دِيْنَارًا" يَصْدُقُ عَلَيْهِ أَنَّهُ مَفْعُوْلٌ لِلْفِعْلِ الَّذِيْ لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ، وَلَيْسَ مَقْصُوْدًا لَهُمْ'' (شَرْحُ شُذُوْرِ الذَّهَبِ، بَحْثُ نَائِبِ الْفَاعِلِ)

[2] یہ اس وقت کی بات ہے جب کراچی میں قتل وغارت کا بازار گرم تھا اور خوف کی وجہ سے کوئی شخص قاتل کا نام نہیں لے سکتا تھا۔

تَعْرِيْفُ نَائِبِ الْفَاعِلِ

- **نَائِبُ الْفَاعِلِ اِسْمٌ مَرْفُوْعٌ تَقَدَّمَهُ فِعْلٌ تَامٌّ مُتَصَرِّفٌ مَبْنِيٌّ لِلْمَجْهُوْلِ أَوْشِبْهُهُ،وَحَلَّ مَحَلَّ الْفَاعِلِ بَعْدَ حَذْفِهِ** [1].
- "نائب الفاعل" وہ اسم مرفوع ہے جو "اَلفِعْلُ الْمَجْهُوْلُ التَّامُّ الْمَتَصَرِّفُ" یا "شِبْهُ الْفِعْلِ الْمَجْهُوْلِ التَّامِّ الْمُتَصَرِّفِ" کے بعد، فاعل محذوف کا نائب بن کر واقع ہوا ہو۔
- یہ نیابت پانچ امور میں ہوتی ہے:

1- رفع میں کہ نیابت سے پہلے یہ منصوب ہوتا ہے نیابت کے بعد مرفوع ہو جاتا ہے۔

2- عمدہ ہونے میں کہ نیابت سے پہلے یہ "فَضْلَة" ہوتا ہے نیابت کے بعد "عُمْدَة" بن جاتا ہے۔

3- "وُجُوْبُ التَّأْخِيْرِ عَنِ الْفِعْلِ" میں کہ نیابت سے پہلے اس کا فعل پر مقدم ہونا جائز ہوتا ہے نیابت کے بعد فاعل کی طرح فعل سے مؤخر ہونا واجب ہو جاتا ہے۔

4- "اِتِّصَال بِالْفِعْل" میں کہ نیابت کے بعد عمدہ ہونے کی وجہ سے اس کو فاعل کی طرح فعل کے متصل بعد آنے کا استحقاق حاصل ہو جاتا ہے۔

5- "إلْحَاقُ تَاءِ التَّانِيْثِ بِالفِعْلِ" میں کہ اس کی تانیث کی وجہ سے فعل کے ساتھ علامت تانیث لگ جاتی ہے جب کہ نیابت سے پہلے اس میں یہ تاثیر نہیں ہوتی۔

- "اَلْفِعْلُ الْمَجْهُوْلُ التَّامُّ الْمُتَصَرِّفُ" کی مثال: سُرِقَ الْبَيْتُ ، قُتِلَ فلانٌ وغیرہ۔
- "شِبْهُ الْفِعْلِ الْمَجْهُوْلِ التَّامِّ الْمُتَصَرِّفِ" سے مراد اسم مفعول ہے، جیسے: أَمَسْرُوْقٌ الْبَيْتُ؟۔

---

[1] یہ تعریف [اَلْقَوَاعِدُ الْأَسَاسِيةُ لِلغَةِ الْعَرَبِيَّة] سے لی گئی ہے ہمارے خیال میں یہ تعریف سب سے زیادہ جامع ومانع ہے، جب کہ صاحب كَافِيَة کی تعریف پر تحفظات ہیں جن کا ذکر گزشتہ صفحہ کے حاشیہ میں ہو چکا اور اِبْن عَقِيْل واِبْن هِشَام کی تعریفات بھی اس درجہ کی نہیں۔

اَلْأَسْمَاءُ الَّتِيْ تَنُوْبُ عَنِ الْفَاعِلِ

وہ اسماء جو فاعل کا نائب بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں درج ذیل چار ہیں :

1-اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ 2-اَلْمَصْدَرُ 3-اَلظَّرْفُ 4-اَلْمَجْرُوْرُ بِحَرْفِ الْجَرِّ

١ **اَلْمَفْعُوْلُ بِهٖ** : کلام میں اگر مفعول بہ موجود ہو تو وہ فاعل کی نیابت کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا، مفعول بہ کے ہوتے ہوئے کوئی اور اسم، فاعل کا نائب نہیں بن سکتا، جیسے :أُكْرِمَ سَعِيْدٌ يَوْمَ الْجُمْعَةِ أَمَامَ التَّلَامِيْذِ بِجَائِزَةٍ سَنَوِيَّةٍ إِكْرَامًا عَظِيْمًا.

- اگر کسی فعل کے دو یا تین مفعول ہوں تو ان میں سے کس کو نائب فاعل بنایا جائے گا، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(الف) باب أَعْطَيْتُ کے مفعول اول کو نائب فاعل بنایا جائے گا، جیسے :أُعْطِيَ الْفَقِيْرُ دِرْهَمًااور مفعول ثانی کو بھی نائب فاعل بنایا جاسکتا ہے بشرطیکہ التباس واقع ہونے کا خطرہ نہ ہو، جیسے : ''أُعْطِيَ الْفَقِيْرَ خُبْزٌ'' میں ''خُبْزٌ'' کو اگر نائب فاعل بنایا جائے تو کوئی التباس واقع نہیں ہوتا۔

اور اگر التباس کا خطرہ ہو تو اس صورت میں مفعول ثانی کو نائب فاعل نہیں بنایا جا سکتا، جیسے : ''مَنَحْتُ الشَّرِكَةَ مُهَنْدِسًا'' میں اگر فاعل حذف کریں تو مفعول اول ہی کو نائب الفاعل بنا کر یوں کہیں گے ''مُنِحَتِ الشَّرِكَةُ مُهَنْدِسًا'' اس لیے کہ دونوں مفعولین میں سے ہر ایک میں آخذ وماخوذ بننے کی صلاحیت موجود ہے، بخلاف مثال اول کے کہ اس میں ''آخذ'' فَقِيْر ہی ہے اور ''خُبْز'' مأخوذ ہے۔

(ب) ''باب عَلِمْتُ''[1] کے مفعولِ اول ہی کو نائب فاعل بنایا جائے گا، مفعولِ ثانی کو نائبِ فاعل بنانا جائز نہیں، چنانچہ '' عَلِمْتُ خَالِدًا عَالِمًا '' میں '' عُلِمَ خالدٌ عَالِمًا '' کہنا جائز ہے، جب کہ ''عُلِمَ خَالِدًا عَالِمٌ'' کہنا جائز نہیں۔اور سبب اس کا یہ ہے کہ اصل میں (عَلِمْتُ کے داخل ہونے سے پہلے) باب ''عَلِمْتُ'' کا مفعولِ ثانی، مفعولِ اول کی طرف مسند ہوتا ہے، اس حال میں اگر اسے نائبِ فاعل بنادیا جائے تو یہ مسند الیہ قرار پائے گا اور بیک وقت ایک چیز مسند اور مسند الیہ بن جائے گی جو کہ جائز نہیں۔

[1] اَلْمُرَادُ بِبَابِ عَلِمْتُ: اَلْأَفْعَالُ الَّتِيْ تَنْصِبُ مَفْعُوْلَيْنِ أَصْلُهُمَا مُبْتَدَأٌ وَخَبَرٌ۔ [مَوْسُوْعَةُالنَّحْوِ وَالصَّرْفِ وَالْإِعْرَابِ]

(ج) ”باب أَعْلَمْتُ“[1] کے مفعولِ اول اور مفعولِ ثانی میں سے کسی ایک کو ”نائبِ فاعل“ بنایا جائے گا جبکہ مفعولِ ثالث ”نائبِ فاعل“ بننے کی اہلیت نہیں رکھتا چنانچہ ” أَعْلَمْتُ خَالِدًا صِدِّيقًا عَالِمًا“ میں ”أُعْلِمَ خَالِدٌ صِدِّيقًا عَالِمًا“ اور ” أُعْلِمَ خَالِدًا صِدِّيقٌ عالمًا“ کہنا جائز ہے، جب کہ ”أُعْلِمَ خَالِدًا صِدِّيقًا عَالِمٌ“ کہنا جائز نہیں، اس لیے کہ باب أَعْلَمْتُ کا مفعولِ ثالث، مفعولِ ثانی کی طرف مسند ہوتا ہے، چنانچہ اسے اگر نائبِ فاعل بنایا جائے تو وہ بیک وقت مسند اور مسند الیہ قرار پائے گا اور یہ ناجائز ہے۔

کلام میں اگر مفعول بہ نہ ہو تو پھر آگے آنے والی تین چیزوں میں سے کوئی سی ایک چیز فاعل کا نائب بن سکتی ہے۔

۲ **اَلْمَصْدَرُ**: کلام میں اگر مفعول بہ نہ ہو تو پھر جو چیزیں ”نائبِ فاعل“ واقع ہو سکتی ہیں ان میں سے ایک مصدر ہے۔ جیسے: اُحْتُفِلَ احْتِفَالٌ عظِيْمٌ، وُقِفَ وُقُوْفٌ طَوِيْلٌ.

شُرُوْطُ نِيَابَةِ الْمَصْدَرِ: مصدر کے نائبِ فاعل بننے کی دو شرطیں ہیں:

(الف) مصدر متصرف ہو، متصرف ہونے کے معنی یہ ہے کہ وہ استعمال میں کسی ایک حالت کے ساتھ خاص نہ ہو، چنانچہ: ”سُبْحَانَ“ اور ”مَعَاذَ“ نائب فاعل نہیں بن سکتے لِمُلَازَمَتِهِمَا النَّصْبَ عَلَى الْمَصْدَرِيَّةِ چنانچہ ”سُبْحَانُ اللهِ“ بالضم کہنا جائز نہیں اس بناء پر کہ یہ نائب فاعل ہو فعل مقدر کے فاعل کا اور تقدیر عبارت یوں ہو: ”يُسَبَّحُ سُبْحَانُ اللهِ“.

(ب) مصدر مختص ہو مبہم نہ ہو۔ مصدر کو مختص بنانے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ اس کے بعد صفت لائی جائے جیسے ”وُقِفَ وُقُوْفٌ طَوِيْلٌ“.

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے عدد کا بیان ہو جیسے ” نُظِرَ فِيْ الْأَمْرِ نَظْرَتَانِ“.

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے نوع کا بیان ہو جیسے ”سِيْرَ سَيْرُ الصَّالِحِيْنَ“.

۳ **اَلظَّرْفُ**: تیسری چیز جو فاعل کا نائب واقع ہو سکتی ہے وہ ظرف ہے جیسے مُشِيَ يَوْمٌ كَامِلٌ عَلَى الثَّلْجِ فِيْ مَرِيْ فَرِحًا.

شُرُوْطُ نِيَابَةِ الظَّرْفِ: ظرف کے نائب فاعل بننے کی بھی دو شرطیں ہیں:

---

1 اَلْمُرَادُ بِبَابِ أَعْلَمْتُ الْأَفْعَالُ الَّتِي تَنْصِبُ ثَلَاثَةَ مَفَاعِيْلَ، وَهِيَ أَعْلَمَ، أَرَى، نَبَّأَ، أَنْبَأَ، خَبَّرَ، أَخْبَرَ، حَدَّثَ۔

(الف) ظرف متصرف ہو، متصرف ہونے کے معنی یہ ہیں کہ وہ استعمال میں کسی ایک حالت کے ساتھ خاص نہ ہو چنانچہ: "يُجَاءُ اِذَاجَاءَ زَيْدٌ" کہنا اس بناء پر کہ "إِذَا" کو نائب فاعل قرار دیا جائے جائز نہیں، اس لیے کہ "إِذَا" مُلَازِمٌ لِلنَّصْبِ عَلَى الظَّرْفِيَّةِ ہے۔

(ب) ظرف مختص ہو مبہم نہ ہو۔ چنانچہ "صِيْمَ زَمَنٌ" اور "أُعْتُكِفَ مَسْجِدٌ" کہنا جائز نہیں۔

ظرف کو مختص بنانے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ اس کے ساتھ صفت ذکر کی جائے جیسے "صِيْمَ يَوْمٌ كَامِلٌ".

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کی کسی اسم کی طرف اضافت کردی جائے جیسے "صِيْمَ يَوْمُ الخَمِيْسِ".

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو بصورت علم ذکر کیا جائے جیسے "صِيْمَ رَمَضَانُ".

۴ **اَلْمَجْرُوْرُ بِحَرْفِ الْجَرِّ:** چوتھی چیز جو فاعل کا نائب واقع ہو سکتی ہے وہ "اَلاِسْمُ الْمَجْرُوْرُ بِحَرْفِ الْجَرِّ" ہے جیسے مَا عُوْقِبَ مِنْ أَحَدٍ[1]،وُقِفَ فِيْ الدَّارِ،ذُهِبَ بِفَاطِمَةَ.

- یہ بات یاد رہے کہ جب مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الْجَرِّ کو نائب فاعل بنایا جائے تو اس صورت میں فعل ہمیشہ مذکر رہے گا اگرچہ مجرور مؤنث ہو، جیسے: ذُهِبَ بِفَاطِمَةَ.
- مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الجَرِّ کے نائب فاعل بننے کی صورت میں اس کی تقدیم اپنے فعل پر جائز ہوتی ہے، جیسے: "بِفَاطِمَةَ ذُهِبَ" جبکہ دیگر اسماء جب نائب فاعل بنتے ہیں تو ان کا فعل پر مقدم ہونا جائز نہیں ہوتا۔

شُرُوْطُ نِيَابَةِ الْمَجْرُوْرِ بِحَرْفِ الْجَرِّ:

مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الْجَرِّ کے نائب فاعل بننے کی تین شرائط ہیں:

(الف) مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الْجَرِّ مختص ہو۔

مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الْجَرِّ کو مختص بنانے کے تین طریقے ہیں:

پہلا طریقہ یہ ہے کہ اس کے بعد صفت لائی جائے جیسے "نُظِرَ فِيْ أَمْرٍ عَظِيْمٍ".

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کی کسی اسم کی طرف اضافت کردی جائے جیسے "تُكُلِّمَ فِيْ شُؤنِ الطُّلَّابِ".

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اس پر "أَل" داخل کیا جائے جیسے "نُظِرَ فِيْ الأَمْرِ".

[1] مَا: حَرْفُ نَفْيٍ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ۔ عُوْقِبَ: فِعْلٌ مَاضٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ، مِنْ: حَرْفُ جَرٍّ زَائِدٌ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ، أَحَدٍ: نَائِبُ فَاعِلٍ مَرْفُوْعٌ بِضَمَّةٍ مُقَدَّرَةٍ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ الزَّائِدِ. [اَلتَّطْبِيْقُ النَّحْوِيُّ]

(ب) حرف جر تعلیل کے لیے نہ ہو۔چنانچہ "يُخَافُ مِنْ بَأْسِ الْمُدِيْرِ" میں نائب فاعل مجرور کو نہیں مانا جاتا بلکہ اس ضمیر کو نائب فاعل قرار دیا جاتا ہے جو "يُخَافُ" کے اندر مستتر ہے اور اس مصدر کی طرف راجع ہے جو "يُخَافُ" سے مفہوم ہے۔

(ج) حرف جر متصرف ہو۔استعمال میں کسی ایک طریقہ کے ساتھ خاص نہ ہو۔چنانچہ حرف جر غیر متصرف کا مجرور نائب فاعل نہیں بن سکتا۔

مجرور مُذْ، مُنْذ اور حَتّٰی اسماء ظاہرہ کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے، مجرور رُبَّ نکرات کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے اور مجرور حُرُوْفُ الِاسْتِثْنَاءِ استثناء کے ساتھ خاص ہونے کی وجہ سے، نائب فاعل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

- مصدر، ظرف اور مجرور بحرف الجر فعل لازم کے لیے بھی نائب فاعل بن سکتے ہیں، جیسے: "أُحْتُفِلَ احْتِفَالٌ عظيمٌ"، "أُجْتُمِعَ يَوْمُ الْخَمِيْسِ" اور "ضُحِكَ فِيْ الْمَجْلِسِ" جبکہ مفعول بہ صرف فعل متعدی کے لیے نائب فاعل بن سکتا ہے۔

اَلْأَسْمَاءُ الَّتِيْ لَا تَنُوْبُ عَنِ الْفَاعِلِ

وہ اسماء جو فاعل کا نائب بننے کی صلاحیت نہیں رکھتے، درج ذیل ہیں:

١ اَلْمَفْعُوْلُ لَهُ ٢ اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهُ

(١) اَلْمَفْعُوْلُ لَهُ: کو نائب الفاعل بنانا جائز نہیں اس لیے کہ مفعول لہ در حقیقت کسی حکم (کام) کا سبب ہوتا ہے۔ چنانچہ "جِئْتُ رَغْبَةً فِيْ الْعِلْمِ" میں رَغْبَةً آنے کا سبب ہے۔اور مسبّب کے مکمل ہونے سے پہلے سبب کے بارے میں سوال کرنا نامعقول بات ہے۔

(٢) اَلْمَفْعُوْلُ مَعَهُ: کو بھی نائب الفاعل بنانا جائز نہیں اس لیے کہ اسے یا تو "واؤ" کے بغیر ذکر کیا جائے گا یا "واؤ" سمیت، اگر "واؤ" کے بغیر ذکر کیا جائے تو معیت کا معنی فوت ہوتا ہے اور اگر "واؤ" کے ساتھ ذکر کیا جائے تو "واؤ" تو دو چیزوں کے درمیان انفصال کے لیے ہوتا ہے جبکہ نائب فاعل فاعل کی مانند فعل کے جزء کی طرح ہوتا ہے۔[1]

[1] أَمَّا الْأَوَّلُ فَلِأَنَّ الْمَفْعُوْلَ لَهُ جَوَابُ "لِمَ" وَيَبْطُلُ السَّؤَالُ عَنْ اللِمِّيَّةِ قَبْلَ تَمَامِ الْحُكْمِ وَ أَمَّاالثَّانِيْ فَلِأَنَّ الْمَفْعُوْلَ مَعَهُ لَوْأُسْنِدَ اِلَيْهِ الفِعْلُ ، فَلَا يَخْلُوْ: إِمَّا أَنْ تُحْذَفُ الوَاوُ عِنْدَ إِسْنَادِ الفِعْلِ اِلَيْهِ اَمْ لَا فَإِنْ حُذِفَتْ، يَتَغَيَّرُ مَاهِيَّةُ الْمَفْعُوْلِ مَعَهُ وَ يَخْرُجُ عَنْ كَوْنِه مَفْعُوْلًا مَعَهُ ، وَ إِنْ لَمْ تُحْذَفْ ، يَمْنَعُ الإِسْنَادَ اِلَيْهِ؛ فَإِنَّ الْوَاوَ أَصْلُهَا الْعَطْفُ وَ هِيَ دَلِيْلُ الِانْفِصَالِ وَالفَاعِلِ كَجُزْءِ الفِعْلِ۔[شَرْح الشَّيْخ رَضِي وَ غَايَة التَّحْقِيْق] بَحْث مَفْعُوْل مَا لَمْ يُسَمَّ فَاعِلُهُ۔

أَنْوَاعٌ

نائب الفاعل کی بھی فاعل کی طرح چار قسمیں ہیں:

اَلرَّقَمُ	اَلْقِسْمُ	اَلنَّصُّ	اَلشَّاهِدُ	إِعْرَابُهُ
1	اَلِاسْمُ الصَّرِيْحُ	يُكْرَمُ الْمُجْتَهِدُ	الْمُجْتَهِدُ	اسْمٌ صَرِيْحٌ نَائِبُ الْفَاعِلِ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
2	اَلِاسْمُ الْمُؤَوَّلُ	يُحْمَدُ أَنْ تَجْتَهِدُوْا	اِجْتِهَادُكُمْ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ "أَنْ" الْمَصْدَرِيَّةِ وَالْفِعْلِ "تَجْتَهِدُوْا" فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ نَائِبُ الْفَاعِلِ
3	اَلضَّمِيْرُ الْمُتَّصِلُ	زُهَيْرٌ يُكْرَمُ	هُوَ	ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ نَائِبُ الْفَاعِلِ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ
4	اَلضَّمِيْرُ الْمُنْفَصِلُ	مَا يُكْرَمُ إِلَّا أَنْتَ	أَنْتَ	ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ نَائِبُ الْفَاعِلِ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ

أَحْكَامُهُ

نائب فاعل کے وہی احکام ہیں جو فاعل کے ہیں:

اَلْمَرْفُوْعُ بَعْدَ الْأَفْعَالِ الْمَبْنِيَّةِ لِلْمَجْهُوْلِ سَمَاعًا

عرب سے بعض مجہول افعال منقول ہیں، اس کے باوجود ان کے بعد آنے والے اسم مرفوع کو نائبِ فاعل نہیں مانا جاتا بلکہ اس کو مرفوع بنابر فاعلیت کہا جاتا ہے[1]۔ جیسے: ''هُزِلَ'' (کمزور ہوگیا)، '' زُكِمَ'' (اسکو زکام ہوگیا)، ''دُهِشَ'' (وہ حیران ہوا)، ''شُدِهَ'' (وہ مدہوش ہوا)''، ''شُغِفَ بِكَذَا (اس کو اس کے ساتھ محبت ہوگئ، فریفتہ ہوگیا) أُوْلِعَ بِهِ (اسے اسکے ساتھ شدید محبت ہوگئ)''، ''أُسْتُهْتِرَ به (وہ اس پر فریفتہ ہوگیا)''، أُغْرِيَ به (اسے اس میں بہت زیادہ رغبت پیدا ہوئی)''، أُغْرِمَ بِهِ (وہ اس کا بہت خواہش مند ہوا)''، ''نُتِجَتِ الْبَهِيْمَةُ (جانور نے بچہ جنا)''، ''عُنِيَ بِكَذَا أَيْ: اهْتَمَّ بِهِ''، ''حُمَّ فُلَانٌ'' (بمعنی أَصَابَتْهُ الْحُمَّى)، ''أُغْمِيَ عَليه (وہ بے ہوش ہوگیا)''، ''أُمْتُقِعَ لَوْنُهُ'' (بمعنی تَغَيَّرَ) اور ''زُهِيَ'' (بمعنی تَكَبَّرَ)، طُلَّ دَمهُ (بمعنی أَهْدَرَ)،، سُقِطَ فِيْ يَدِهِ (بمعنی نَدِمَ)، جُنَّ (وہ دیوانہ ہوگیا) بُهِتَ (وہ ہکا بکا رہ گیا)۔

---

[1] وَرَدَ عَنِ العَرَبِ أَفْعَالٌ مَاضِيَةٌ مُلَازِمَةٌ لِلْبِنَاءِ لِلْمَجْهُوْلِ،اِعْتَبَرَهَا العُلَمَاءُ كَذٰلِكَ فِيْ الصُّوْرَةِ اللَّفْظِيَّةِ لَا فِيْ الْحَقِيْقَةِ،وَلِهَذَا يُعْرِبُوْنَ الْمَرْفُوْعَ بِهَا فَاعِلًا لَا نَائِبَ فَاعِلٍ۔[أوضح المسالك إلى إلفية إبن مالك]

هُنَاكَ أَفْعَالٌ وَرَدَتْ عَنِ العَرَبِ مَبْنِيَّةً لِلْمَجْهُوْلِ مِثْلُ دُهِشَ۔۔۔الخ وَالَّذِيْ يَهُمُّنَا هُنَا هُوَ إِعْرَابُ هَذِهِ الْأَفْعَالِ۔وَالْحُكْمُ الْمُقَرَّرُ لَدَى الْقُدَمَاءِ إِعْرَابُ مَا بَعْدَهَا فَاعِلًاوَلَيْسَ نَائِبًا عَنِ الفَاعِلِ فَتَقُوْلُ: عُنِيَ زَيْدٌ بِهَذَا الْأَمْرِ۔عُنِيَ:فِعْلٌ مَاضٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ۔ زيدٌ: فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ۔ وَهٰذَا الْإِعْرَابُ عَلَى رَأْيِ مَنْ يَرَى أَنّ هٰذِهِ الْأَفْعَالَ لَمْ تَرِدْ عَنِ الْعَرَبِ إِلَّا مَبْنِيَّةً لِلْمَجْهُوْلِ هٰكَذَا، أَمَّا الَّذِيْنَ يَرَوْنَ أَنَّهَا وَرَدَتْ مَبْنِيَّةً لِلْمَعْلُومِ أَيْضًا فَيَرَوْنَ مَا بَعْدَهَا نَائِبًا عَنِ الْفَاعِلِ۔ [اَلتَّطْبِيْق النَّحْوِي]

تَدْرِيْبَاتٌ عَامَّةٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى صُوَرٍ مُنَوَّعَةٍ لِنَائِبِ الْفَاعِلِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	نَائِبُ الْفَاعِلِ	حُكْمُهُ
1	﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُواْ بِمِثْلِ مَا عُوقِبْتُم بِهِۦ﴾ [النحل: 126]	تُمْ فِي "عُوقِبْتُمْ"	نَائِبُ الْفَاعِلِ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ
2	عُلِمَ الْيَوْمَ أَنَّ ابْنِيْ نَاجِحٌ فِيْ الِاخْتِبَارِ	نَجَاحُ ابْنِي	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ أَنَّ وَ مَعْمُوْلَيْهَا ، مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ
3	اَلْحَسَنُ لُقِّبَ مَنْصُوْرًا	هُوَ	ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ فِيْ "لُقِّبَ" تَقْدِيْرُهُ هُوَ
4	﴿فَإِنْ أُحْصِرْتُمْ﴾ [البقرة: 196]	تُمْ	نَائِبُ الْفَاعِلِ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ
5	﴿وَإِذَا حُيِّيتُم﴾ [النساء: 86]	تُمْ	نَائِبُ الْفَاعِلِ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ
6	﴿وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُواْ فِي ٱلْأَرْضِ﴾ [البقرة: 11]	اَلْقَوْلُ	نَائِبُ الْفَاعِلِ هُوَ الْقَوْلُ الْمُقَدَّرُ الَّذِيْ فَسَّرَتْهُ جُمْلَةُ "لَاتُفْسِدُوْا"
7	﴿وَغِيضَ ٱلْمَآءُ وَقُضِيَ ٱلْأَمْرُ﴾ [هود:44]	اَلْمَاءُ ٱلْأَمْرُ	نَائِبُ الْفَاعِلِ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِالظَّاهِرَةِ
8	﴿وَلَمَّا سُقِطَ فِيٓ أَيْدِيهِمْ﴾ [الأعراف:149]	هُوَ	ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ فِيْ "سُقِطَ" تَقْدِيْرُهُ هُوَ
9	﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي ٱلصُّورِ نَفْخَةٞ وَٰحِدَةٞ﴾ [الحاقة: 13]	نَفْخَةٌ	مَصْدَرٌ مُتَصَرِّفٌ مُخْتَصٌّ بِالصَّفَةِ(وَاحِدَةٌ) رُفِعَ بِالضَّمَّةِالظَّاهِرَةِ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ
10	﴿فَمَنِ ٱضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٖ وَلَا عَادٖ﴾ [البقرة: 173]	هُوَ	ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ فِيْ "اضْطُرَّ" تَقْدِيْرُهُ هُوَ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	نَائِبُ الْفَاعِلِ	حُكْمُهُ
11	نِيْلَ خَيْرُ نَائِلٍ	خَيْرُ نَائِلٍ	اَلْأَصْلُ: نَالَ الْمُسْتَحِقُّ خَيْرَ نَائِلٍ فَهُوَ مَفْعُوْلٌ بِهٖ حُذِفَ الْفَاعِلُ و أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ و رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ مَنْصُوْبًا-
12	﴿خُلِقَ ٱلْإِنسَٰنُ مِنْ عَجَلٍ﴾ [الأنبياء:37]	اَلْإِنْسَانُ	اَلْأَصْلُ: خَلَقَ اللهُ الْإِنْسَانَ مِنْ عَجَلٍ، فَهُوَ مَفْعُوْلٌ بِهٖ حُذِفَ الْفَاعِلُ و أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ و رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ مَنْصُوْبًا
13	﴿وَخُلِقَ ٱلْإِنسَٰنُ ضَعِيفًا﴾ [النساء:28]	اَلْإِنْسَانُ	اَلْأَصْلُ: خَلَقَ اللهُ الْإِنْسَانَ ضَعِيْفًا، فَهُوَ مَفْعُوْلٌ بِهٖ حُذِفَ الْفَاعِلُ و أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ و رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ مَنْصُوْبًا
14	فُرِحَ بِقُدُوْمِكَ الْمَيْمُوْنِ	قُدُوْمِكَ	اَلْأَصْلُ: فَرِحَ فُلَانٌ بِقُدُوْمِكَ الْمَيْمُوْنِ، فَهُوَ مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ جَرٍّ مُتَصَرِّفٍ،حُذِفَ الْفَاعِلُ و أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ فَهُوَ مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ و الْفِعْلُ مَبْنِيٌّ لِلْمَجْهُوْلِ و إِنْ كَانَ لَازِمًا لِإِسْنَادِهٖ إِلَى الْمَجْرُوْرِ بِحَرْفِ الْجَرِّ
15	أُدِّبَ الْكَسْلَانُ	اَلْكَسْلَانُ	مَفْعُوْلٌ بِهٖ، اَلْأَصْلُ: أَدَّبَ فُلَانٌ الْكَسْلَانَ فَهُوَ مَفْعُوْلٌ، حُذِفَ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	نَائِبُ الْفَاعِلِ	حُكْمُهُ
			الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ مَنْصُوْبًا
16	أُعْطِيَ الطَّالِبُ مُكَافَأَةً	اَلطَّالِبُ	اَلْأَصْلُ :أَعْطَى فُلَانٌ الطَّالِبَ مُكَافَأَةً فَهُوَ مَفْعُوْلٌ أَوَّلٌ لِأُعْطِيَ حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ مَنْصُوْبًا
17	أُعْلِمَ الْمُدَرِّسُ الطُّلَّابَ مَوْجُوْدِيْنَ فِيْ الْفَصْلِ	اَلْمُدَرِّسُ	مَفْعُوْلٌ أَوَّلٌ لِأُعْلِمَ حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ بَعْدَ أَنْ كَانَ مَنْصُوْبًا
18	رَشِيْدٌ مَحْمُوْدَةٌ أَعْمَالُهُ	أَعْمَالُهُ	نَائِبُ فَاعِلٍ لِشِبْهِ الْفِعْلِ الْمَجْهُوْلِ، مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
19	أُسِّسَ مَعْهَدُ الْعُلُوْمِ الْإِسْلَامِيَّةِ بِإِسْلَام آبَاد (عام ١٩٨٦م)	مَعْهَدُ الْعُلُوْمِ الْإِسْلَامِيَّةِ	مَفْعُوْلٌ بِهِ فِيْ الْأَصْلِ، حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
20	ذُهِبَ بِسَعْدٍ	سَعْدٍ	مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ جَرٍّ مُتَصَرِّفٍ، حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ، مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ
21	مَنْ طَابَتْ سَرِيْرَتُه حُمِدَتْ سِيرَتُه	سِيْرَتُهُ	مَفْعُوْلٌ بِهِ فِيْ الْأَصْلِ، حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
22	صِيمَ رَمَضَانُ	رَمَضَانُ	ظَرْفٌ مُتَصَرِّفٌ(لَيْسَ لَازِمًا لِطَرِيْقَةٍ) مُخْتَصٌّ بِالْعَلَمِيَّةِ ، حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	نَائِبُ الْفَاعِلِ	حُكْمُهُ
23	جُلِسَ جُلُوْسُ الْأَمِيْرِ	جُلُوْسُ الْأَمِيْرِ	مَصْدَرٌ مُتَصَرِّفٌ مُخْتَصٌّ بِالْإِضَافَةِ حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
24	مُرَّ بِسُوْقِ يَومِ الاِثْنَيْنِ	سُوْقِ يَومِ الاِثْنَيْنِ	مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الْجَرِّ غَيْرِ الْمُخْتَصِّ لِطَرِيْقَةٍ ، وَ لَيْسَ لِلتَّعْلِيْلِ ، حُذِفَ الْفَاعِلُ وَ أُقِيْمَ هُوَ مُقَامَهُ ، مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ
25	ضُرِبَ ضَرْبٌ	ضَرْبٌ	رُفِعَ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ وَ ذَا لَا يَجُوْزُ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ غَيْرُ مُخْتَصٍّ
26	صِيْمَ زَمَنٌ	زَمَنٌ	رُفِعَ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ وَ ذَا لَا يَجُوْزُ لِأَنَّهُ ظَرْفٌ غَيْرُ مُخْتَصٍّ
27	يُسَبَّحُ سُبْحَانُ اللهِ	سُبْحَانُ اللهِ	رُفِعَ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ وَ ذَا لَا يَجُوْزُ لِأَنَّهُ مَصْدَرٌ غَيْرُ مُتَصَرِّفٍ مُلَازِمٌ لِلنَّصْبِ عَلَى الظَّرْفِيَّةِ
28	يُجَاءُ إِذَا جَاءَ خَالِدٌ	إِذَا	ظَرْفٌ جُعِلَ نَائِبُ الْفَاعِلِ وَ ذَا لَا يَجُوْزُ لِأَنَّهُ غَيْرُ مُتَصَرِّفٍ
29	﴿غَيْرِ ٱلْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ [الفاتحة: 7]	هُمْ	ضَمِيْرُ الْجَمْعِ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ فِيْ مَحَلِّ الْجَرِّ بِعَلَى ، وَ مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ فَاعِلٌ لِشِبْهِ الْفِعْلِ الْمَجْهُوْلِ "الْمَغْضُوْبِ" فَإِعْرَابُهُ الْقَرِيْبُ الْجَرُّ مَحَلًّا وَ الْبَعِيْدُ الرَّفْعُ تَقْدِيْرًا
30	قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ: "لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ"	اَلرِّحَالُ	مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
31	﴿وَإِذَا ٱلْجِبَالُ سُيِّرَتْ﴾ [التكوير: 3]	هِيَ	ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ تَقْدِيْرُهُ "هِيَ"

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	نَائِبُ الْفَاعِلِ	حُكْمُهُ
			عَائِدٌ إِلَى الْجِبَالُ
32	يُرْجَى أَنْ تُطِيْعَ أَبَاكَ	إِطَاعَتُكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ أَنْ وَ مَا بَعْدَهَا، مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا-
33	ظُنَّ الخُفَّاشُ طَائِرًا	اَلْخُفَّاشُ	اَلْأَصْلُ: ظَنَّ الجَاهِلُ الْخُفَّاشَ طَائِرًا فَهُوَ مَفْعُوْلٌ أَوَّلٌ لِظَنَّ، رُفِعَ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ
34	ظُنَّ طَائِرٌ الخُفَّاشَ	طَائِرٌ	فِيْ الْأَصْلِ مَفْعُوْلٌ ثَانٍ رُفِعَ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ وَ ذَا لَايَجُوْزُ لِأَنَّ الْمَفْعُوْلَ الثَّانِيْ مُسْنَدٌ إِلَى الْأَوَّلِ فِيْ الْأَصْلِ فَلَوْ رُفِعَ وَ جُعِلَ نَائِبَ الْفَاعِلِ لَأَصْبَحَ مُسْنَدًا إِلَيْهِ فِيْ نَفْسِ الْوَقْتِ وَ ذَا لَا يَجُوْزُ
35	أُعْلِمَ التَّاجِرُ الْأَمَانَةَ نَافِعَةً	اَلتَّاجِرُ	فِيْ الْأَصْلِ مَفْعُوْلٌ أَوَّلٌ لِأَنَّ تَقْدِيْرَ الْعِبَارَةِ ''أَعْلَمْتُ التَّاجِرَ الْأَمَانَةَ نَافِعَةً ، رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ
36	أُعْلِمَ الْأَمَانَةُ التَّاجِرَ نَافِعَةً	اَلْأَمَانَةُ	فِيْ الْأَصْلِ مَفْعُوْلٌ ثَانٍ جُعِلَ نَائِبَ الْفَاعِلِ وَ رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ ، لِعَدَمِ الِالْتِبَاسِ
37	أُعْلِمَ نَافِعَةٌ الْأَمَانَةَ التَّاجِرِ	نَافِعَةٌ	رُفِعَ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ، وَ ذَا لَا يَجُوْزُ لِأَنَّ''نَافِعَةً'' مَفْعُوْلٌ ثَالِثٌ لِأَعْلَمْتُ وَ هُوَ مُسْنَدٌ إِلَى الثَّانِيْ فِيْ الْأَصْلِ فَلَوْ جُعِلَ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	نَائِبُ الْفَاعِلِ	حُكْمُهُ
			نَائِبَ الْفَاعِلِ لَأَصْبَحَ مُسْنَدًا إِلَيْهِ فِيْ نَفْسِ الْوَقْتِ وَ ذَا لَا يَجُوْزُ
38	قُرِئَ قِرَاءَتَانِ	قِرَاءَتَانِ	مَصْدَرٌ مُتَصَرِّفٌ، وَ قَدِ اخْتُصَّ بِبَيَانِ الْعَدَدِ، وَ رُفِعَ عَلَى أَنَّهُ نَائِبُ الْفَاعِلِ وَ عَلَامَةُ الرَّفْعِ الْأَلِفُ
39	مَا أُخِذَ مِنْ شَيْءٍ	شَيْءٍ	مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الْجَرِّ غَيْرِ الْمُخْتَصِّ لِطَرِيْقَةٍ ، وَ لَيْسَ لِلتَّعْلِيْلِ وَ لِهٰذَا صَلُحَ مَجْرُوْرُهُ''شَيْءٍ'' لِأَنْ يَنُوْبَ عَنِ الْفَاعِلِ، فَهُوَ مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ
40	﴿وَإِن تَعْدِلْ كُلَّ عَدْلٍ لَّا يُؤْخَذْ مِنْهَآ﴾ [الأنعام: 70]	هَا	مَجْرُوْرٌ بِحَرْفِ الْجَرِّ غَيْرِ الْمُخْتَصِّ لِطَرِيْقَةٍ ، وَ لَيْسَ لِلتَّعْلِيْلِ،مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا، وَلَا يَجُوْزُ جَعْلُ الضَّمِيْرِ الْمُسْتَتِرِ فِيْ''يُؤْخَذْ''نَائِبَ الْفَاعِلِ لِأَنَّهُ يَعُوْدُ إِلَى ''كُلَّ عَدْلٍ'' وَهُوَ مَصْدَرٌ، وَلَا يَصِحُّ أَنْ يُؤْخَذَ الْمَصْدَرُ،لِأَنَّهُ حَدَثٌ وَلَيْسَ بِذَاتٍ وَ يَصِحُّ هٰذَا التَّخْرِيْجُ بِأَنْ ضُمِّنَ الْفِعْلُ مَعْنَى ''تُقْبَلْ''وَ يُصْبِحُ الْجَارُّ مُتَعَلِّقًا بِالْفِعْلِ-(شذ)

اَلْمُبْتَدَأُ

1-تَقْسِيمُ الْمُبْتَدَإِ

2-تَعْرِيفُ قِسْمَيْهِ

3-اَلْقِسْمُ الْأَوَّلُ وَ أَحْكَامُهُ

4-اَلْقِسْمُ الثَّانِيْ وَ أَحْكَامُهُ

اَلْمُبْتَدَأُ

مبتدا کی دو قسمیں ہیں[1]:

١ اِسْمٌ ٢ صِفَةٌ

تَعْرِيْفُ الْقِسْمِ الْأَوَّلِ:

- هُوَ الِاسْمُ الْمُجَرَّدُ عَنِ الْعَوَامِلِ اللَّفْظِيَّةِ مُسْنَدًا إِلَيْهِ[2].
- مبتدا کی قسم اول ہر اس اسم مرفوع کو کہتے ہیں جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسندالیہ ہو، جیسے: ''زَيْدٌ قَائِمٌ''.
- عامل لفظی ہر اس عامل کو کہتے ہیں جو لفظ کی صورت میں موجود ہو۔

تَعْرِيْفُ الْقِسْمِ الثَّانِيْ:

- اَلصِّفَةُ[3] الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ أَوْ كَلِمَةِ الِاسْتِفْهَامِ رَافِعَةً لِظَاهِرٍ.
- مبتدا کی قسم ثانی ہر اس صفت مرفوعہ کو کہتے ہیں جو حرف نفی یا کلمہ استفہام کے بعد واقع ہو اور اپنے بعد آنے والے اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دینے والی ہو[4]، جیسے: ''مَا قَائِمٌ الرَّجُلَانِ''، ''أَقَائِمٌ الرَّجُلَانِ''، ''هَلْ قَائِمٌ الرَّجُلَانِ'' اور ﴿أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِي يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ﴾ [مریم: 46].

عَامِلُ الرَّفْعِ فِي الْمُبْتَدَأِ

- مبتدا کی دونوں قسموں کو رفع دینے والا عامل معنوی ہے۔
- اس مقام پر عامل معنوی سے مراد مبتدا کا ابتدا میں واقع ہونا اور عوامل لفظیہ سے خالی ہونا ہے[5]۔

---

[1] قَالَ ابْنُ عَقِيْلٍ فِيْ شَرْحِهِ عَلَى أَلْفِيَّةِ ابْنِ مَالِكٍ: '' اَلْمُبْتَدَأُ عَلَى قِسْمَيْنِ ، مُبْتَدَأٌ لَهُ خَبَرٌ وَ مُبْتَدَأٌ لَهُ فَاعِلٌ سَدَّ مَسَدَّ الْخَبَرِ''۔ وَقَالَ الشَّيْخُ رَضِيُّ الدِّيْنِ فِيْ شَرْحِهِ عَلَى الْكَافِيَةِ فِيْ بَحْثِ الْمُبْتَدَإِ: ''وَاعْلَمْ أَنَّ الْمُبْتَدَأَ اسْمٌ مُشْتَرَكٌ بَيْنَ مَاهِيَّتَيْنِ فَلَا يُمْكِنُ جَمْعُهُمَا فِيْ حَدٍّ''. ہم نے اسی بناء پر مبتدا کی تعریف سے پہلے اس کی دو قسمیں ذکر کیں اس کے بعد ہر قسم کی الگ الگ تعریف لکھی ہے۔

[2] [اَلْكَافِيَةِ لِابْنِ الْحَاجِب وَ الْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ] بِتَصَرُّفٍ.

[3] اَلْمُرَادُ بِالصِّفَةِ اسْمَا الْفَاعِلِ وَ الْمَفْعُوْلِ، وَالصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ، وَالْجَارِيْ مَجْرَاهَا كَالْمَنْسُوْبِ ،نَحْوُ: مَا قُرَشِيٌّ أَخُوْكَ۔[شَرْحَ الرَّضِي]
"وَالْوَصْفُ يَتَنَاوَلُ اسْمَ الْفَاعِلِ، واسْمَ الْمَفْعُوْلِ، وَالصِّفَةَ الْمُشَبَّهَةَ ، وَاسْمَ التَّفْضِيْلِ، وَالْمَنْسُوْبَ، "نَحْو: أَقَائِمٌ هٰذَانِ، وَمَا مَضْرُوْبٌ الْعُمَرَانِ، وَهَلْ حَسَنٌ الْوَجْهَانِ، وَهَلْ أَحْسَنُ فِيْ عَيْنِ زَيْدٍ الْكُحْلُ مِنْهُ فِيْ عَيْنِ غَيْرِهِ، وَمَا قُرَشِيٌّ أَبَوَاكَ. [شرح التصريح]

[4] مبتدا کی قسم ثانی بھی عامل لفظی سے خالی ہوتی ہے۔

ملحوظہ: صاحب کافیہ رح ''اَلصِّفَةُ'' سے مندرجہ بالا چار چیزیں مراد لیتے ہیں, جب کہ نحویین کے ہاں یہ لفظ اس معنی میں مستعمل نہیں ہے۔ وہ ان چار چیزوں کے لیے ''اَلْوَصْفُ'' کی اصطلاح استعمال کرتے ہیں اور رہی ''اَلصِّفَةُ'' کی اصطلاح, تو اسے نحویین ''اَلنَّعْتُ'' کے مترادف کے طور پر استعمال کرتے ہیں جو کہ توابع کی ایک نوع ہے۔ (دیکھئے :شَرْحَ ابْن عَقِيْل ، شَرْح شُذُوْر الذَّهَب، شَرْح قَطْر النَّدٰى ، أَوْضَحُ الْمَسَالِك، حَاشِيَة الْخضرِي اور مَوْسُوْعَة النَّحْو وَ الصَّرْف وَالْإِعْرَاب لِلدَّكْتُوْر أَمِيْل بَدِيْع).

[5] [اَلْفَوَائِد الضِّيَائِيَّة وَ شَرْح الْأَشْمُوْنِي عَلَى الْأَلْفِيَّة] بِتَصَرُّفٍ يَّسِيْرٍ.

أَنْوَاعُ الْقِسْمِ الْأَوَّلِ

مبتدا قسم اول کی پانچ قسمیں ہیں جو درج ذیل جدول میں موجود ہیں:

اَلرَّقَمُ	اَلْقِسْمُ	اَلنَّصُّ	اَلشَّاهِدُ	إِعْرَابُهُ
1	اَلِاسْمُ الصَّرِيْحُ	الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ	الدِّيْنُ	اسْمٌ صَرِيْحٌ مُبْتَدَأٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
2	اَلْمَصْدَرُ الْمُؤَوَّلُ	﴿وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ﴾	صِيَامُكُمْ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ "أَنْ" الْمَصْدَرِيَّةِ وَالْفِعْلِ "تَصُوْمُوْا" فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ مُبْتَدَأٌ
3	اَلضَّمِيْرُ الْمُنْفَصِلُ	﴿قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ﴾	هُوَ	ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ مُبْتَدَأٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ
4	إِسْمُ الْإِشَارَةِ	﴿وَهَذَا كِتَابٌ﴾	هٰذَا	إِسْمُ الْإِشَارَةِ مُبْتَدَأٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ
5	اَلِاسْمُ الْمَوْصُوْلُ	اَلَّذِيْ أَذَّنَ مُؤَظَّفٌ فِي الْمَسْجِدِ	الَّذِيْ	إِسْمٌ مَوْصُوْلٌ مُبْتَدَأٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ

أَحْكَامُ الْقِسْمِ الْأَوَّلِ

مبتدا قسم اول کے پانچ احکام ہیں:

1. وُجُوْبُ رَفْعِهِ
2. اَلْأَصْلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْرِفَةً
3. حَذْفُهُ جَوَازًا وَ وُجُوْبًا
4. تَقْدِيْمُ الْمُبْتَدَأِ عَلَى الْخَبَرِ وَ تَأْخِيْرُهُ عَنْهُ
5. تَعَدُّدُ الْمُبْتَدَأِ

اَلْحُكْمُ الْأَوَّلُ: وُجُوْبُ رَفْعِهِ

- يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ مَرْفُوْعًا: لَفْظًا أَوْ تَقْدِيْرًا[1] أَوْ حُكْمًا.
- مبتدا کا مرفوع ہونا واجب ہے۔

[1] مبتدا کے اعراب کے مقدر ہونے کی وجوہات میں سے ایک وجہ یہ ہے کہ مبتدا پر حرف جر زائد یا شبیہ بالزائد داخل ہو۔ مبتدا پر جو حروف جر داخل ہوتے ہیں، وہ درج ذیل ہیں:
(١) اَلْبَاءُ الزَّائِدَةِ: جیسے: "بِحَسْبِكَ اللّٰهُ" میں "حَسْبِكَ" مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ (٢) مِنْ الزَّائِدَةُ: جیسے: هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللهِ يَرْزُقُكُمْ} میں خَالِقٌ مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ۔ (٣) رُبَّ الشَّبِيْهَةُ بِالزَّائِدَةِ: جیسے "رُبَّ قَوْلٍ أَنْفَذَ مِنْ صَوْلٍ" میں قَوْلٍ مَرْفُوْعٌ تَقْدِيْرًا عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ.

- رفع کی علامت لفظ میں کبھی حرکت کی صورت میں ہوتی ہے، جیسے: سَعُوْدٌ جَاءَ میں "سَعُوْدٌ" کے آخر میں ضمہ اور کبھی حرف کی صورت میں ہوتی ہے، جیسے: أَخُوْكَ زَارَنِيْ میں "أَخُوْكَ" کا واؤ۔
- حرکت اور حرف میں سے ہر ایک کبھی ظاہر ہوتا ہے اسے "اَلرَّفْعُ لَفْظًا" کہتے ہیں، جیسے: اوپر کی مثالوں میں ہے اور کبھی مقدر ہوتا ہے، اسے "اَلرَّفْعُ تَقْدِيرًا" کہتے ہیں۔
- "اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ تقديرًا" کی مثال: اَلْفَتى جَاءَ اس مثال میں اَلْفَتىٰ کے آخر میں الف کے اوپر ضمہ مقدر مانا جاتا ہے۔
- "اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ تقديرًا" کی مثال هَلْ مِنْ مُخْلِصِيْنَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ اس مثال میں مُخْلِصِيْنَ میں واؤ مقدرہ ہے۔
- رفع کبھی نہ بِالْحَرَكَةِ اور نہ بِالْحَرْفِ ہوتا ہے، اسے نحویین "اَلرَّفْعُ حُكْمًا" یا "اَلرَّفْعُ مَحَلًّا" کہتے ہیں، رفع کی یہ قسم اسماء مبنیّہ کے ساتھ خاص ہے۔
- مبتدا میں رفع کی مندرجہ بالا صورتوں کی تفصیل درج ذیل جدول میں موجود ہے:

اَلرَّقَم	اَلرَّفْعُ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيْرًا أَوْ حُكْمًا	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ أَوْ بِالْحَرْفِ	اَلنَّصُّ	اَلشَّاهِدُ	إِعْرَابُهُ
1	اَلرَّفْعُ لَفْظًا	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ لَفْظًا	سَعِيْدٌ قَائِمٌ	سَعِيْدٌ	مُبْتَدَأٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
2		اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ لَفْظًا	اَلْمُسْلِمُوْنَ صَلَّوْا	المسلِمُوْنَ	مُبْتَدَأٌ مَرْفُوْعٌ بِالْوَاوِ الظَّاهِرَةِ
3	اَلرَّفْعُ تَقْدِيْرًا	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ تَقْدِيْرًا	بِحَسْبِكَ اللهُ	حَسْبِكَ	مُبْتَدَأٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الْجَرِّ الزَّائِدِ
4		اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ تَقْدِيْرًا	هَلْ مِنْ مُخْلِصِيْنَ يَفْعَلُوْنَ ذٰلِكَ	مُخْلِصِيْنَ	مُبْتَدَأٌ مَرْفُوْعٌ بِالْوَاوِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِعَلَامَةِ الْجَرِّ وَهِيَ الْيَاءُ
5	اَلرَّفْعُ الْحُكْمِيُّ / اَلْمَحَلِّيُّ		هٰؤُلَاءِ قَائِمُوْنَ	هٰؤُلَاءِ	مُبْتَدَأٌ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا مَبْنِيٌّ عَلَى الْكَسْرِ

اَلْحُكْمُ الثَّانِيْ:اَلْأَصْلُ أَنْ يَكُوْنَ مَعْرِفَةً

مبتدا کی قسم اول میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اس لیے کہ وہ محکوم علیہ ہوتا ہے اور محکوم علیہ کے لیے معلوم ہونا ضروری ہے تاکہ اس پر حکم لگانا مفید ہو کیونکہ نامعلوم چیز کے بارے میں خبر دینے سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

قَدْ يَكُوْنُ نَكِرَةً

- بعض اوقات نکرہ بھی مبتدا واقع ہوتا ہے۔ یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب اس کی طرف اسناد کرنے سے مخاطب کو فائدہ حاصل ہو۔
- نکرہ کے مبتدا بننے کی نحویوں نے تیس سے کچھ اوپر صورتیں ذکر کی ہیں [1] مگر ان تمام صورتوں کا رجوع دو باتوں کی طرف ہوتا ہے [2]:

١ تَخْصِيْصُ النَّكِرَةِ [3] ٢ تَعْمِيْمُ النَّكِرَةِ [4]

---

[1] [شَرْح قَطْر النَّدَى، شَرْح شُذُوْر الذَّهَب]

[2] صاحب کافیہ نے ان صورتوں کا رجوع صرف ایک اَمر (نکرہ کے خاص ہونے) کی طرف کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: "وَ قَدْ يَكُوْنُ الْمُبْتَدَأُ نَكِرَةً إِذَا تَخَصَّصَتْ بِوَجْهٍ مَّا" اس کے بعد انہوں نے نکرہ مخصصہ کی چند مثالیں دی ہیں [اَلْكَافِيَة]۔ شیخ رضیؒ نے اپنی شرح میں ابن حاجبؒ کی اس رائے سے اتفاق نہیں کیا انہوں نے جو کچھ فرمایا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر نکرہ کی طرف اسناد کرنے سے مخاطب کو فائدہ حاصل ہو جائے تو اس کا مبتدا بنانا جائز ہوگا چاہے وہ نکرہ مخصصہ ہو یا نہ ہو پھر انہوں نے اس کی چند مثالیں ذکر کی ہیں یہی رائے صاحب [اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ] کی بھی ہے۔ [شَرْح الرَّضِي عَلَى الْكَافِيَة،الْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ]

ابن ہشامؒ فرماتے ہیں: وَ يَقَعُ الْمُبْتَدَأُ نَكِرَةً إِنْ عَمَّ أَوْ خَصَّ۔۔۔فَالْأَوَّلُ كَقَوْلِكَ ''مَا رَجُلٌ فِي الدَّارِ'' وَكَقَوْلِهِ تَعَالَى {أَ إِلٰهٌ مَعَ اللهِ} فَالْمُبْتَدَأُ فِيهِمَا عَامٌّ ؛ لِوُقُوْعِهِ فِيْ سِيَاقِ النَّفْيِ وَ الِاسْتِفْهَامِ، و الثَّانِيْ كَقَوْلِهِ تَعَالَى {وَلَعَبْدٌ مُومِنٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكٍ} و كَقَوْلِهِ ﷺ "خَمْسُ صَلَوَاتٍ كَتَبَهُنَّ اللهُ فِي الْيَوْمِ وَ اللَّيْلَةِ" فَالْمُبْتَدَأُ فِيهِمَا خَاصٌّ ؛ لِكَوْنِهِ مَوْصُوْفًا فِي الْآيَةِ و مُضَافًا فِي الْحَدِيْثِ۔ [شرح قطرالندى]

[3] تخصیص کی صورت میں نکرہ کا مبتدا بننا اس لیے صحیح ہوتا ہے کہ تخصیص کی وجہ سے نکرہ میں تقلیل شرکاء کا معنی پیدا ہوتا ہے اس طرح وہ معرفہ کے قریب ہو جاتا ہے۔

[4] تعمیم کی صورت میں نکرہ کا مبتدا بننا اس لیے صحیح ہوتا ہے کہ تعمیم کی وجہ سے نکرہ اپنے جنس کے تمام افراد کو شامل ہونے کی وجہ سے ''مُعَرَّف بِأَلْ الْجِنْسِيَّة'' کے مشابہ ہو جاتا ہے اور ''مُعَرَّف بِأَلْ الْجِنْسِيَّة'' کا مبتدا بننا چونکہ جائز ہے اس لیے جو اس کے ساتھ معنی استغراق میں مشابہ ہو اس کا مبتدا ہونا بھی جائز ہو جاتا ہے۔

صُوَرُ تَخْصِيْصِ النَّكِرَةِ

تخصیص نکرہ کی درج ذیل دو صورتیں ہیں:

١ اَلصِّفَةُ ٢ اَلْإِضَافَةُ

(١) اَلصِّفَةُ: اس کی تین صورتیں ہیں:

(الف) اَلصِّفَةُ لَفْظًا: مبتدا ایسی صفت کے ساتھ موصوف ہو جو لفظ میں موجود ہو، جیسے: عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ.

(ب) اَلصِّفَةُ تَقْدِيْرًا: مبتدا ایسی صفت کے ساتھ موصوف ہو جو مقدر ہو، جیسے: ﴿وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ﴾ [آل عمران: 154] ''طَائِفَةٌ'' کی صفت ''مِنْ غَيْرِكُمْ'' مقدر ہے جس کی دلیل ما قبل کلام ﴿يَغْشَى طَائِفَةً مِنْكُمْ﴾ [آل عمران: 154] ہے جہاں ''طَائِفَةٌ'' کی صفت ''مِنْكُمْ'' صراحت کے ساتھ مذکور ہے اور جیسے: فِي الدَّارِ رَجُلٌ[1].

(ج) اَلصِّفَةُ مَعْنًى: مبتدا ایسی صفت کے ساتھ موصوف ہو جو نہ ہی کلام میں مذکور ہو اور نہ ہی مَحْذُوْفٌ عَلَى نِيَّةِ الذِّكْرِ ہو لیکن مبتدا کا صیغہ اس پر دلالت کر رہا ہو، صفت معنوی کے دو مقامات ہیں۔

پہلا مقام: یہ کہ مبتدا تصغیر کا صیغہ ہو، جیسے: رُجَيْلٌ عِنْدَنَا أَيْ رَجُلٌ صَغِيْرٌ عِنْدَنَا.

دوسرا مقام: یہ کہ مبتدا تعجب پر دلالت کرتا ہو، جیسے: مَا أَحْسَنَ زَيْدًا، أَيْ شَيْئٌ عَظِيْمٌ أَحْسَنَ زَيْدًا.

(٢) اَلْإِضَافَةُ: اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) اَلْإِضَافَةُ لَفْظًا: جیسے: حِلْيَةُ الْأَدَبِ خَيْرُ حِلْيَةٍ.

(ب) اَلْإِضَافَةُ تَقْدِيْرًا، جیسے: كُلٌّ يَمُوتُ، أَيْ كُلُّ أَحَدٍ.

---

[1] لِتَخَصُّصِهِ بِتَقْدِيْمِ الْخَبَرِ، لِأَنَّهُ إِذَا قِيْلَ: '' فِي الدَّارِ '' عُلِمَ أَنَّ مَا يُذْكَرُ بَعْدَهُ مَوْصُوْفٌ بِصِحَّةِ اسْتِقْرَارِهِ فِي الدَّارِ، فَهُوَ فِي قُوَّةِ التَّخَصُّصِ بِالصِّفَةِ.

جَدْوَلُ صُوَرِ تَخْصِيْصِ النَّكِرَةِ

اَلرَّقَمُ	صُوَرُ تَخْصِيْصِ النَّكِرَةِ	أَنْوَاعُ الصِّفَةِ وَالْإِضَافَةِ	اَلْمِثَالُ
1	اَلصِّفَةُ	اَلصِّفَةُ لَفْظًا	عَدُوٌّ عَاقِلٌ خَيْرٌ مِنْ صَدِيْقٍ جَاهِلٍ۔
		اَلصِّفَةُ تَقْدِيْرًا	﴿ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَائِفَةً مِنْكُمْ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ﴾ [آل عمران: 154] أَيْ طَائِفَةٌ مِن غَيْرِكُمْ
		اَلصِّفَةُ مَعْنًى (وهِيَ فِيْ الصُّوْرَتَيْنِ)	رُجَيْلٌ عِنْدَنَا أَيْ رَجُلٌ صَغِيْرٌ عِنْدَنَا۔
			مَا أَحْسَنَ زَيْدًا أَيْ شَيْئٌ عَظِيْمٌ أَحْسَنَ زَيْدًا.
2	اَلْإِضَافَةُ	اَلْإِضَافَةُ لَفْظًا	حِلْيَةُ الْأَدَبِ خَيْرٌ حِلية.
		اَلْإِضَافَةُ تَقْدِيْرًا	كُل يَمُوتُ، أَيْ كُلُّ أَحَدٍ.

صُوَرُ تَعْمِيْمِ النَّكِرَةِ

تعمیم نکرہ کی درج ذیل چھ صورتیں ہیں:

اَلرَّقَمُ	صُوَرُ تَعْمِيْمِ النَّكِرَةِ	اَلْمِثَالُ	اَلشَّاهِدُ
1	كَوْنُهُ اسْمَ شَرْطٍ	مَنْ سَلَّ سَيْفَ الْبَغْيِ قُتِلَ بِهِ	مَنْ نَكِرَةٌ وَقَعَتْ مُبْتَدَأً لِكَوْنِهَا اسْمَ شَرْطٍ
2	كَوْنُهُ اسْمَ اسْتِفْهَامٍ	مَنْ فَعَلَ هٰذَا؟	مَنْ نَكِرَةٌ وَقَعَتْ مُبْتَدَأً لِكَوْنِهَا اسْمَ اسْتِفْهَامٍ
3	وُقُوْعُهُ بَعْدَ اسْتِفْهَامٍ	هَلْ عُودٌ يَفُوحُ بِلَا دُخَانٍ؟	عُودٌ نَكِرَةٌ وَقَعَتْ مُبْتَدَأً لِوُقُوْعِهَا بَعْدَ اسْتِفْهَامٍ
4	وُقُوْعُهُ بَعْدَ نَفْيٍ	مَا خِلٌّ لَنَا	خِلٌّ نَكِرَةٌ وَقَعَتْ مُبْتَدَأً لِوُقُوْعِهَا بَعْدَ نَفْيٍ
5	وُقُوْعُهُ بَعْدَرُبَّ	رُبَّ عُذْرٍ أَقْبَحُ مِنْ ذَنْبٍ	عُذْرٍ نَكِرَةٌ وَقَعَتْ مُبْتَدَأً لِوُقُوْعِهَا بَعْدَ رُبَّ
6	وُقُوْعُهُ بَعْدَ الْفَاءِ الْجَزَائِيَّةِ	إِنْ ذَهَبَ عَيْرٌ فَعَيْرٌ فِي الرِّبَاطِ	عَيْرٌ نَكِرَةٌ وَقَعَتْ مُبْتَدَأً لِوُقُوْعِهَا بَعْدَ الْفَاءِ الْجَزَائِيَّةِ

مُلَاحظَة

- اگر جملہ میں دو اسم ہوں، ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتدا اور نکرہ کو خبر بنایا جائے گا، جیسے : اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ، اَلْعِلْمُ نُوْرٌ، هٰذَا كِتَابٌ.
- اگر دونوں معرفہ ہوں تو ان میں سے ہر ایک کو مبتدا یا خبر بنایا جاسکتا ہے جیسے: ''اَللّٰہُ إِلٰهُنَا'' میں ''إِلٰهُنَا اللّٰہُ'' اور ''مُحَمَّدٌ ﷺ نَبِيُّنَا'' میں ''نَبِيُّنَا مُحَمَّدٌ ﷺ'' دونوں طرح کہنا جائز ہے۔

اَلْحُكْمُ الثَّالِثُ: حَذْفُهُ جَوَازًا وَوُجُوْبًا

اَلْحَذْفُ جَوَازًا: ''وَقَدْ يُحْذَفُ الْمُبْتَدَأُ لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ جَوَازًا''[1].

مبتدا کی نشاندہی کرنے والا کوئی قرینہ اگر موجود ہو تو اسکا حذف جائز ہوتا ہے۔

قرینہ کی دو قسمیں ہیں :

١ اَلْقَرِيْنَةُ الْمَقَالِيَّةُ   ٢ اَلْقَرِيْنَةُ الْحَالِيَّةُ

(١) اَلْقَرِيْنَةُ الْمَقَالِيَّةُ: جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے فون پر بات کرتے ہوئے پوچھے: ''أَيْنَ أَنْتَ؟'' اور وہ جواب میں کہے: ''فِيْ الْمَكْتَبِ''، تو اس صورت میں مبتدا ''أَنَا'' محذوف ہوگا جوازًا لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ مَقَالِيَّةٍ.

(٢) اَلْقَرِيْنَةُ الْحَالِيَّةُ: جیسے بہت سے لوگ عید کا چاند دیکھ رہے ہوں اور اچانک ایک آدمی چلائے : ''اَلْهِلَالُ وَاللّٰہِ''، تو اس صورت میں ''اَلْهِلَالُ'' خبر ہوگی مبتدا 'هٰذَا' یا ''ذَاكَ'' کی جو محذوف ہوگا جوازًا لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ حَالِيَّةٍ.

اَلْحَذْفُ وُجُوْبًا[2]**:** مبتدا کو درج ذیل صورتوں میں وجوبًا حذف کیا جاتا ہے :

پہلی صورت: إِذَا كَانَ الْخَبَرُ مَخْصُوْصَ نِعْمَ أَوْ بِئْسَ مَؤَخَّرًا عَنْهُمَا.

---

[1] [الكافية لابن حاجب]

[2] صاحب کافیہ نے مبتدا کے وجوبًا حذف کے مواقع ذکر نہیں کیے، اور جوازًا حذف میں صرف قرینہ حالیہ کی بنا پر حذف کی مثال ذکر کی ہے، قرینہ مقالیہ کا ذکر نہیں کیا جبکہ صاحب ہدایۃ النحو نے حذف المبتدا کا ذکر ہی نہیں کیا۔ جبکہ دیگر نحاۃ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

جب مبتدا کی خبر مخصوص بالمدح ''بِنِعْمَ'' یا مخصوص بالذم ''بِبِئْسَ'' ہو، اور ان دونوں سے مؤخر ہو۔ مخصوص بالمدح کی مثال: جیسے ''نِعْمَ الْجَوُّ جَوُّ مَرِي فِيْ الصَّيفِ'' وَالتَّقْدِيْرُ ''نِعْمَ الجَوُّ هُوَ جَوُّ مَرِي فِيْ الصَّيفِ''، حُذِفَ الْمُبْتَدَأُ ''هُوَ'' وُجُوْبًا[1].

مخصوص بالذم کی مثال: جیسے ''بِئْسَ الرَّجُلُ أَبُوْ جَهْلٍ'' وَالتَّقْدِيْرُ ''بِئْسَ الرَّجُلُ هُوَ أَبُوْ جَهْلٍ''.

دوسری صورت: إِذَا كَانَ خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ نَعْتًا مَقْطُوْعًا عَنْ مَتْبُوْعِهِ إِلَى الرَّفْعِ.

جب خبر المبتدا ایسی صفت ہو جو اپنے موصوف (کے اعراب) سے کٹ کر رفع کی صورت اختیار کر لے۔

اس مقام پر صفت کا اپنے موصوف سے مقطوع ہونا تین اغراض کے لیے ہوتا ہے:

(الف) لِلْمَدْحِ: جیسے ''رَحِمَ اللهُ شَيخَنَا الْفَاضِلُ'' وَ التَّقْدِيْرُ ''هُوَ الْفَاضِلُ''.

(ب) لِلذَّمِّ: جیسے ''أَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ شَرِّ الزِّلْزَالِ الْمُهْلِكُ'' وَ التَّقْدِيْرُ ''هُوَ الْمُهْلِكُ''.

(ج) لِلتَّرَحُّمِ: جیسے ''خُذْ بِيَدِ الطِّفْلِ الْغَرِيْقُ'' وَ التَّقْدِيْرُ ''هُوَ الْغَرِيْقُ''.

تیسری صورت: جب خبر دَال عَلَى الْقَسَم ہو یا صَرِيْح فِيْ الْقَسَم ہو اور جوابِ قسم دَال عَلَى الْمُبْتَدَأِ الْمَحْذُوْف ہو۔

دَال عَلَى الْقَسَم: جیسے ''فِي ذِمَّتِيْ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا'' فَ''ذِمَّتِيْ'' خَبَرٌ لِمُبْتَدَأٍ مَحْذُوْفٍ وَاجِبُ الْحَذْفِ، وَ التَّقْدِيْرُ ''فِيْ ذِمَّتِيْ يَمِيْنٌ''.

صَرِيْح فِيْ الْقَسَم: جیسے ''وَاللهِ لَأَفعَلَنَّ كَذَا'' اس جملہ میں ''وَاللهِ'' اَلْجَارُّ وَالْمَجرُوْرُ مُتَعَلِّقٌ بِمَحْذُوْفٍ ،خبرٌ فِيْ مَحَلِّ رَفْعٍ ہے اور تقدیر کلام یوں ہے ''وَاللهِ يَمِيْنٌ لَأَفعَلَنَّ كَذَا''.

چوتھی صورت: أَنْ يَكُوْنَ الْخَبَرُ مَصْدَرًا نَائِبًا مَنَابَ الْفِعْلِ نَحْوُ: ''صَبْرٌ جَمِيْلٌ'' اَلتَّقْدِيْرُ ''صَبْرِيْ صَبْرٌ جَمِيْلٌ'' فَ''صَبْرِي'' مُبْتَدَأٌ وَ''صَبْرٌ جَمِيْلٌ'' خَبَرُهُ، حُذِفَ الْمُبْتَدَأُ الَّذِي هُوَ ''صَبْرِيْ'' وُجُوْب.

---

[1] إِعْرَابُهُ كَمَا يَلِيْ: ''نِعْمَ'' فِعْلُ مَاضٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ ، ''اَلْجَوُّ'' فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ ، ''جَوُّ مَرِي'' خَبَرٌ لِمُبْتَدَأٍ مَحْذُوْفٍ تَقْدِيْرُهُ''هُوَ''، وَ تَقْدِيْرُ الْجُمْلَةِ ''نِعْمَ الجَوُّ هُوَ جَوُّ مَرِي'' ، وَ هُنَاكَ إِعْرَابٌ آخَرُ وَلٰكِنَّهُ لَيْسَ مِمَّا نَحْنُ فِيْهِ وَ هُوَ: ''نِعْمَ'' فِعْلُ مَاضٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ وَ''الجَوُّ'' فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ الْجُمْلَةُ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرٌ مُقَدَّمٌ وَ''جَوُّ مَرِي'' مُبْتَدَأٌ مُؤَخَّرٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ وَ تَقْدِيْرُ الْجُمْلَةِ ''جَوُّ مَرِي نِعْمَ الجَوُّ''.

پانچویں صورت: جب خبر ''لَا سِيَّما'' کے بعد آنے والا اسم مرفوع ہو جو کہ در حقیقت مستثنیٰ ہوتا ہے۔ چنانچہ کہا جاتا ہے: ''أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ لَا سِيَّمَا العُلَمَاءُ[1][2]''۔

اَلْحُكْمُ الرَّابِعُ: تَقْدِيْمُ الْمُبْتَدَأِ عَلَى الْخَبَرِ وَتَأْخِيْرُهُ عَنْهُ

اَلْأَصْلُ فِي الْمُبْتَدَأِ التَّقْدِيْمُ لِأَنَّهُ مَحْكُوْمٌ عَلَيْهِ.

وَالْأَصْلُ فِي الْخَبَرِ التَّاخِيْرُ لِأَنَّهُ مَحْكُوْمٌ بِهِ.

وَالْمَحْكُوْمُ عَلَيْهِ يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ مَوْجُوْدًا قَبْلَ الْحُكْمِ[3].

اَصل یہ ہے کہ مبتدا خبر پر مقدم ہو[4]، جب کہ بعض صورتوں میں وہ مؤخر ہوتا ہے۔

---

1 اَلِاسْمُ الْوَاقِعُ بَعْدَ لَا سِيَّمَا إِنْ كَانَ نَكِرَةً جَازَ فِيْهِ:

(الف) اَلرَّفْعُ عَلَى أَنَّهُ خَبَرٌ لِمُبْتَدَأٍ مَحْذُوْفٍ ،تَقْدِيْرُهُ هُوَ،وَالْجُمْلَةُ صِلَةُ مَا إِنْ جُعِلَتْ إِسْمًا مَوْصُوْلًا وَصِفَتُهَا إِنْ جُعِلَتْ نَكِرَةً مَوْصُوْفَةً.

(ب) وَالنَّصْبُ عَلَى أَنَّهُ تَمْيِيْزٌ لِـ(مَا)وَتَكُوْنُ (مَا) حِيْنَئِذٍ نَكِرَةً تَامَّةً مُضَافَةً إِلَى (سِيَّ)، أَوْ هِيَ زَائِدَةٌ.

(ج) وَالْجَرُّ بِإِضَافَةِ (سِيَّ) إِلَيْهِ، وَمَا زَائِدَةٌ، نَحْوُ: أَعْجَبَنِيْ الْقَوْمُ وَلَا سِيَّمَا أَمِيْرٌ،أَوْ أَمِيْرًا، أَوْ أَمِيْرٍ فِيْ مُقَدَّمَتِهِمْ.

وَإِنْ كَانَ الْوَاقِعُ بَعْدَ لَا سِيَّمَا مَعْرِفَةً جَازَ فِيْهِ الرَّفْعُ وَالْجَرُّ فَقَطْ عَلَى الِاعْتِبَارَيْنِ السَّابِقَيْنِ،نَحْوُ: أَعْجَبَنِيْ الشُّعَرَاءُ وَلَا سِيَّمَا أَمِيْرُهُمْ أَوْ أَمِيْرِهِمْ.[اَلْقَوَاعِدُ الْأَسَاسِيَةُ لِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ]

2 **اس مثال کا اعراب یوں ہے**: ''لا'' نَافِيَةٌ لِلْجِنْسِ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ، ''سِيَّ'' اِسْمُ لَا نَافِيَةٌ لِلْجِنْسِ مَنْصُوْبٌ بِالْفَتْحَةِ الظَّاهِرَةِ لِأَنَّه مُضَافٌ. ''مَا''اِسْمٌ مَوْصُوْلٌ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ فِي مَحَلِّ جَرٍّ مُضَافٌ إِلَيْهِ، ''العُلَمَاءُ'' خَبَرٌ لِمُبْتَدَأٍ مَحْذُوْفٍ وُجُوبًا تَقْدِيْرُهُ ''هُمْ'' وَالْجُمْلَةُ ''هُمُ الْعُلَمَاءُ'' صِلَةٌ لِلْمَوْصُولِ ''مَا'' لَا مَحَلَّ لَهَا مِنَ الْإِعْرَابِ، وَالْمَوْصُولُ مَعَ صِلَتِهِ مُضَافٌ إِلَيْهِ لِـ''سِيَّ'' وَ هُوَ اسْمٌ لِـ''لَا'' النَّافِيَةِ لِلْجِنْسِ كَمَا مَرَّ وَ خَبَرُهُ مَحْذُوْفٌ تَقْدِيْرُه''مَحْبُوْبُوْنَ'' وَ تَقْدِيْرُ الْكَلَامِ ''أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ لَا سِيَّمَا هُمُ الْعُلَمَاءُ مَحْبُوبُونَ'' وَالْمَعْنٰى ''وَلَا مِثْلَ الْعُلَمَاءِ مَحْبُوْبُوْنَ.

3 [اَلْقَوَاعِدُ الْأَسَاسِية للغة العربية]

4 اسی لیے ''فِيْ دَارِهِ سَعْدٌ'' کہنا جائز ہے جبکہ ''صَاحِبُهَا فِي الدَّارِ'' کہنا جائز نہیں۔

فِيْ دَارِهِ سَعْدٌ کہنا اس لیے جائز ہے کہ اس میں مبتدا ''سَعْدٌ'' ہے جو کہ لفظ میں مؤخر ہے اور اس کی خبر ''فِيْ دَارِهِ'' مقدم ہے، اور اس کے اندر ضمیر ''الهاء'' فِيْ مَحَلِّ الْجَرِّ ''سَعْدٌ'' کی طرف راجع ہے، اس طرح اگرچہ بظاہر إِضْمَارٌ قَبْلَ ذِكْرِ الْمَرْجِعِ ہے لیکن ''سَعْدٌ'' چونکہ رُتْبَةً مبتدا ہونے کی وجہ سے مقدم ہے، اس لیے یہاں صرف لفظًا إِضْمَار قَبْلَ الذِّكْر ہے جو کہ نحاۃ کے ہاں جائز ہے۔

صَاحِبُهَا فِي الدَّارِ کہنا اس لیے جائز نہیں ہے کہ ''صَاحِبُهَا'' مبتدا ہے، اس میں جو ضمیر ''ها'' ہے وہ دار کی طرف راجع ہے، جو کہ خبر ''فِي الدَّارِ'' کا حصہ ہے جو کہ رتبۃً مؤخر ہے اور یہاں لفظًا بھی مؤخر ہے، چنانچہ إِضْمَار قَبْلَ ذِكْرِ الْمَرْجِع لفظًا و رتبة ہوا اور یہ نحاۃ کے ہاں ناجائز۔

تَقْدِيْمُهُ عَلَى الخَبَرِ وُجُوْبًا

درج ذیل صورتوں میں مبتدا کو خبر پر مقدم کرنا واجب ہے[1]:

اَلصُّوْرَةُ الْأُوْلٰى: إِذَا كَانَ الْمُبْتَدَأُ مِنَ الْأَلْفَاظِ الَّتِيْ لَهَاالصَّدَارَةُ، وَ هِيَ كَمَا يَلِيْ:

اَلْأَوَّلُ: أَسْمَاءُ الِاسْتِفْهَامِ نَحْوُ: مَن مَعَكَ.

اَلثَّانِيْ: أَسْمَاءُ الشَّرْطِ نَحْوُ: مَنْ يَطلُبْ يَجِدْ.

اَلثَّالِثُ: مَا التعَجُّبِيَّة نَحْوُ: مَا أَحْسَنَ جِبَالَ مَرِيْ الْخَضْرَاءَ.

اَلرَّابِعُ: كَمْ الْخَبَرِيَّةُ نَحْوُ: كَمْ طَالِبِ الْتَحَقَ بِالْمَعْهَدِ فِيْ هٰذَا الْفَصْلِ.

اَلْخَامِسُ: ضَمِيْرُ الشَّأْنِ نَحْوُ: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص: 1].

اَلسَّادِسُ: اَلْمُقْتَرِنُ بِلَامِ الِابْتِدَاءِ نَحْوُ: لَسَعِيْدٌ نَاجِحٌ فِيْ الِاخْتِبَارِ.

اَلسَّابِعُ: اَلْمَوْصُوْلُ الَّذِيْ اقْتَرَنَ خَبَرُهُ بِالْفَاءِ نَحْوُ: الَّذِيْ يَحْصُلُ عَلَى الْمَرْكَزِ الْأَوَّلِ فَلَهُ مِأَةُ أَلْفٍ.

اَلصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ: إِذَا كَانَ الْمُبْتَدَأُ مُضَافًا إِلَى اسْمٍ لَهُ صَدْرُ الْكَلَامِ نَحْوُ: زِمَامُ كَمْ أَمْرٍ فِيْ يَدِكَ.

اَلصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ: إِذَا كَانَ الْمُبْتَدَأُ مَقْصُوْرًا عَلَى الخَبَرِ بِإِلَّا أَوْ إِنَّمَا، نَحْوُ: ﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ [آل عمران: 144]. ﴿فإِنَّمَا أَنْتَ نَذِيرٌ﴾ [هود: 12]

اَلصُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ: أَنْ يُخَافَ الْتِبَاسُ الْمُبْتَدَأِ بِالْفَاعِلِ وَ ذٰلِكَ إِذَا كَانَ الخَبَرُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فَاعِلُهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ يَعُوْدُ عَلَى الْمُبْتَدَإِ[2]، نَحْوُ: اَلْكَوَاكِبُ تَتَحَرَّكُ.

اس مثال میں اگر (تَتَحَرَّكُ) کو مقدم لا کر (تَتَحَرَّكُ الْكَوَاكِبُ) کہا جائے تو جملہ اسمیہ کی جگہ جملہ فعلیہ ہو جائے گا اور اَلْكَوَاكِبُ، تَتَحَرَّكُ کا فاعل قرار پائے گا۔ اس لیے کہ مؤخر ہونے کی صورت میں کلام کے اندر اس کے مبتدا ہونے کا کوئی قرینہ موجود نہیں۔ (فَاعِلُهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ يَعُوْدُ عَلَى الْمُبْتَدَإِ) کی قید اس لیے لگائی ہے کہ اگر خبر جملہ فعلیہ ہو اور اس کا فاعل اسم ظاہر یا ضمیر بارز ہو تو ایسی صورت میں التباس کا خوف نہ ہونے کی وجہ سے خبر کو مقدم بھی لایا جا سکتا ہے۔

جیسے: سَعْدٌ قَدِمَ أَبُوْهُ اور اَلسَّعْدَانِ قَدِمَا ان دونوں مثالوں میں اگر خبر کو مقدم کر کے یوں کہا جائے:

قَدِمَ أَبُوْهُ سَعْدٌ اور قَدِمَا السَّعْدَانِ

---

[1] أَوْضَحُ الْمَسَالِك، مُخْتَصَر مِصْبَاح السَّالِك إِلَى أَوْضَح الْمَسَالِك، شَرْح ابن عَقِيْل، اَلْكَافِيَة لِابْن حَاجِب، جَامِعُ الدُّرُوْسِ الْعَرَبِيَّة، اَلْقَوَاعِدُ الأَسَاسِية، اَلنَّحْوُ الْوَافِيْ، رَضِيُّ الدِّيْن، شَرح مُلا جَامِي.

[2] اس مقام پر ابن حاجبؒ نے فرمایا ہے: (أَوْ كَانَ الْخَبَرُ فِعْلًا لَهُ) مندرجہ بالا تفصیل پر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ ابن حاجبؒ کی عبارت مقصد کی ادائیگی کے لیے کافی نہیں، قَدِمَا السَّعْدَانِ میں خبر مبتدا کا فعل ہونے کے باوجود اس پر مقدم ہے فَتَأَمَّلْ.

تو یہ جائز ہوگا اس لیے کہ یہاں فاعل اور مبتدا کے درمیان التباس کا خوف نہیں۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ پہلی مثال میں فعل اسم ظاہر کی طرف اور دوسری میں ضمیر بارز کی طرف مسند ہے۔ چنانچہ ان کے ما بعد کا مبتدا مؤخر ہونا متعین ہو جاتا ہے۔

اَلصُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ: إِذَا كَانَ الْمُبْتَدَأُ وَ الْخَبَرُ مَعْرِفَتَيْنِ أَوْ نَكِرَتَيْنِ مُتَسَاوِيَتَيْنِ فِي التَّعْرِيْفِ وَ التَّخَصُّصِ بِحَيْثُ يَصْلُحُ كُلٌّ مِنْهُمَا أَنْ يَكُوْنَ مُبْتَدَأً ،وَلَا مُبَيِّنَ لِلْمُبْتَدَإِ مِنَ الْخَبَرِ نَحْوُ: أَخِي شَرِيْكِي.

مذکورہ مواقع تو وہ ہیں جو عام طور پر مشہور ہیں ان کے علاوہ اور بھی کئی مواقع ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

1. أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ ضَمِيْرَ مُتَكَلِّمٍ،أَوْ مُخَاطَبٍ ،مُخْبَرًا عَنْهُ بِـ- (الَّذِيْ)وَ فُرُوْعِهِ؛ نَحْوُ : لَا أَنَا الَّذِيْ عَرَفُوْنِيْ، وَ نَحْوُ :أَنْتَ الَّذِيْ تَدَّعِيْ مَالَا تُحْسِنُهُ.
2. أَنْ يَكُوْنَ الْخَبَرُ طَلَبًا؛ نَحْوُ: سَعْدٌ أَكْرِمْهُ،وَ سَعْدٌ لَاتُهِنْهُ.
3. أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ دُعَاءً؛ نَحْوُ قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ﴾ [الزمر: 73] وَقَوْلِكَ:وَيْلٌ لَكُمْ.
4. أَنْ يَكُوْنَ الْخَبَرُ مُتَعَدِّدًا، وَهُوَ فِيْ قُوَّةِ الْخَبَرِ الْوَاحِدِ؛ نَحْوُ الرُّمَّانُ حُلْوٌ حَامِضٌ.
5. أَنْ يَقَعَ بَيْنَ الْمُبْتَدَإِ وَالْخَبَرِ ضَمِيْرُ الْفَصْلِ؛ نَحْوُ: زَيْدٌ هُوَ الْمُنْطَلِقُ.
6. أَنْ يَكُوْنَ الْخَبَرُ مُقْتَرِنًا بِالْبَاءِ الزَّائِدَةِ؛ نَحْوُ قَوْلِكَ: مَا خَالِدٌ بِذَاهِبٍ.
7. أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ الْمُخْبَرُ عَنْهُ بِجُمْلَةٍ هِيَ عَيْنُهُ فِي الْمَعْنَى نَحْوُ: كَلَامِيْ: اَلسَّفَرُ مُفِيْدٌ،قَوْلِيْ: اَلْعَمَلُ نَافِعٌ.

تَأْخِيْرُهُ عَنِ الْخَبَرِ وُجُوْبًا

تاخیر المبتدا وجوبا کی پانچ صورتیں ہیں جو درج ذیل ہیں:

اَلصُّوْرَةُ الْأُوْلَى: خبر ان الفاظ میں سے ہو (جو) جملہ کے آغاز میں آنے کا تقاضا کرتے ہیں، جیسے: أَيْنَ أَبُوْكَ؟

اس مثال میں أَيْنَ خبر کو مبتدا پر صدارت کلام کے تقاضا کی وجہ سے مقدم کیا گیا ہے۔

اَلصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ: مبتدا ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو خبر کے کسی جزء کی طرف لوٹتی ہو جیسے: ﴿أَمْ عَلَى قُلُوبٍ أَقْفَالُهَا﴾ [محمد: 24] اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر خبر مقدم نہیں کریں گے تو إِضْمَار قَبْلَ ذِكْرِ الْمَرْجِع لفظاً و رتبةً ہوگا جو کہ نا جائز ہے۔

اَلصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ: مبتدا نکرہ محضہ ہو اور اس کی خبر ظرف یا جار مجرور ہو تو اسے مبتدا بننے کے قابل بنانے کے لیے خبر کو اس پر مقدم کیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ نکرہ مُخَصَّصَہ ہو کر مبتدا بننے کے قابل ہو جاتا ہے۔ جیسے:
عِنْدَكَ رَجُلٌ وَ فِي الدَّارِ ضَيْفٌ، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يُقَالَ رَجُلٌ عِنْدَكَ وَ ضَيْفٌ فِي الدَّارِ [1].

اَلصُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ: جب مبتدا ''إِلَّا'' کے بعد لفظاً یا معنیٰ واقع ہو تو اس پر تقدیم الخبر واجب ہوگا۔

لَفْظًا کی مثال: مَا فِي الدَّارِ إِلَّا رَجُلٌ.

مَعْنًى کی مثال: إِنَّمَا فِيْ الدَّارِ رَجُلٌ [2].

اس صورت میں وجوب تقدیم الخبر کی وجہ یہ ہے کہ اس قسم کی ترکیب سے مقصود خبر کو مبتدا میں محصور قرار دینا ہوتا ہے چنانچہ مَا فِي الدَّارِ إِلَّا رَجُلٌ سے مراد یہ ہے کہ گھر میں ہونا رجلٌ میں محصور ہے کوئی اور اس صفت سے موصوف نہیں یعنی کوئی اور عورت، بچہ وغیرہ گھر میں نہیں۔ اگر اس موقع پر مبتدا کو مقدم کرکے یوں کہا جائے: مَا رَجُلٌ إِلَّا فِي الدَّارِ تو مبتدا خبر میں محصور ہوگا اور مراد یہ ہوگی کہ آدمی گھر میں ہونے کی صفت میں محصور ہے یعنی آدمی گھر ہی میں ہے کہیں اور نہیں ہے۔

اَلصُّوْرَةُ الْخَامِسَةُ: مُبْتَدَأ ''أَنْ مَعَ اسْمِهَا وَ خَبَرِهَا الْمُؤَوَّلِ بِالْمُفْرَدِ'' ہو جیسے: عِنْدِيْ أَنَّكَ قَائِمٌ۔ اس صورت میں اگر خبر کو مقدم کریں گے تو أَنَّ مفتوحہ اور إِنَّ مکسورہ کے درمیان التباس واقع ہوگا اور وہ یوں کہ

---

[1] لِأَنَّ تَأْخِيْرَ الْخَبَرِ يُوْقِعُ فِيْ إِلْبَاسِ الْخَبَرِ بِالصِّفَةِ۔ [أَوْضَحُ الْمَسَالِك]

[2] اس صورت کو ابن مالک نے الفیۃ میں ان الفاظ میں بیان کیا ہے:

وَالْخَبَرَ الْمَحْصُورَ قَدِّمْ أَبَدًا ☆ كَمَا لَنَا إِلَّا اتِّبَاعُ أَحْمَدَا

یعنی وہ خبر جو محصور ہو اسے ہمیشہ مقدم رکھو جیسے کہ اس مثال میں ہے: مَا لَنَا إِلَّا اتِّبَاعُ أَحْمَدَا.

راقم کے خیال میں شعر کا ضبط مندرجہ بالا طریقے سے ہونا چاہیے جس سے معنیٰ درست ہوتا ہے۔ لیکن [شرح ابن عقیل] کا جو نسخہ اس وقت میرے سامنے ہے اس میں اس شعر کا ضبط یوں ہے:

وَخَبَرَ الْمَحْصُورِ قَدِّمْ أَبَدًا ☆ كَمَا لَنَا إِلَّا اتِّبَاعُ أَحْمَدَا

اس ضبط پر اشکال یہ ہے کہ اس کا معنیٰ یہ بنتا ہے کہ جو مبتدا محصور ہو اس کی خبر کو ہمیشہ مقدم رکھو اور اس معنیٰ کا درست نہ ہونا محتاج بیان نہیں۔ اگر بات صرف شعر کے ضبط تک محدود ہوتی تو یہ توجیہ کی جا سکتی تھی کہ شعر کو غلط نقل کیا گیا ہے مگر تعجب اس وقت ہوا جب اس شعر کے تحت ابن عقیلؒ کی درج ذیل تشریح دیکھی: ''اَلرَّابِعُ أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ مَحْصُوْرًا، نَحْوُ: إِنَّمَا فِي الدَّارِ زَيْدٌ وَ مَا فِي الدَّارِ إِلَّا زَيْدٌ'' تعجب اس وقت ہوا جب محمد محی الدین عبدالحمید کو منحۃ الجلیل میں اس پر سکوت اختیار کرتے ہوئے پایا۔ بعض شراح نے الفیۃ کی عبارت (بظاہر مُحرَّف) کی ایسی تاویل کی ہے جسے ذوق قبول کرنے پر آمادہ نہیں، اور اگر اس تاویل کو صحیح مان بھی لیا جائے تو ابن عقیل کی عبارت بہر کیف محل نظر ہے جس میں انہوں نے مبتدا کو صراحۃ (محصور) قرار دیا ہے۔

ابتدائے جملہ میں جو آتا ہے وہ إِنَّ مکسورہ ہوتا ہے نہ کہ مفتوحہ چنانچہ مندرجہ بالا مثال میں اگر ہم یوں کہیں :أَنَّكَ قَائِمٌ عِنْدِيْ تو سمجھا جائے گا کہ یہ "إِنَّ" مکسورہ ہے، اور یہ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر جملہ ہے، اور جملہ تو مبتدا ہو نہیں سکتا اس لیے اس التباس کو دور کرنے کے لیے نُحاۃ نے اس صورت میں "تقدیم الخبر" کو واجب قرار دیا ہے۔

جَوَازُ الْأَمْرَيْنِ

اگر مبتدا اور خبر کی تعیین کا کوئی قرینہ موجود ہو تو اس وقت تقدیم و تأخیر دونوں جائز ہوں گے كَمَا فِيْ قَوْلِ الْفَرَزْدَق:

بَنُوْنَا بَنُوْ أَبْنَائِنَا وَ بَنَاتُنَا + بَنُوهُنَّ أَبْنَاءُ الرِّجَالِ الْأَبَاعِدِ

اس مثال میں قرینہ معنویہ موجود ہونے کی وجہ سے بَنُوْنَا خبر مقدم اور بَنُوْ أَبْنَائِنَا مبتدا مؤخر ہے قرینہ یہ ہے کہ اس میں اپنے پوتوں کی تشبیہ، کارآمد، محبوب اور ہمدرد ہونے میں بیٹوں کے ساتھ دی گئی ہے نہ کہ بیٹوں کی پوتوں کے ساتھ جب کہ بنونا کو مبتدا قرار دینے سے معنی یہ ہو گا کہ ہمارے بیٹے کارآمد، محبوب اور ہمدرد ہونے میں ہمارے پوتوں کی طرح ہیں، اس معنی کا نا معقول ہونا واضح ہے۔

اَلْحُكْمُ الْخَامِسُ:تَعَدُّدُ الْمُبْتَدَأِ

- قَدْ يَتَعَدَّدُ الْمُبْتَدَأُ نَحْوُ: "طُلَّابُ مَعْهَدِ الْعُلُومِ الْإِسْلَامِيَّةِ بِإِسْلَامْ آبَاد مُعْظَمُهُمْ حُفَّاظٌ لِكِتَابِ اللهِ".

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى أَنْوَاعِ الْقِسْمِ الْأَوَّلِ مِنَ الْمُبْتَدَأِ

اَلرَّقَم	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	نَوْعُهُ وَ إِعْرَابُهُ
1	قَوْلُهُ ﷺ : "اَلصَّبْرُ ضِيَاءٌ"	اَلصَّبْرُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
2	اَلْمُؤْمِنُ مُحِبٌّ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهِ	اَلْمُؤْمِنُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
3	أَنْ تُذَاكِرَ الدُّرُوْسَ فِيْ أَيَّامِ الِاخْتِبَارِ خَيْرٌ لَّكَ مِنْ أَنْ تُهْمِلَ	مُذَاكَرَتُكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ أَنْ وَ مَا بَعْدَهَا مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا
4	لَأَنْ تُسَافِرَ بِالْقِطَارِ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تُسَافِرَ بِالْأُتُوبِيْسِ	مُسَافَرَتُكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ أَنْ وَ مَا بَعْدَهَا مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا
5	﴿فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ﴾ [الكهف: 34]	هُوَ	ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ، خَبَرُهُ (يُحَاوِرُهُ)
6	اَلَّذِيْ جَاءَ بِالْأَمْسِ رَجُلٌ صَالِحٌ	اَلَّذِيْ	اِسْمٌ مَوْصُوْلٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ وَخَبَرُهُ رَجُلٌ صَالِحٌ
7	لَأَنْ تُصَلِّيَ الْفَرِيْضَةَ خَيْرٌ لَكَ مِنْ أَنْ تَقُومَ اللَّيْلَةَ وَ تَنَامَ وقتَ الْفَرِيْضَةِ	صَلَاتُكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ أَنْ وَ مَا بَعْدَهَا مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا
8	تَسْمَعُ بِالْمُعِيدِيِّ خَيْرٌ مِن أَنْ تَراه سَتَعْرِفُ قَدْرَهُ إِنْ فَتَحَ فَاهُ	سِمَاعُكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ عَلَى إِضْمَارِ "أَنْ" مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا وَالْمَعْنَى أَنْ تَسْمَعَ[1]
9	﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ [البقرة: 6]	إِنْذَارُكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنَ الْهَمْزَةِ الْمَصْدَرِيَّةِ لِلتَّسْوِيَةِ وَالفِعْلِ بَعْدَهَا "أَنْذَرْتَهُمْ" مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا مُبْتَدَأً لِـ"سَوَاءٌ" وَهُوَخَبَرٌ مُقَدَّمٌ
		عَدَمُ إِنْذَارِكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ "أَمْ" وَالفِعْلُ بَعْدَهَا وَ هِيَ وَ إِن كَانَتْ لِلْعَطْفِ وَلٰكِنَّهَا مُعَادِلَةٌ لِهَمْزَةِ التَّسْوِيَةِ مَرْفُوعٌ مَحَلًّا[2]
10	﴿اَللّٰهُ رَبُّنَا﴾ [الشورى: 15]	اَللّٰهُ	إِسْمُ الْجَلَالَةِ إِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
11	مُحَمَّدٌ نَبِيُّنَا	مُحَمَّدٌ	اَلِاسْمُ الْمُبَارَكُ اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ

[1] وَالَّذِيْ حَسَّنَ حَذْفَ "أَنْ" الْأُوْلَى هِيَ "أَنْ" الثَّانِيَةُ شَرْح شُذُوْرِ الذَّهَبِ، بَحْث عَلَامَاتُ الِاسْمِ.

[2] [اعراب القرآن] لمحمود الصافي.

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	نَوْعُهُ وَ إِعْرَابُهُ
12	اَلْقُرْآنُ كِتَابُ رَبِّنَا	اَلْقُرْآنُ	اَلاِسْمُ الْمُقَدَّسُ اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
13	اَلْوُضُوْءُ مِنْ شُرُوطِ الصَّلٰوةِ	اَلْوُضُوْءُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
14	اَلْمَسْحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ جَائِزٌ	اَلْمَسْحُ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
15	وَهُوَ بَدِيْلُ الغَسْلِ	هُو	ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا
16	وَ أَنَا مَاسِحٌ عَلَى الْخُفَّيْنِ	أَنَا	ضَمِيْرٌ مُنْفَصِلٌ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا
17	﴿وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُوْنَ﴾ [يوسف: 18]	اَللّٰهُ	اِسْمُ الْجَلَالَةِ اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
18	﴿وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً﴾ [فصلت: 39]	رُؤْيَتُكَ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ"أَنْ"وَمَابَعْدَهَا مَرْفُوعٌ مَحَلًّا
19	﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب: 21]	أُسْوَةٌ	اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
20	مَن يَعْمَل خَيْرًا يَجِدْ أَجْرَهُ فِي الآخِرَةِ	مَن	اِسْمُ شَرْطٍ مَرْفُوعٌ مَحَلًّا -
21	أَنْ تَتَّحِدُوْا أَرْهَبُ لِعَدُوِّكُمْ	اِتِّحَادُكُمْ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ"أَنْ"والفِعْلِ بَعْدَهُ مَرْفُوعٌ مَحَلًّا
22	مِنَ الْمُسَلَّمِ أَنَّ الدِّيْنَ يَدْعُوا اِلَى التَّعَاوُنِ	دَعْوَةٌ	مَصْدَرٌ مُؤَوَّلٌ مِنْ"أَنَّ"وَ مَعْمُولَيْهَا مَرْفُوعٌ مَحَلًّا
23	﴿وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ﴾ [آل عمران:144]	مُحَمَّدٌ	اَلاِسْمُ الْمُبَارَكُ اِسْمٌ صَرِيْحٌ مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ
24	رُبَّ شَيْخٍ عَرَبِيٍّ حَضَرَ الْمُؤْتَمَرَ	شَيْخٍ	مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّالشَّبِيْهِ بِالزَّائِدِ
25	بِحَسْبِكَ عِلْمُ الدِّيْنِ فَإِنَّهُ نُورٌ	حَسْبِكَ	مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّ بِالزَّائِدِ

نَوْعُهُ وَ إِعْرَابُهُ	اَلْمُبْتَدَأُ	اَلنَّصُّ	اَلرَّقَمُ
مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّ بِالزَّائِدِ وَخَبَرُهُ "نَاهِي"	دِيْنِ	نَاهِيْكَ بِدِيْنِ اللهِ	26
مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّالشَّبِيْهِ بِالزَّائِدِ	إِلٰهٍ	﴿وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا ٱللَّهُ﴾ [ص: 65]	27
مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّالشَّبِيْهِ بِالزَّائِدِ	كَلِمَةٍ	رُبَّ كَلِمَةٍ أَجْدَى مِنْ كَتِيْبَةٍ	28
مُبْتَدَأٌ مُؤَخَّرٌ مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدَيْرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّ بِالزَّائِدِ	وَّلِيٍّ	﴿وَمَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا نَصِيرٍ﴾ [البقرة: 107]	29
مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّالشَّبِيْهِ بِالزَّائِدِ	زَارِعٍ	رُبَّ زَارِعٍ لِنَفْسِهِ حَاصِدٌ سِوَاهُ	30
مُبْتَدَأٌ مُؤَخَّرٌ مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّ بِالزَّائِدِ	مُكَافَحَةٍ	مَا لِلرَّاسِبِ مِنْ مُكَافَحَةٍ	31
مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّ بِالزَّائِدِ	ضَيْفٍ	مَا فِيْ الصَّالَةِ مِنْ ضَيْفٍ	32
إِسْمُ اسْتِفْهَامٍ مَرْفُوعٌ تَقْدِيرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّ بِالزَّائِدِ[1]	أَيِّ	﴿بِأَيِّكُمُ ٱلْمَفْتُونُ﴾ [القلم: 6]	33
مَجْرُورٌ بِالْكَسْرَةِ الظَّاهِرَةِ،مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالَ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ حَرْفِ الجَرِّ بِالزَّائِدِ	اَلْعَدُوُّ	إِستَيقَظْتُ فَإِذَا بِالْعَدُوِّ وَاقِفٌ عَلَى رَأْسِيْ	34

[1] هٰذَا عِنْدَ سِيْبَوَيْهِ وَمَنَعَ ذَالِكَ الْأَخْفَش-[أَوْضَحِ الْمَسَالِكِ]

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُولَةٌ عَلَى صُوَرٍ مُنَوَّعَةٍ لِتَسْوِيْغِ الاِبْتِدَاءِ بِالنَّكِرَةِ

اَلرَّقَم	اَلنَّصُّ	اَلنَّكِرَةُ	تَسْوِيغُ الاِبْتِدَاءِ بِهَا
1	﴿وَلَأَمَةٌ مُؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُشْرِكَةٍ﴾	أَمَةٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مُخَصَّصَةً بِالصِّفَةِ (مُؤْمِنَةٌ)
2	﴿وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّن مُّشْرِكٍ﴾	عَبْدٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مُخَصَّصَةً بِالصِّفَةِ (مُؤْمِنٌ)
3	رَجُلٌ صَالِحٌ جَاءَنِيْ	رَجُلٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مُخَصَّصَةً بِالصِّفَةِ (صَالِحٌ)
4	السَّمَنُ مَنوَانِ[1] بِدِرْهَمٍ	مَنوَانِ	''السَّمَنُ''مُبْتَدَأٌ أَوَّلٌ وَ''مَنوَانِ''مُبْتَدَأٌ ثَانٍ وَ بِدِرْهَمٍ''خَبَرٌ، وَالْمُبْتَدَأُ الثَّانِيْ وخَبَرُهُ خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ الْأَوَّلِ، فَمَنوَانِ نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مُخَصَّصَةً بِالصِّفَةِ الْمُقَدَّرَةِ أَيْ''مَنوَانِ مِنْهُ''
5	رُجَيلٌ جَاءَنِيْ	رُجَيلٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مُخَصَّصَةً بِالتَّصْغِيْرِ فَإِنَّ التَّصْغِيْرَ وَصْفٌ فِي الْمَعْنَى فَكَأَنَّه قِيلَ رَجُلٌ صَغِيْرٌ جَاءَنِيْ
6	أَمْرٌ بِمَعْرُوفٍ صَدَقَةٌ	أَمْرٌ	نَكِرَةٌ عَامِلَةٌ فِي الجَارِّ وَ الْمَجْرُورِ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مُخَصَّصَةً بِتَعَلُّقِ الجَارِّ وَ الْمَجْرُورِ بِهَا
7	نَهْيٌ عَنْ مُنْكَرٍ صَدَقَةٌ	نَهْيٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
8	أَفْضَلُ مِنْكَ جَاءَنِيْ	أَفْضَلُ	حَسْبَ السَّابِقِ
9	﴿كُلٌّ لَّهُۥ قَٰنِتُونَ﴾ [الروم: 26]	كلٌّ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا عَامَّةً بِصِيْغَتِهَا
10	﴿وَطَآئِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنفُسُهُمْ﴾ [آل عمران: 154]	طَائِفَةٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مخصَّصَةً بِصِفَةٍ مُقَدَّرَةٍ أَيْ طَائِفَةٌ مِنْ غَيْرِكُم
11	قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ:''سَوْدَاءُ وَلُوْدٌ خَيْرٌ مِنْ حَسْنَاءَ لَاتَلِدُ''	سَوْدَاءُ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مخصَّصَةً بِصِفَةٍ مُقَدَّرَةٍ أَيْ امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ
12	أَ رَجُلٌ فِي الدَّارِ أَمِ امْرَأَةٌ	رَجُلٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الاِبْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مخصَّصَةً بِالعِلْمِ بِثُبُوتِ الْخَبَرِ لِأَحَدِ الْجِنْسَيْنِ عِنْدَ الْمُتَكَلِّمِ

[1] مَنوَانِ تَثْنِيَةُ مَنًا عَلَى وَزْنِ عَصًا، كَما يُقَالُ: عَصَوَانِ فِيْ تَثْنِيَةِ عَصًا وَ قَدْ يُقَالُ فِيْهِ: مَنّ بِفَتْحِ الْمِيْمِ وَ تَشْدِيْدِ النُّوْنِ.

اَلرَّقَم	اَلنَّصّ	اَلنَّكِرَة	تَسْوِيغُ الِابْتِدَاءِ بِهَا
13	مَا أَحَدٌ خَيْرٌ مِنْك[1]	أحَدٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الِابْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا عَامَّةً بِوُقُوعِهَا فِيْ سِيَاقِ النَّفْيِ فَإِنَّ النَّكِرَةَ إِذَا وَقَعَتْ فِيْ سِيَاقِ النَّفْيِ أَفَادَتِ العُمُوْمَ
14	شَرٌّ أَهَرَّ ذَا نَابٍ	شَرٌّ	نَكِرَةٌ سَاغَ الِابْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مخصَّصَةً بِصَفَةٍ مُقَدَّرَةٍ أَيْ شَرٌّ عَظِيْمٌ أَهَرَّ ذَا نابٍ
15	سَلَامٌ عَلَيْكَ	سَلَامٌ	نَكِرَةٌ سَاغ الِابْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مخصَّصَةً بِنِسْبَتِهَا إِلَى الْمُتَكَلِّمِ إِذْ أَصْلُهُ: ''سَلَّمْتُ سَلَامًا عَلَيْكَ''فَحُذِفَ فِعْلُهُ كَمَا يُحْذَفُ أَفْعَالُ الْمَصْدَرِ،فَصَارَ''سَلَامًا عَلَيْك''، فَعُدِلَ مِنَ النَّصْبِ إِلَى الرَّفْعِ لِقَصْدِ الِاسْتِمْرَارِ وَ الدَّوَامِ فِي الدُّعَاءِ
16	مَنْ يَأْتِ آتِ مَعَهُ	مَنْ	نَكِرَةٌ سَاغ الِابْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا عَمَّتْ لِكَونِ صِيْغَتِهَا لِلْعُمُومِ
17	عَالِمٌ خَيْرٌ مِنْ جَاهِلٍ	عَالِمٌ	نَكِرَةٌ سَاغَ الِابْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مخصَّصَةً بِصَفَةٍ مُقَدَّرٍ أَيْ رَجُلٌ عَالِمٌ
18	رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ عِنْدَنَا	رَجُلٌ	رُفِعَ عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ وَلَكِنَّهُ لَا يَسُوْغُ الِابْتِدَاءُ بِهِ وَ إِنْ كَانَ مَوْصُوفًا بِالصِّفَةِ (مِنَ النَّاس) لِأَنَّ الصِّفَةَ لَمْ تُخَصِّصْه فَهِيَ نَكِرَةٌ لَا تُفِيْدُ الْحُكْمَ عَلَيْهَا الْمُخاطَب
19	مَا أَحْسَنَ سَعْدًا	مَا	نَكِرَةٌ سَاغَ الِابْتِدَاءُ بِهَا لِكَوْنِهَا مخصَّصَةً بِوَصْفٍ مَعْنَوِيّ لِأَنَّ الْمَعْنَى شَيْءٌ عَظِيْمٌ حسَّنَ سَعْدًا

[1] إِنَّ ابْنَ الحَاجِبِ ذَكَرَ هٰذَا الْمِثَالَ لِنَكِرَةٍ مُخَصَّصَةٍ، وَصَاحِبَ غَايَةِ التَّحْقِيْقِ يُوَجِّهُ الْمِثَالَ بِأَنَّ النَّكِرَةَ تَخَصَّصَتْ بِصِفَةِ الْعُمُوْمِ.

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ الْمُبْتَدَأِ جَوَازًا وَ وُجُوْبًا

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	حُكْمُهُ
1	''مُجْتَهِدٌ'' فِي جَوَابِ مَنْ قَالَ ''كَيْفَ سَعْدٌ؟''	هُوَ	اَلتَّقْدِيْرُ ''هُوَ مُجْتَهِدٌ '' فَ''هُوَ'' مُبْتَدَأٌ مَحْذُوفٌ جَوَازًا لِدَلَالَةِ قَرِيْنَةٍ مَقَالِيَّةٍ عَلَيْهِ
2	﴿مَنْ عَمِلَ صَٰلِحًا فَلِنَفْسِهِۦ وَمَنْ أَسَآءَ فَعَلَيْهَا﴾ [الجاثية: 15]	عَمَلُهُ	أَيْ فَعَمَلُه لِنَفْسِهِ، فَ''عَمَلُهُ'' مُبْتَدَأٌ حُذِفَ جَوَازًا لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ مَقَالِيَّةٍ عَلَيْهِ
		إِسَاءَتُه	أى فَإِسَاءَتُه عَلَيْهَا فَ'' إِسَاءَتُه ''مُبْتَدَأٌ حُذِفَ جَوَازًا لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ مَقَالِيَّةٍ عَلَيْهِ
3	﴿سُورَةٌ أَنزَلْنَـٰهَا﴾ [النور: 1]	هٰذِهِ	أَيْ هٰذِهِ سُوْرَةٌ أَنْزَلْنَاهَا فَ''هَذِه''مُبْتَدَأٌ حُذِفَ جَوَازًا لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ مَقَالِيَّةٍ وَهِى كَونُ''سُوْرَةٌ''خَبَرًا لَا غَيْر فَاحْتَاجَتْ إِلَى مُبْتَدَأٍ مَحْذُوفٍ،وَذَالِكَ لِأَنَّ كَلِمَةَ ''سُوْرَةٌ''لَا يَصِحُّ نَصْبُهَا عَلَى الْمَفْعُولِيَّةِ لِأَنَّ الفِعْلَ بَعْدَهَا قَدْ اسْتَوفَى مَفْعُولَهُ، وَكَذَالِكَ لَا يَصِحُّ رَفْعُهَا عَلَى أَنْ تَكُونَ مُبْتَدَأً لِأَنَّهَا نَكِرَةٌ مَحْضَةٌ وَلَيْسَ بَعْدَهَا مَا يَصْلُحُ لِأَنْ تَكُوْنَ مُبْتَدَأً
4	نِعْمَ الْعَبْدُ إِبْرَاهِيْمُ	هُوَ	خَبَرُ الْمُبْتَدَإِ مَخْصُوص نِعْمَ مُؤَخَّرٌ عَنْهُ وَالْمُبْتَدَأُ (هُو) حُذِفَ وُجُوبًا وَالتَّقْدِيْرُ ''نِعْمَ الْعَبْدُ هُو إِبْرَاهِيْمُ''
5	بِئْسَ الخُلُقُ خُلْفُ الْوَعْدِ	هُوَ	خَبَرُ الْمُبْتَدَإِ مَخْصُوص بِئْسَ مُؤَخَّرٌ عَنْهُ وَالْمُبْتَدَأُ (هُو) حُذِفَ وُجُوبًا وَالتَّقْدِيْرُ'' بِئْسَ الخُلُقُ هُوَ خُلْفُ الْوَعْدِ''
6	نِعْمَ الخُلُقُ الِاسْتِقَامَةُ	هُوَ	خَبَرُ الْمُبْتَدَإِ مَخْصُوص نِعْمَ مُؤَخَّرٌ عَنْهُ وَالْمُبْتَدَأُ (هُو) حُذِفَ وُجُوبًا وَالتَّقْدِيْرُ''نِعْمَ الخُلُقُ هُوَ الِاسْتِقَامَةُ''
7	بِئْسَ الجَوُّ جَوٌّ مَرِيٌ فِيْ الشِّتَاءِ	هُوَ	خَبَرُ الْمُبْتَدَإِ مَخْصُوص بِئْسَ مُؤَخَّرٌ عَنْهُ وَالْمُبْتَدَأُ (هُو) حُذِفَ وُجُوبًا'' بِئْسَ الجَوُّ هُوَ جَوٌّ مَرِيٌ فِيْ الشِّتَاءِ''
8	كَيْفَ حَالُكَ ؟ طَيِّبٌ	اَنَا	مَرْفُوعٌ مَحَلًّا حُذِفَ جَوَازًا لِدَلَالَةِ قَرِيْنَةٍ مَقَالِيَّةٍ عَلَيْه
9	أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ	هُوَ	مَرْفُوعٌ مَحَلًّا حُذِفَ وُجُوبًا لِأَنَّ الخَبَرَ''الرَّجِيْمُ''مَقْطُوعٌ عَنْ مَنْعُوْتِه''الشَّيْطَانِ''مِنَ الجَرِّ إِلَى الرَّفعِ لِذَّمِ، وَالتَّقْدِيْرُ: أَعُوْذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ هُوَالرَّجِيْمُ''
10	رَحِمَ اللهُ عَبْدَ الْقَدِيْرِ خَانَ صَانِعُ الْقُمْبُلَةِ الذُّرِّيَّةِ	هُوَ	مَرْفُوعٌ مَحَلًّا حُذِفَ وُجُوبًا لِأَنَّ الخَبَرَ''صَانِعُ القُمْبُلَةِ الذُّرِيَّةِ'' مَقْطُوعٌ عَنْ مَنْعُوْتِهِ مِنَ النَّصْبِ إِلَى الرَّفْعِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	حُكْمُهُ
			لِلْمَدْحِ،وَالتَّقْدِيْرُ: رَحِمَ اللهُ عَبْدَ الْقَدِيْرِ خَانَ هُوَصَانِعُ الْقُمْبُلَةِ الذُّرِّيَّةِ''
11	تَبَرَّعْ لِلْمُصَابِيْنَ بِالْفَيْضَانَاتِ الْبَائِسُوْنَ	هُمْ	مَرْفُوعٌ مَحَلًّا حُذِفَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْخَبَرَ''الْبَائِسُوْنَ'' مَقْطُوْعٌ عَنْ مَنْعُوْتِهِ مِنَ الْجَرِّ إِلَى الرَّفْعِ لِلتَّرَحُّمِ، وَالتَّقْدِيْرُ: تَبَرَّعْ لِلْمُصَابِيْنَ بِالْفَيْضَانَاتِ هُمُ الْبَائِسُوْنَ''
12	أُحِبُّ النَّابِهِيْنَ لَاسِيَّمَا عَلِيٌّ	هُوَ	مَرْفُوعٌ مَحَلًّا حُذِفَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْخَبَرَ (عَلِيٌّ) هُوَ الِاسْمُ الْمَرْفُوعُ بَعْدَ لَا سِيَّمَا ،وَالتَّقْدِيْرُ:أُحِبُّ النَّابِهِيْنَ لَاسِيَّمَا هُوَعَلِيٌّ
13	﴿فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَى مَا تَصِفُونَ﴾ [يوسف: 18]	صَبْرِي	مَرْفُوعٌ تَقْدِيْرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ الْمُنَاسَبَةِ، حُذِفَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْخَبَرَ ''صَبْرٌ''مَصْدَرٌ نَابَ مَنَابَ الْفِعْلِ
14	سَمْعٌ وَ طَاعَةٌ	أَمْرِي	مَرْفُوعٌ تَقْدِيرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ الْمُنَاسَبَةِ، حُذِفَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْخَبَرَ ''سَمْعٌ وَ طَاعَةٌ''مَصْدَرٌ نَابَ مَنَابَ الفِعْلِ وَالتَّقْدِيرُ: ''أَمْرِي سَمْعٌ وَ طَاعَةٌ أَوْ خُلُقِي سَمْعٌ وَ طَاعَةٌ ''
15	تَصَدَّقْ عَلَى جِيْرَانِكَ الْمَسَاكِيْنُ	هُمْ	خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ ''الْمَسَاكِيْنُ''نَعْتٌ مَقْطُوعٌ عَنْ مَنْعُوتِهِ''جِيْرَانِ''لِلتَّرَحُّمِ وَ حُذِفَ الْمُبْتَدَأُ ''هُمْ''وُجُوبًا وَالتَّقْدِيْرُ: ''تَصَدَّقْ عَلَى جِيْرَانِكَ هُمُ الْمَسَاكِيْنُ''
16	عَلَيْكَ بِمُجَالَسَةِ سَعْدٍ الصَّالِحُ	هُوَ	خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ''الصَّالِحُ''نَعْتٌ مَقْطُوعٌ عَنْ مَنْعُوتِهِ ''سَعْدٌ'' لِلْمَدْحِ وَ التَّقْدِيْرُ:''عَلَيْكَ بِمَجَالِسَةِ سَعْدٍ هُوَ الصَّالِحُ''
17	أُحِبُّ الْأَلْعَابَ لَا سِيَّمَا كُرَّةُ الْقَدَمِ	هِيَ	مُبْتَدَأٌ مَحْذُوْفٌ وُجُوبًا لِأَنَّ خَبَرَهُ اسْمٌ مَرْفُوعٌ بَعْدَ ''لَا سِيَّمَا'' وَالتَّقْدِيْرُ: ''أُحِبُّ الْأَلْعَابَ لَا سِيَّمَا هِيَ كُرَّةُ الْقَدَمِ''
18	رَحِمَ اللهُ عُمَرَ العَادِلُ	هُوَ	خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ نَعْتٌ''العَادِلُ'' مَقْطُوعٌ عَنْ مَنْعُوتِهِ ''عُمَرَ'' لِلْمَدْحِ وَحُذِفَ الْمُبْتَدَأُ ''هُوَ''وُجُوْبًا وَالتَّقْدِيرُ: ''رَحِمَ اللهُ عُمَرَ هُوَ العَادِلُ''

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَقْدِيمِ الْمُبْتَدَأِ وُجُوْبًا وَ تَأْخِيْرِهِ جَوَازًا عِنْدَ الْقَرِيْنَةِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	حُكْمُهُ
1	مَن لِيْ مُنْجِدًا	مَنْ	مَنْ اسْمُ اسْتِفْهَامٍ،لَهُ صَدْرُ الْكَلَامِ،وَلِهٰذَا قُدِّمَ وُجُوْبًا، وَ لِيْ :خَبَرٌ ،وَمُنْجِدًا: حَالٌ
2	سَعْدٌ أَخُوْكَ	سَعْدٌ	سَعْدٌ مُبْتَدَأٌ قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ وَالْخَبَرَ مُتَساوِيَانِ فِيْ التَعْرِيفِ وَلَا قَرِيْنَةَ فِيْ الْكَلَامِ تُعَيِّنُ مَكَانَةَ أَحَدِهِمَا-
3	أَفْضَلُ مِنْكَ أَفْضَلُ مِنِّيْ	أفضل مِنْكَ	أَفْضَلُ مِنْكَ مُبْتَدَأٌ قُدِّمَ وُجُوبًا وَالْخَبَرُ أَفْضَلُ مِنِّيْ،لِأَنَّهُمَا نَكِرَتَانِ مُتَسَاوِيَتَانِ فِيْ التَّخَصُّصِ
4	أَبُوْحَنِيْفَةَ أَبُو يُوْسُفَ	أَبُوْيُوْسُفَ	أَبُو يُوْسُفَ مُبْتَدَأٌ أُخِّرَ جَوَازًا لِأَنَّ هُنَاكَ قَرِيْنَةٌ مَعْنَوِيَّةٌ وَهِيَ أَنَّ الْمَقْصُودَ تَشْبِيْهُ أَبِي يُوْسُفَ بِأَبِيْ حَنِيْفَةَ لَا الْعَكْسَ
5	﴿قَالُوا مَن فَعَلَ هَٰذَا بِآلِهَتِنَا﴾ [الأنبياء: 59]	مَنْ	مَنْ اسْمُ اسْتِفْهَامٍ، لَهُ صَدْرُ الْكَلَامِ، وَ مِنْ أَجْلِ هٰذَا قُدِّمَ وُجُوْبًا، وَ جُمْلَةُ فَعَلَ خَبَرُهُ
6	مَنْ يَطْلُبِ الْعُلَاءَ يَسْهَرِ اللَّيَالِيْ	مَنْ	مَنْ شَرْطِيَّةٌ،لَهَا صَدْرُ الْكَلَامِ ، وَلِهَذَا قُدِّمَتْ وُجُوْبًا،وَ جُمْلَةُ يَطْلُبُ خَبَرٌ
7	مَا أَحْسَنَ إِسْلَامُ آبَادْ فِيْ أَيَّامِ الرَّبِيْعِ	مَا	مَا التَّعَجُّبِيَّةُ لَهَا صَدْرُ الكَلَامِ، وَلِهٰذا قُدِّمَتْ وُجُوبًا،وَ أَحسَنَ خَبَرٌ لَهَا-
8	كَمْ طَالِبٍ حَضَرُوا دَرْسَ النَّحْوِ الْيَوْمَ	كَمْ	كَمْ خَبَرِيَّةٌ لَهَا صَدْرُ الْكَلَامِ، وَلِهٰذَا قُدِّمَتْ وُجُوبًا وَ جُمْلَةُ حَضَرُوا خَبَرُهَا
9	اَلَّذِيْ يُصَلِّيْ صَلَاةَ التَّرَاوِيحِ بِجُزْءٍ كُلَّ يَوْمٍ فَلَهُ جَائِزَةٌ	اَلَّذِيْ	اَلَّذِيْ اسْمُ مَوْصُوْلٍ اقْتَرَنَ خَبَرُهُ بِالْفَاءِ، فَلَهُ صَدْرُ الْكَلَامِ،وَ لِهٰذَا قُدِّمَ وُجُوْبًا
10	اَلْحَقُّ يَعْلُوْ وَلَا يُعْلَى.	اَلْحَقُّ	خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ(يَعْلُوْ) جُمْلَةٌ فَاعِلُهَا ضَمِيْرٌ مُسْتَتِرٌ يَعُوْدُ إِلَى الْمُبْتَدَأِ، فَلَوْ قُدِّمَ الْفِعْلِ لَالْتَبَسَ الْمُبْتَدَأُ بِالْفَاعِلِ، وَلِهٰذَا قُدِّمَ الْمُبْتَدَأُ وُجُوْبًا
11	اَلْإِحْسَانُ يَسْرِقُ الْإِنْسَانَ	اَلْإِحْسَانُ	حَسْبَ السَّابِقِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	حُكْمُهُ
12	لَلْمُجِدُّ نَاجِحٌ	لَلْمُجِدُّ	لَامُ الِابْتِدَاءِ دَاخِلَةٌ عَلَى الْمُبْتَدَأِ لَهَا صَدْرُ الْكَلَامِ، وَلِهٰذَا قُدِّمَ الْمُبْتَدَأُ وُجُوْبًا

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَأْخِيْرِ الْمُبْتَدَأِ وَ تَقْدِيْمِ الْخَبَرِ وُجُوبًا

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	عَلَى التَّمْرَةِ مِثْلُهَا زُبْدًا[1]	عَلَى التَّمْرَةِ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الضَّمِيْرَ فِي الْمُبْتَدَأِ (هَا) يَعُودُ عَلَى جُزْءِ الخَبَرِ وَهِيَ التَّمْرَةُ وَ ذٰلِكَ تَحَاشِيًا مِنَ الْإِضْمَارِ قَبْلَ ذِكْرِالْمَرْجِعِ لَفْظًا وَ رُتْبَةً
2	عِنْدِيْ أَنَّكَ فَاضِلٌ	عِنْدِيْ	قُدِّمَ وُجُوبًا فَإِنَّ تَأْخِيْرَ الْخَبَرِ فِيْ هَذَا الْمِثَالِ يُوقِعُ فِيْ إِلْبَاسِ (أَنَّ) الْمَفْتُوحَةِ بِالْمَكْسُوْرَةِ
3	شعر: مَالَنَا إِلَّا اتِّبَاعُ أَحْمَدَا	مَالَنَا	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ اقْتَرَنَ بِإِلَّا لَفْظًا وَالْمَقْصُودُ حَصْرُ الخَبَرِ فِي الْمُبْتَدَأِ
4	وَ لٰكِنْ مِلْئُ عَيْنٍ حَبِيْبُهَا[2]	مِلْئُ عَيْنٍ	قُدِّمَ وُجُوبًا عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَهُوَ قَوْلُه (حَبِيْبُهَا) لِاتِّصَالِ الْمُبْتَدَأِبِضَمِيْرٍ يَعُودُ عَلَى بَعْضِ الْخَبَرِ وَهُوَ(عَيْنٌ)
5	أَيْنَ مَنْ عَلِمْتُه نَصِيْرًا	أَيْنَ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ لَهُ صَدْرُ الكَلَامِ، وَ مَنْ مُبْتَدَأٌ مُؤَخَّرٌ وَ عَلِمْتُه نَصِيْرًا صِلَةُ مَنْ
6	عِنْدِيْ دِرْهَمٌ	عِنْدِيْ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ نَكِرَةٌ لَيْسَ لَهَا مُسَوِّغٌ
7	لِيْ وَطَرٌ	لِيْ	حَسْب السَّابِقِ

[1] كافيه كا مَكْتَبَةُ الْبُشْرٰى كا چھپا ہوا نسخہ میرے سامنے ہے اس میں اس لفظ کا تلفظ زَبَدًا بِفَتْحَتَيْنِ ہے اور حاشیہ میں اسی کو درست قرار دیا گیا ہے، اور ہم نے بھی اپنی طالب علمی کے دور میں اسی تلفظ کے ساتھ پڑھا تھا، مگر اب ابن عقیل و ابن ہشام وغیرہ کی کتب میں اس کا ضبط دیکھا تو: زُبْدًا بِضَمِّ الْأَوَّلِ وَ سُكُوْنِ الثَّانِيْ پایا، اور معجم کی طرف رجوع کرنے سے بھی یہی تلفظ درست ثابت ہوا۔

[2] هٰذَا جُزْءٌ مِنَ الْبَيْتِ وَ هُوَ: أَهَابُكَ إِجْلَالًا، وَمَا بِكَ قُدْرَةٌ ☆ عَلَيَّ ، وَ لٰكِنْ مِلْئُ عَيْنٍ حَبِيْبُهَا

وَ الْمَعْنَى إِنِّيْ لَأَهَابُكَ وَ أَخَافُكَ، لَا لِاقْتِدَارِكَ عَلَيَّ، وَلٰكِنْ إِعْظَامًا لِقَدْرِكَ ، لِأَنَّ الْعَيْنَ تَمْتَلِئُ بِمَنْ تُحِبُّهُ، فَتَحْصُلُ الْمَهَابَةُ.

اَلرَّقَم	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
8	فِيْ الدَّارِ صَاحِبُهَا	فِيْ الدَّارِ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ صَاحِبَهَا مُبْتَدَأٌ وَ الضَّمِيْرُ الْمُتَّصِلُ بِه رَاجِعٌ إِلَى الدَّارِ وَ هُوَ جُزْءٌ مِنَ الخَبَرِ
9	مَتى الإِمْتِحَانُ	مَتى	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ لَهُ صَدْرُ الْكَلَامِ
10	كَيْفَ الْخَلَاصُ	كَيْفَ	حَسْبَ السَّابِقِ
11	مَا عَادِلٌ إِلَّا رَبِّيْ	مَاعَادِلٌ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ اقْتَرَنَ بِإِلَّا لَفْظًا
12	عِنْدَكَ أَدَبٌ	عِنْدَكَ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ نَكِرَةٌ لَيسَ لهَا مُسَوِّغٌ
13	لِلْقَادِمِ دَهْشَةٌ	لِلْقَادِمِ	حَسْبَ السَّابِقِ

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَأْخِيْرِ الْمُبْتَدَأِ وَ تَقْدِيْمِ الْخَبَرِ وُجُوبًا

اَلرَّقَم	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	لِلْعَامِلِ جُزْءُ عَمَلِه	لِلْعَامِلِ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الضَّمِيْرَ فِي الْمُبْتَدَأِ يَعُودُ عَلَى بَعْضِ الْخَبَرِ وَهُوَ (لِلْعَامِلِ)
2	﴿وَلَدَيْنَا مَزِيد﴾ [ق: 35]	وَلَدَيْنَا	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُسَوِّغٌ لهَا
3	﴿وَعَلَى أَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ﴾ [البقرة:7]	عَلَى أَبْصَارِهِمْ	حَسْبَ السَّابِقِ
4	كَيْفَ حَالُكَ؟	كَيْفَ	إِسْمُ اسْتِفْهَامٍ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرٌ قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ لَهُ الصَّدَارَةَ
5	اِبْنُ مَنْ أَنْتَ؟	اِبْنُ مَنْ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّهُ أُضِيفَ إِلَى مَالَهُ صَدْرُالكَلَامِ
6	صَبِيْحَةُ أَيِّ يَوْمٍ سَفَرُكَ	صَبِيْحَةُ أَيِّ	حَسْبَ السَّابِقِ
7	مَا خَالِقٌ إِلَّا اللهُ	مَا خَالِقٌ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُقْتَرِنٌ بِإِلَّا لَفْظًا وَ الْمَقْصُودُ حَصْرُ الْخَبَرِ فِيْ الْمُبْتَدَإِ
8	فِيْ السَّيَارَةِ صَاحِبُهَا	فِيْ السَّيَارَةِ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ فِيْ الْمُبْتَدَإِ ضَمِيْرٌ يَرْجِعُ إِلَى بَعْضِ الْخَبَرِ وَهُوَ الْمَجْرُوْرُ
9	فِيْ الْمَعْهَدِ طُلَّابُهُ	فِيْ الْمَعْهَدِ	حَسْبَ السَّابِقِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
10	﴿وَبَيْنَهُمَا حِجَابٌ وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ﴾[الأعراف:46]	بَيْنَ	ظَرْفٌ مُقَدَّمٌ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ (حِجَابٌ) نَكِرَةٌ مَحْضَةٌ لَا مُسَوِّغَ لَهَا
		عَلَى الْأَعْرَافِ	حَسْبَ السَّابِقِ
11	بَعْدَ الْمَوْتِ حِسَابٌ	بَعْدَ الْمَوْتِ	اَلْخَبَرُ ظَرْفٌ قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ نَكِرَةٌ
12	مَا نَاجِحٌ إِلَّا الْمُجِدُّ	نَاجِحٌ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُقْتَرِنٌ بِإِلَّا لَفْظًا و الْمَقْصُودُ حَصْرُ الْخَبَرِ فِي الْمُبْتَدَإِ
13	﴿لَهُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ [المائدة:41]	لَهُمْ	فِي مَوْضِعَيْنِ خَبَرٌ مُقَدَّمٌ وُجُوبًا لِتَسْوِيغِ الْمُبْتَدَإِ وَهِيَ نَكِرَةٌ مَحْضَةٌ
14	مَا لِلْبَخِيلِ إِلَّا الْمُهَانَةُ.	لِلْبَخِيلِ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُقْتَرِنٌ بِإِلَّا لَفْظًا و الْمَقْصُودُ حَصْرُ الْخَبَرِ فِي الْمُبْتَدَإِ
15	أَيْنَ الْخَلَاصُ مِنَ الْغَلَاءِ؟	أَيْنَ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ لَهُ الصَّدَارَةَ
16	وَكَيْفَ السَّبِيْلُ إِلَيْهَا؟	كَيْفَ	حَسْبَ السَّابِقِ
17	مَا فِيْ السُّوْقِ الْيَوْمَ إِلَّا الْغِشُّ	فِيْ السُّوقِ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُقْتَرِنٌ بِإِلَّا لَفْظًا و الْمَقْصُودُ حَصْرُ الْخَبَرِ فِي الْمُبْتَدَإِ
18	فِيْ تَبَرُّعِ الْإِنْسَانِ فِيْ سُبُلِ الْخَيْرِ مُتْعَتُهُ	فِيْ تَبَرُّعِ الْإِنْسَانِ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ لِبَعْضِهِ وَهُوَ (الْإِنْسَانِ) ضَمِيْرًا فِي الْمُبْتَدَإِ
19	فِيْ كُلِّ يَومٍ حَادِثَةٌ	فِيْ كُلِّ يَومٍ	قُدِّمَ وُجُوبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ نَكِرَةٌ مَحْضَةٌ لَا مُسَوِّغَ لَهَا
20	بِكُلِّ مَكَانٍ كَارِثَةٌ	بِكُلِّ مَكَانٍ	حَسْبَ السَّابِقِ
21	فِيْ الْخِيْطَةِ سَلَامَةٌ	فِيْ الْخِيْطَةِ	حَسْبَ السَّابِقِ

اَلْقِسْمُ الثَّانِيْ مِنَ الْمُبْتَدَأِ

مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف پہلے گذر چکی ہے جو درج ذیل ہے :

- اَلصِّفَةُ[1] الْوَاقِعَةُ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ أَوْ كَلِمَةِ الِاسْتِفْهَامِ رَافِعَةً لِظَاهِرٍ.
- اس کی وضاحت یہ ہے کہ : اگر اسم فاعل، اسم مفعول، صفۂ مشبہ، اسم منسوب اور أفعل التفضیل[2] میں سے کوئی ایک نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو اور اپنے بعد آنے والے اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے تو نحوی اس وصف کو مبتدا اور اس کے معمول کو اس کا فاعل یا نائب فاعل کہتے ہیں، اور اسے خبر کا قائم مقام (سَادًّا مَسَدَّ الْخَبَرِ) قرار دیتے ہیں۔

شُرُوْطُ الْوَصْفِ الرَّافِعِ لِلْفَاعِلِ

وصف کے مبتدا قسم ثانی بننے کی تین شرطیں ہیں :

پہلی شرط : یہ ہے کہ اس وصف کا نفی یا استفہام پر اعتماد ہو، یعنی اس سے متصل قبل ایسا حرف، اسم یا فعل موجود ہو جو نفی یا استفہام کا معنی دے۔

مِثَالُ النَّفْيِ بِالْحَرْفِ: جیسے: ''مَا قَائِمٌ السَّعْدَانِ''۔ مِثَالُ النَّفْيِ بِالْفِعْلِ: جیسے: ''لَيْسَ قَائِمٌ السَّعْدَانِ''.

مِثَالُ النَّفْيِ بِالِاسْمِ: جیسے: ''غَيْرُ قَائِمٍ السَّعْدَانِ[3]'' مِثَالُ الِاسْتِفْهَامِ بِالْحَرْفِ: جیسے: ''أَقَائِمٌ السَّعْدَانِ''.

مِثَالُ الِاسْتِفْهَامِ بِالِاسْمِ: جیسے: ''كَيْفَ جَالِسٌ السَّعْدَانِ[4]''.

دوسری شرط : أَنْ يَكُوْنَ رَافِعًا لِلِاسْمِ الظَّاهِرِ أَوْ لِلضَّمِيرِ الْمُنْفَصِلِ[5].

---

[1] اَلْمُرَادُ بِالصِّفَةِ اسْمَا الْفَاعِلِ وَ الْمَفْعُوْلِ، وَالصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ، وَالْجَارِيْ مَجْرَاهَا كَالْمَنْسُوْبِ ، نَحْوُ: مَا قُرَشِيٌّ أَخُوْكَ۔[شرح الرضي]

[2] ان سب کو نحو کی اصطلاح میں ''اَلْوَصْفُ'' کہا جاتا ہے۔

[3] وَالنَّفْيُ بِالْفِعْلِ، نَحْوُ: لَيْسَ قَائِمٌ الزَّيْدَانِ، فَ"قَائِمٌ" اسْمُ "لَيْسَ"، وَ"الزَّيْدَانِ" فَاعِلٌ بِ"قَائِمٌ" سَدَّ مَسَدَّ خَبَرِ "لَيْسَ"وَالنَّفْيُ بِالِاسْمِ، نَحْوُ: غَيْرُ قَائِمٍ الزَّيْدَانِ، فَ"غَيْرُ" مُبْتَدَأٌ، وَ"قَائِمٍ" مُضَافٌ إِلَيْهِ وَ"الزَّيْدَانِ" فَاعِلٌ بِ"قَائِمٍ" سَدَّ مَسَدَّ خَبَرِ "غَيْرُ"؛ لِأَنَّ الْمَعْنَى مَا قَائِمٌ الزَّيْدَانِ، فَعُوْمِلَ "غَيْرُ قَائِمٍ" مُعَامَلَةَ "مَا قَائِمٌ"[شَرْحُ التَّصْرِيحِ عَلَى التَّوْضِيحِ]

[4] فَ''كَيْفَ'' اسْمُ اسْتِفْهَامٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ حَالٌ مِنَ"السَّعْدَانِ"،و''جَالِسٌ'' مُبْتَدَأٌ رَافِعٌ لِ''السَّعْدَانِ''۔[منحة]

[5] کوفیین اور علامہ زمخشری کے نزدیک وصف صرف ''رَافِع لِلِاسْمِ الظَّاهِر'' ہو تو مبتدا قرار پاتا ہے، ضمیر منفصل اگر وصف کے بعد آئے تو وہ ان کے نزدیک مبتدا کی قسم ثانی نہیں ہوگی اور ﴿أَرَاغِبٌ أَنْتَ عَنْ آلِهَتِي يَا إِبْرَاهِيمُ﴾[مریم: 46] میں وہ ''رَاغِبٌ'' کو خبر مقدم قرار دیتے ہیں۔ابن حاجبؒ نے کافیہ میں کوفیین کا مذہب اختیار کیا ہے جب کہ ابن عقیلؒ اور ابن ہشامؒ کی رائے وہی ہے جو ہم نے اوپر ذکر کر دی ہے۔

☆ وہ وصف اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کو رفع دے، چنانچہ اگر وصف ضمیر متصل کو رفع دے تو پھر وہ مبتدا قسم ثانی نہ ہوگا، جیسے: ''سَعْدٌ لَا لَاعِبٌ وَ لَا مُشَاهِدٌ'' (سعد نہ کھلاڑی ہے نہ تماش بین) اس مثال میں لَاعِبٌ اور مُشَاهِدٌ ہر ایک وصف ضمیر متصل مستتر کا رافع ہے اس لیے یہ مبتدا نہیں بلکہ سعد کی خبر ہے۔

تیسری شرط: أَنْ يَتِمَّ الْكَلَامُ بِهِ، فَإِنْ لَمْ يَتِمَّ لَمْ يَكُنْ مُبْتَدَأً.

وصف اور مرفوع پر کلام تام ہو، اگر وصف اور مرفوع پر کلام تام نہ ہو تو وصف کو مبتدا قسم ثانی بنانا جائز نہیں ہے، نَحْوُ ''أَقَائِمٌ أَبَوَاهُ سَعْدٌ''، فَـ''سَعْدٌ'' مُبْتَدَأٌ مُؤَخَّرٌ، وَ ''قَائِمٌ'' خَبَرٌ مُقَدَّمٌ، وَ ''أَبَوَاهُ'' فَاعِلٌ بِـ''قَائِمٌ''، وَلَا يَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَ ''قَائِمٌ'' مُبْتَدَأً لِأَنَّهُ لَا يَسْتَغْنِيْ بِفَاعِلِهِ حِيْنَئِذٍ؛ إِذْ لَا يُقَالُ ''أَقَائِمٌ أَبَوَاهُ'' فَيَتِمُّ الْكَلَامُ[1]. یعنی ''أَقَائِمٌ أَبَوَاهُ'' پر کلام تام نہیں، اس لیے کہ کلام میں ''أَبَوَاهُ'' کی ضمیر کا مرجع ضروری ہے۔

جُمْلَةُ الْوَصْفِ مَعَ فَاعِلِهِ

- تُسَمَّى الْجُمْلَةُ الْمُرَكَّبَةُ مِنَ الْوَصْفِ وَ فَاعِلِهِ السَّادِّ مَسَدَّ الْخَبَرِ ''جُمْلَةً اسْمِيَّةً''.
- مبتدا قسم ثانی اپنے فاعل یا نائب فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ بنتا ہے۔

صُوَرُ الْوَصْفِ الرَّافِعِ وَ أَحْكَامُهُ

- وصف اور اس کے بعد آنے والے معمول کی تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت: أَنْ يَتَطَابَقَا إِفْرَادًا، وصف اور اس کا معمول مرفوع دونوں مفرد ہوں، جیسے: أَمُسَافِرٌ مَحْمُوْدٌ.

دوسری صورت: أَنْ يَتَطَابَقَا تَثْنِيَةً أَوْ جَمْعًا، وصف اور اس کا معمول مرفوع دونوں تثنیہ یا دونوں جمع ہوں، جیسے: ''أَمُسَافِرَانِ الْمَحْمُوْدَانِ'' وَ ''أَمُسَافِرُوْنَ الْمَحْمُوْدُوْنَ''.

تیسری صورت: أَنْ لَا يَتَطَابَقَا، لَا إِفْرَادًا وَلَا تَثْنِيَةً وَلَا جَمْعًا، وصف اور اس کے معمول مرفوع میں مطابقت نہ ہو، جیسے: ''أَقَائِمَانِ سَعْدٌ، أَقَائِمُوْنَ سَعْدٌ، أَقَائِمٌ السَّعْدَانِ، أَقَائِمٌ السَّعْدُوْنَ''.

حُكْمُ الصُّوْرَةِ الْأُوْلَى: پہلی صورت ''أَقَائِمٌ سَعْدٌ'' کا حکم یہ ہے کہ اس میں دو وجہیں جائز ہیں:

1. أَنْ يَكُوْنَ الْوَصْفُ مُبْتَدَأً وَ مَا بَعْدَهُ فَاعِلًا سَدَّ مَسَدَّ الْخَبَرِ.
2. أَنْ يَكُوْنَ الْوَصْفُ خَبَرًا مُقَدَّمًا وَ مَا بَعْدَهُ مُبْتَدَأً مُؤَخَّرًا.

[1] [شَرْح ابْن عَقِيْل وَ شَرْح شُذُوْرِ الذَّهَب] بِتَصَرُّفٍ.

حُكْمُ الصُّوْرَةِ الثَّانِيَةِ: دوسری صورت "أَقَائِمَانِ السَّعْدَان" اور "أَقَائِمُونَ السَّعْدُون" کا حکم یہ ہے کہ اس میں وصف خبر مقدم اور اسم مرفوع مبتدا موٴخر ہے، اسم مرفوع کو وصف کے لیے فاعل قائم مقام خبر نہیں قرار دے سکتے، اس لیے کہ فعل یا شبہ فعل جب اسم ظاہر کی طرف مسند ہو تو وہ ہمیشہ واحد کے صیغے کے ساتھ آتا ہے[1]۔

حُكْمُ الصُّوْرَةِ الثَّالِثَةِ: تیسری صورت کی دو شکلیں ہیں:

1 وصف تثنیہ یا جمع ہو اور اس کے بعد آنے والا اسم مرفوع واحد ہو، جیسے: "أَقَائِمَانِ سَعْدٌ" اور "أَقَائِمُوْنَ سَعْدٌ" یہ صورت ممتنع ہے۔ اس لیے کہ اسم مرفوع کو فاعل قرار دینا بھی درست نہیں کیونکہ اس صورت میں فاعل اسم ظاہر ہونے کی وجہ سے وصف واحد کا صیغہ ہونا چاہیے تھا۔ اور أ قَائِمَانِ، أ قَائِمُوْنَ کو خبر مقدم اس لیے نہیں قرار دے سکتے کہ مبتدا اور خبر کے درمیان مطابقت ضروری ہوتی ہے اور یہاں یہ شرط نہیں پائی جاتی۔

2 وصف واحد ہو اور اسم مرفوع تثنیہ یا جمع ہو، جیسے: "أَقَائِمٌ السَّعْدَانِ" اور "أَقَائِمٌ السَّعْدُوْنَ" یہ شکل جائز ہے، اس میں وصف کا مبتدا ہونا اور ما بعد کا فاعل قائم مقام خبر ہونا متعین ہے[2]۔

ابن ہشامؒ أوضح المسالك میں ان تینوں صورتوں اور ان کے احکام کو درج ذیل مختصر مگر جامع الفاظ میں سموتے ہیں:

وَ إِذَا لَمْ يُطَابِقِ الْوَصْفُ مَا بَعْدَهُ تَعَيَّنَتْ ابْتِدَائِيَّتُهُ، نَحْوُ: "أَقَائِمٌ أَخَوَاكَ"،
وَ إِنْ طَابَقَهُ فِي غَيْرِ الْإِفْرَادِ تَعَيَّنَتْ خَبَرِيَّتُهُ، نحو: "أَقَائِمَانِ أَخَوَاكَ" و "أَقَائِمُوْنَ إِخْوَتُكَ"،
وَ إِنْ طَابَقَهُ فِيْ الْإِفْرَادِ احْتَمَلَهُمَا، نَحْوُ: "أَقائِمٌ أَخُوْكَ".

---

[1] وَ يَجُوْزُ عَلَى لُغَةِ "أَكَلُوْنِيْ الْبَرَاغِيْثُ" أَنْ يَكُوْنَ الْوَصْفُ مُبْتَدَأً، وَمَا بَعْدَهُ فَاعِلٌ أَغْنٰى عَنِ الْخَبَرِ۔ [شَرْح ابْن عَقِيْل]

[2] اس مقام پر علّامہ مُحَمَّد مُحِي الدِّيْن عَبْدالحَمِيْد نے [مِنْحَة الْجَلِيْل بِتَحْقِيْق شَرْح ابْن عَقِيْل] میں انتہائی نفیس اور مفید بحث لکھی ہے، جسے باریکی میں جانا مطلوب ہو، وہ وہاں رجوع کرے۔

تَدْرِيْبَاتٌ مُنَوَّعَةٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى الْقِسْمِ الثَّانِي مِنَ الْمُبْتَدَأِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	حُكْمُهُ
1	مَا عَالِمٌ أَهْلُ الْقَرْيَةِ بِنَبَأِ الزِّلْزَالِ فِي الْمَنَاطِقِ الشِّمَالِيَّةِ	عَالِمٌ	مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ رَافِعٌ لِفَاعِلِهِ(أَهْلُ الْقَرْيَةِ) السَّادِّ مَسَدَّ الْخَبَرِ،وَهُوَ اسْمٌ ظَاهِرٌ وَاقِعٌ بَعْدَ النَّفْيِ بِالْحَرْفِ
2	هَلْ عَارِفٌ أَنْتَ/ أَنْتُمَا / أَنْتُمْ؟	عَارِفٌ	مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ وَاقِعٌ بَعْدَ الاِسْتِفْهَامِ بِالْحَرْفِ، رَافِعٌ لِفَاعِلِهِ (الضَّمِيْرِ الْمُنْفَصِلِ) السَّادِّ مَسَدَّ الْخَبَرِ ،
3	هَلْ مَعْذُوْرٌ أَخُوكَ/ أَخَوَاكَ/ إِخْوَتُكَ؟	مَعْذُوْرٌ	مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ رَافِعٌ لِنَائِبِ فَاعِلِهِ ، السَّادِّ مَسَدَّ الْخَبَرِ ،وَاقِعٌ بَعْدَ الاِسْتِفْهَامِ بِالْحَرْفِ
4	لَيْسَ ذَاهِبٌ الطِّفْلُ / الطِّفْلَانِ/ الْأَطْفَالُ الْيَومَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ	ذَاهِبٌ	مَرْفُوْعٌ عَلَى أَنَّهُ اسْمُ لَيْسَ(هُوَ فِي الْأَصْلِ مُبْتَدَأٌ) رَافِعٌ لِلاسْمِ الظَّاهِرِ بَعْدَهُ، وَاقِعٌ بَعْدَ النَّفْيِ بِالفِعْلِ''لَيْسَ''
5	كَيْفَ نَاجِحٌ أَنْتَ/ أَنْتُمَا/ أَنْتُمْ فِي الاِخْتِبَارِ مَعَ الكَسَلِ؟	نَاجِحٌ	مَرْفُوْعٌ عَلَى أَنَّهُ مُبْتَدَأٌ، وَاقِعٌ بَعْدَ الاِسْتِفْهَامِ بِالاِسْمِ، رَافِعٌ فَاعِلَهُ ''أَنْتَ/ أَنْتُمَا/ أَنْتُمْ '' سَادًّا مَسَدَّ الْخَبَرِ
6	اَلْجَوُّ فِي هٰذِهِ الأَيَّامِ لَا حَارٌّ وَ لَا بَارِدٌ	حَارٌّ وَ بَارِدٌ	وَصْفَانِ مَرْفُوْعَانِ عَلَى أَنَّهُمَا خَبَرَانِ(خَبَرٌ بَعْدَ خَبَرٍ) لِلْمُبْتَدَأِ ''اَلْجَوُّ'' وَ لَيْسَا مِمَّا نَحْنُ فِيْهِ لِأَنَّهُمَا رَافِعَانِ لِلضَّمِيْرِ الْمُسْتَتِرِ
7	هَلْ قَادِمَانِ السَّعْدَانِ/ قَادِمُوْنَ السَّعْدُوْنَ مِنْ سَفَرِ الْعُمْرَةِ؟	قَادِمَانِ قَادِمُوْنَ	كُلٌّ مِنْهُمَا مَرْفُوْعٌ عَلَى أَنَّهُ خَبَرٌ مُقَدَّمٌ لِلْمُبْتَدَأِ (السَّعْدَانِ / السَّعْدُوْنَ) وَ لَيسَ مِمَّا نَحْنُ فِيْهِ لِمُطَابَقَةِ الْوَصْفِ الْمَرْفُوعِ بَعْدَهُ فِي التَّثْنِيَةِ وَالْجَمْعِ-
8	غَيْرُ كَسُوْلٍ طُلَّابُ الْمَعْهَدِ	كَسُوْلٍ	مَرْفُوعٌ تَقْدِيرًا لِاشْتِغَالِ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ الْجَرِّ،رَافِعٌ لِلاِسْمِ الَّذِيْ بَعْدَهُ'' طُلَّابُ الْمَعْهَدِ '' وَاقِعٌ بَعْدَ النَّفْيِ بِ''غَيْرُ'' فَإِنَّ الْمَعْنٰى''مَا كَسُوْلٌ طُلَّابُ الْمَعْهَدِ''
9	سَاخِطٌ عَلَيْكَ أَبَوَاكَ	سَاخِطٌ	هٰذَا التَّرْكِيْبُ غَيْرُ صَحِيْحٍ، فَإِنَّ الْوَصْفَ (سَاخِطٌ) لَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُوْنَ خَبَرًا مُقَدَّمًا لِمَابَعْدَهُ''أَبَوَاكَ'' لِعَدَمِ الْمُطَابَقَةِ بَيْنَهُمَا، وَلَا أَنْ يَكُوْنَ رَافِعًا لِمَا بَعْدَهُ ، لِأَنَّهُ لَيْسَ وَاقِعًا بَعْدَ نَفْيٍ أَوِ اسْتِفْهَامٍ وَالصَّحِيْحُ أَنْ يُقَالَ ''سَاخِطَانِ عَلَيْكَ أَبَوَاكَ'' عَلَى أَنْ يَكُونَ الْوَصْفُ خَبَرًا مُقَدَّمًا لِمَابَعْدَهُ
10	هَلْ مُسَافِرٌ أَبُوْكَ؟	مُسَافِرٌ	وَصْفٌ مَرْفُوْعٌ وَاقِعٌ بَعْدَ الاِسْتِفْهَامِ بِالْحَرْفِ، مُطَابِقٌ لِمَا بَعْدَهُ فِيْ الْإِفْرَادِ، فَيَجُوزُ فِيْهِ الْوَجْهَانِ: (١) أَنْ يَكُوْنَ مُبْتَدَأً رَافِعًا لِمَابَعْدَهُ (٢) أَنْ يَكُوْنَ خَبَرًا مُقَدَّمًا لِمَا بَعْدَهُ لِأَنَّهُ مُطَابِقٌ لِمَا بَعْدَهُ فِيْ الْإِفْرَادِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْمُبْتَدَأُ	حُكْمُهُ
11	أَقَائِمٌ أَبَوَاهُ سَعْدٌ؟	قَائِمٌ	لَيْسَ مِمَّا نَحْنُ فِيْهِ، وَ اِنْ كَانَ رَافِعًا لِمَا بَعْدَهُ ، فِإنَّهُ غَيْرُمُكْتَفىً بِهِ أَيْ لَا يُغْنِي عَنِ الخَبَرِ فَلَيْسَ سَادًّا مَسَدَّهُ، وَلَا يَتِمُّ الْكَلَامُ بِهِ بَلْ يَحْتَاجُ إِلَى ذِكْرِ مَرْجِعِ الضَّمِيْرِ وَ هُوَ سَعْدٌ فَإِعْرَابُهُ أَنَّهُ مَعَ مَرْفُوعِهِ خَبَرٌ مُقَدَّمٌ وَ سَعْدٌ خَبَرُهُ
12	أ نَاجِحٌ أَخَوَاهُ سَعْدٌ؟	نَاجِحٌ	حَسْب السَّابِقِ۔
13	مَا حَسَنٌ الْإِهْمَالُ	حَسَنٌ	وَصْفٌ وَاقِعٌ بَعْدَ النَّفْيِ بِالْحَرْفِ رَافِعٌ لِمَا بَعْدَهُ، وَ هَوُ سَادٌّ مَسَدَّ الْخَبَرِ
14	هَلْ قَادِمَانِ/قَادِمُوْنَ سَعْدٌ؟	قَادِمَانِ/قَادِمُوْنَ	هَذَا التَّرْكِيْبُ غَيْرُ صَحِيْحٍ، فَإِنَّ ''قَادِمَانِ''وَ''قَادِمُوْنَ''لَيْسَا بِرَافِعَيْنِ لِ''سَعْدٌ'' لِأَنَّهُ اسْمٌ ظَاهِرٌ، وَالظَّاهِرُ لَا يُثَنَّى وَ لَا يُجْمَعُ مَعَهُ مَا أُسْنِدَ اِلَيْهِ قَبْلَهُ، وَكَذَا لَايَجُوْزُ أَنْ يَكُوْنَا خَبَرَيْنِ لِ''سَعْدٌ'' لِعَدَمِ الْمُطَابَقَةِ بَيْنَ الْمُبْتَدَأِ وَ الْخَبَرِ
15	اَلْقَاضِيْ عَلَى بَابِ الْمَحْكَمَةِ لَاخَارِجٌ وَ لَا دَاخِلٌ	خَارِجٌ وَ دَاخِلٌ	وَصْفَانِ مَرْفُوْعَانِ رَافِعَانِ لِضَمِيْرٍ مُسْتَتِرٍ فِيْ كُلٍّ مِنْهُمَا، خَبَرَانِ لِمُبْتَدَإٍ مَحْذُوفٍ جَوَازًا، تَقْدِيْرُهُ ''هُو'' لِقَرِيْنَةٍ مَقَالِيَّةٍ عَلَيْهِ، وَ لَيْسَا مِمَّا نَحْنُ فِيْهِ، لِأَنَّهُمَا رَافِعَانِ لِضَمِيْرٍ مُسْتَتِرٍ وَ شَرْطُ مَا نَحْنُ فِيْهِ أَنْ يَكُونَ رَافِعًا إِمَّا لِاسْمٍ ظَاهِرٍ أَوْ لِضَمِيْرٍ مُنْفَصِلٍ
16	﴿أَرَاغِبٌ أَنتَ عَنْ ءَالِهَتِى يَٰٓإِبْرَٰهِيمُ﴾ [مريم: 46]	رَاغِبٌ	مَرْفُوعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ، رَافِعٌ لِلضَّمِيْرِ الْمُنْفَصِلِ بَعْدَهُ، وَهُوَ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ فَاعِلٌ سَدَّ مَسَدَّ الْخَبَرِ

خَبَرُ الْمُبْتَدَاِ

1-تَعْرِيْفُهُ

2-أَنْوَاعُهُ

3-أَحْكَامُهُ

٤-تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ

اَلْخَبَرُ

- اَلْخَبَرُ هُوَ الْمُجَرَّدُ الْمُسْنَدُ بِهِ الْمُغَايِرُ لِلصِّفَةِ الْمَذْكُوْرَةِ[1].
- ”خبر“ وہ لفظ ہے جو:

ا عوامل لفظیہ سے خالی ہو[2]۔

ب مبتدا کی طرف اس کا اسناد ہو۔

ج اور صفت مذکورہ (مبتدا کی قسم دوم) سے مغایر ہو۔

خبر اور مبتدا قسم ثانی میں فرق

خبر اور مبتدا کی قسم دوم دونوں مسند ہیں مگر ان میں فرق یہ ہے کہ خبر کا اسناد مبتدا کی طرف ہوتا ہے جب کہ مبتدا کی قسم دوم کا اسناد فاعل یا نائب فاعل (قائم مقام خبر) کی طرف ہوتا ہے۔

تَقْسِيْمُ الْخَبَرِ

خبر کی تین قسمیں ہیں[3]:

اَلرَّقَمُ	أَنْوَاعُ الْخَبَرِ		اَلْأَمْثِلَةُ
1	اَلْمُفْرَدُ	اَلْجَامِدُ	اَلْجَمَلُ حَيْوَانٌ.

[1] یہ تعریف [اَلْكَافِيَة لِابْن الْحَاجِب] سے لی گئی ہے، اس کے علاوہ خبر کی درج ذیل تعریفات بھی کی گئی ہیں:
١: وَالْخَبَرُ: اَلْجُزْءُ الْمُتِمُّ الْفَائِدَةُ ،كَ اَللهُ بَرٌّ،وَالْأَيَادِيْ شَاهِدَةٌ۔[أَلْفِيَة ابْن مَالِك] ٢: اَلْخَبَرُ:هُوَ الْمُسْنَدُ الَّذِي تَتِمُّ بِهِ مَعَ الْمُبْتَدَأ فَائِدَةٌ۔[شَرْح قَطْر النَّدٰى] ٣: هُوَ مَاتَحْصُلُ بِهِ الْفَائِدَةُ مَعَ مُبْتَدَأٍ غَيْرِالْوَصْفِ الْمَذْكُوْرِ[شَرْح شُذُوْرُالذَّهَب] ٤: اَلْخَبَرُ:اَلْجُزْءُ الَّذِيْ حَصَلَتْ بِهِ الْفَائِدَةُ مَعَ مُبْتَدَأٍ غَيْرِالْوَصْفِ الْمَذْكُوْرِ. [أَوْضَحُ الْمَسَالِك] ٥: هُوَ الِاسْمُ الْمَرْفُوْعُ الْمُسْنَدُ إِلَى الْمُبْتَدَأ غَيْرِ الْوَصْفِ لِيُتَمِّمَ فَائِدَتَهُ. [اَلْقَوَاعِدُ الْأَسَاسِيَّةُ لِلُّغَةِ الْعَرَبِيَّة].

[2] خبر میں عامل مبتدا ہے، نحاۃ کہتے ہیں: ”اَلْعَامِلُ فِيْ الْمُبْتَدَأِ هُوَ الِابْتِدَاءُ وَ فِيْ الْخَبَرِ الْمُبْتَدَأُ.وَقِيْلَ : اَلْمُبْتَدَأُ مَرْفُوْعٌ بِالِابْتِدَاءِ ، وَالْخَبَرُ مَرْفُوْعٌ بِالِابْتِدَاءِ وَالْمُبْتَدَأ-وَقِيْلَ: تَرَافَعَا، وَمَعْنَاهُ أَنَّ الْخَبَرَ رَفَعَ الْمُبْتَدَأَ وَ الْمُبْتَدَأَ رَفَعَ الْخَبَرَ-وَأَعْدَلُ هٰذِهِ الْمَذَاهِبِ مَذْهَبُ سِيْبَوَيْهِ وَهُوَ الْأَوَّلُ ، وَهٰذَا الْخِلَافُ مِمَّا لَا طَائِلَ فِيْهِ-[شَرْح ابْن عَقِيْل]

[3] مندرجہ بالا تقسیم نحو کی عام کتابوں میں موجود ہے، اس بنا پر ہم نے اس تقسیم کو نمایاں طور پر ذکر کیا ہے۔ جب کہ ابن حاجبؒ کی رائے اس سے مختلف ہے، وہ [كافية] میں فرماتے ہیں: ”وَالْخَبَرُ قَدْ يَكُوْنُ جُمْلَةً--------وَمَا وَقَعَ ظَرْفًا فَالْأَكْثَرُ عَلَى أَنَّهُ مُقَدَّرٌ بِجُمْلَةٍ“
ابن حاجبؒ کی رائے کا خلاصہ یہ ہے کہ خبر کی دو نوع ہیں: (ا) اَلْخَبَرُ الْمُفْرَدُ (ب) اَلْخَبَرُ الْجُمْلَةُ
جہاں تک ظرف اور جار مجرور کا تعلق ہے تو وہ دوسری نوع میں داخل ہیں، اس لیے کہ ان دونوں کا تعلق ان کے نزدیک فعل محذوف کے ساتھ مانا جاتا ہے اور وہ فعل اپنے فاعل اور ظرف کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ قرار پاتا ہے۔

		اَلْمُشْتَقُّ	سَعْدٌ حَاضِرٌ.
2	اَلْجُمْلَةُ	اَلْجُمْلَةُ الِاسْمِيَّةُ	سَعْدٌ أَبُوْهُ ذَاهِبٌ.
		اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ	اَللّٰهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ.
3	شِبْهُ الْجُمْلَةِ	اَلظَّرْفُ	سَعْدٌ عِنْدَكَ.
		اَلْجَارُّ وَ الْمَجْرُوْرُ	سَعْدٌ فِيْ الْمَدْرَسَةِ.

اَلْخَبَرُ الْمُفْرَدُ

خبرِ مفرد سے مراد یہ ہے کہ وہ جملہ یا شبہِ جملہ (ظرف یا جار مجرور) نہ ہو۔ چنانچہ ''اَلرَّجُلَانِ رَاكِبَانِ'' اور ''اَلرِّجَالُ رَاكِبُوْنَ'' میں ''رَاكِبَانِ'' اور ''رَاكِبُوْنَ'' دونوں (ضمیر کی طرف مسند ہونے کے باوجود) خبرِ مفرد کہلاتے ہیں۔

تَقْسِيْمُ الْخَبَرِ الْمُفْرَدِ

خبر مفرد کی دو قسمیں ہیں:

1. مُشْتَقٌّ نَحْوُ: سَعْدٌ حَاضِرٌ.
2. جَامِدٌ نَحْوُ: اَلْجَمَلُ حيوانٌ.

اَلْخَبَرُ الْمُفْرَدُ الْمُشْتَقُّ

خبر مفرد مشتق کی دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: یہ کہ خبر ''حَامِلٌ لِضَمِيْرِ الْمُبْتَدَأِ'' ہو، نَحْوُ: سَعْدٌ صَائِمٌ أَيْ صَائِمٌ هُوَ [1].

دوسری صورت: یہ کہ خبر ''حَامِلٌ لِضَمِيْرِ الْمُبْتَدَأِ'' نہ ہو، بلکہ ''مُسْنَدٌ إِلَى الِاسْمِ الظَّاهِرِ'' ہو، نَحْوُ: سَعْدٌ صَائِمٌ أَبُوْهُ.

---

1 خبر مشتق اس وقت ''مُتَحَمِّلٌ لِضَمِيْرِ الْمُبْتَدَأِ'' ہوتی ہے جب وہ جاری مجری الفعل ہو: جیسے اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل، ہر چہ وہ مشتقات ہیں جو جاری مجری الفعل نہیں تو وہ ''مُتَحَمِّلٌ لِضَمِيْرِ الْمُبْتَدَأِ'' نہیں ہوتے، جیسے: اسم آلہ اور وہ اسم مشتق جو ''مَفْعَلٌ'' کے وزن پر ہو اور اس سے مراد زمان یا مکان ہو، چنانچہ جب ہم کہتے ہیں: ''هٰذَا مِفْتَاحٌ'' یا ''هٰذَا مَرْمَى سَعْدٍ'' وَ نَقْصُدُ بِهِ مَكَانَ رَمْيِهِ أَوْ زَمَانَ رَمْيِهِ، تو ان دونوں مثالوں میں خبر مشتق ہونے کے باوجود ''مُتَحَمِّلٌ لِضَمِيْرِ الْمُبْتَدَأِ'' نہیں ہوتی۔ [شَرْح ابْن عَقِيْل]

پہلی صورت کا حکم: یہ ہے کہ ایسی خبر کی مبتدا کے ساتھ إفراد، تثنیہ، جمع، تذکیر اور تانیث میں مطابقت واجب ہے۔ جیسے: سَعْدٌ كَرِيْمٌ، فَاطِمَةٌ كَرِيْمَةٌ، اَلْوَلَدَانِ مَحْبُوْبَانِ، اَلْبِنْتَانِ مَحْبُوْبَتَانِ، اَلرِّجَالُ مُهَذَّبُوْنَ، اَلنِّسَاءُ مُحْتَرَمَاتٌ.

دوسری صورت کا حکم: یہ ہے کہ اس کی مبتدا کے ساتھ مطابقت ضروری نہیں، جیسے: سَعْدٌ كَرِيْمَةٌ أُخْتُهُ.

اَلْخَبَرُ الْمُفْرَدُ الجَامِدُ

اَلْخَبَرُالْمُفْرَدُ الجَامِدُ کا حکم: یہ ہے کہ وہ عام طور پر ''مُتَحَمِّلٌ لِضَمِيْرِ الْمُبْتَدَأ'' نہیں ہوتا، جیسے: سَعْدٌ أَخُوْكَ لیکن بعض اوقات جب کہ وہ مؤول بالمشتق ہو تو اسے ''حَامِلٌ لِضَمِيْرِ الْمُبْتَدَأ'' مانا جاتا ہے، جیسے: سَعْدٌ أَسَدٌ أَيْ شُجَاعٌ هُوَ.

تَقْسِيمُ الْخَبَرِ الْجُمْلَةِ

اَلْخَبَرُ الْجُمْلَةُ کی دو قسمیں ہیں:

1. فِعْلِيَّةٌ نَحْوُ: ﴿اللّٰهُ يَرْزُقُ مَن يَشَآءُ﴾ [البقرة: 212].
2. اِسْمِيَّةٌ نَحْوُ: سَعْدٌ أَبُوْهُ ذَاهِبٌ.

شُرُوْطُ صِحَّةِ وُقُوْعِ الْجُمْلَةِ خَبَرًا[1]

جملہ کے خبر واقع ہونے کی دو شرطیں ہیں:

اَلشَّرْطُ الْأَوَّلُ: یہ کہ وہ جملہ ''رابط'' پر مشتمل ہو جو مبتدا کے ساتھ اس کے ربط کا ذریعہ ہو[2]۔

اَلشَّرْطُ الثَّانِيْ: یہ کہ اس کی ابتداء میں: لٰكِنْ، بَلْ، اور حَتَّى نہ ہو۔

---

[1] [مِنْحَةُ الْجَلِيْلِ] بِتَصَرُّف

[2] ''رابط'' کی تفصیل آگے آرہی ہے ان شاء اللہ۔

بعض نحاۃ کے نزدیک یہ شرط بھی ہے کہ وہ جُمْلَة إِنْشَائِيَّة نہ ہو، جبکہ جمہور کے نزدیک جُمْلَة إِنْشَائِيَّة کا خبر واقع ہونا درست ہے چنانچہ: ''سَعْدٌ وَاللهِ إِنْ قَصَدْتَهُ لَيُعْطِيَنَّكَ ''اور''سَعْدٌ أَكْرِمْهُ[1]''اور''سَعْدٌ لَا تُوَهِّنْهُ''کہنا درست ہے[2]۔

رَابِطُ الْخَبَرِ بِالْمُبْتَدَإِ

رَابِطُ الْخَبَرِ بِالْمُبْتَدَإِ چار ہیں:

1 اَلضَّمِيْرُ
2 اَلْإِشَارَةُ إِلَى الْمُبْتَدَإِ
3 تَكْرَارُ الْمُبْتَدَإِ بِلَفْظِهِ
4 تَكْرَارُ الْمُبْتَدَإِ بِلَفْظٍ أَعَمَّ مِنَ الْمُبْتَدَإِ

اَلضَّمِيْرُ: یہ کہ ''الخبر الجملة''ایسی ضمیر پر مشتمل ہو جو مبتدا کی طرف راجع ہو، یہ ضمیر کبھی بارز ہوتی ہے، جیسے: ''سَعْدٌ جَاءَ أَخُوْهُ''، کبھی مستتر ہوتی ہے، جیسے: ''اَلْحَقُّ يَعْلُوْ''اور کبھی مقدر ہوتی ہے، جیسے: اَلسَّمَنُ مَنَوَانِ بِدِرْهَمٍ أَيْ مَنَوَانِ مِنْهُ بِدِرْهَمٍ.

اَلْإِشَارَةُ إِلَى الْمُبْتَدَإِ: كَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿وَلِبَاسُ ٱلتَّقْوَىٰ ذَٰلِكَ خَيْرٌ﴾ [الأعراف: 26]آیت مبارکہ میں ''لِبَاسُ التَّقْوٰى''مبتدا ہے اور''ذٰلِكَ خَيْرٌ''جملہ اس کی خبر ہے جس میں''ذٰلِكَ''اسم اشارہ رابط ہے۔

تَكْرَارُ الْمُبْتَدَإِ بِلَفْظِهِ: كَقَوْلِهِ تَعَالٰى: ﴿ٱلْحَآقَّةُ ۝١ مَا ٱلْحَآقَّةُ ۝٢﴾[الحاقة:1-2] آیت مبارکہ میں''اَلْحَاقَّةُ'' مبتدا ہے اور''مَا الْحَاقَّةُ''جملہ اس کی خبر ہے جس میں تکرار مبتدا''اَلْحَاقَّةُ''رابط ہے۔

تَكْرَارُ الْمُبْتَدَإِ بِلَفْظٍ أَعَمَّ مِنَ الْمُبْتَدَإِ: جیسے''سَعْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ''اس مثال میں''سَعْدٌ''مبتدا ہے اور''نِعْمَ الرَّجُلُ''جملہ اس کی خبر ہے۔ جس میں''الرَّجُلُ''کے عموم میں''سَعْدٌ'' داخل ہے۔لہٰذا عام لفظ''الرَّجُلُ'' کے ساتھ تکرار مبتدا رابط ہے۔

---

[1]ذَهَبَ ابْنُ السِّرَاجِ إِلَى أَنَّهُ إِنْ وَقَعَ خَبَرُ الْمُبْتَدَإِ جُمْلَةً طَلَبِيَّةً فَهُوَ عَلَى تَقْدِيْرِ قَوْلٍ ، فَالتَّقْدِيْرُ عِنْدَهُ فِي الْمِثَالِ الثَّانِيْ: سَعْدٌ مَقُوْلٌ فِيْهِ أَكْرِمْهُ (اَلْمَرْجِعُ السَّابِقُ بِتَصَرُّفٍ).

[2]ابْنُ حَاجِبٍؒ، ابْنُ هِشَامٍؒ اور ابْنُ عَقِيْلٍؒ نے اس مقام پر جملہ کو مطلقاذ کر کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک جملہ خبریہ ہو یا انشائیہ دونوں کا خبر بننا درست ہے۔(اَلْكَافِيَة، شَرْحُ قَطْرِ النَّدٰى وَبَلِّ الصَّدٰى، شَرْحُ شُذُوْرِالذَّهَبِ، أَوْضَحُ الْمَسَالِكِ إِلَى أَلْفِيَّةِ ابْنِ مَالِكٍ، شَرْحُ ابْنِ عَقِيْلٍ).

ملاحظہ : اگر مبتدا اور خبر معنی میں ایک ہی چیز ہوں تو رابط کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ اس صورت میں خبر اجنبی نہیں ہوتی کہ اس کا مبتدا کے ساتھ تعلق پیدا کرنے کے لیے کسی ربط کی ضرورت پڑے، جیسے: ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص:1].

اَلْخَبَرُ شِبْهُ الجُمْلَة

''شبہِ جملہ'' کا اطلاق دو چیزوں پر ہوتا ہے:

ا اَلظَّرْفُ، جیسے: سَعْدٌ عِنْدَكَ. ب اَلْجَارُّ وَ الْمَجْرُوْرُ[1]، جیسے: سَعْدٌ فِيْ الْمَدْرَسَةِ.

مَلْحُوْظَة

ظرف اور جار و مجرور جب خبر کی جگہ آئے تو اس صورت میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ ظرف اور جار و مجرور بذات خود خبر ہے؟ یا یہ کہ خبر ان کا مُتعلَّق ہے؟ یا یہ کہ ''مُتعلَّق (بِفَتْحِ اللَّام)'' اور ''مُتَعلِّق (بِكَسْرِ اللَّام)'' دونوں مل کر خبر بنتے ہیں؟

اس مسئلہ میں نحویوں کے تین مذہب ہیں:

1. جمہور بصریین کے نزدیک شبہِ جملہ اور اس کے مُتَعلَّق دونوں کا مجموعہ خبر ہے[2]۔
2. خبر صرف مُتَعلَّق ہے اور شبہِ جملہ اس کے لیے قید ہے۔
3. أَبُوْ بَكْر بْنُ السِّرَاجِ کے نزدیک شبہِ جملہ بذات خود خبر ہے۔ اور یہ خبر کی مستقل قسم (نہ جملہ نہ مفرد) ہے[3]۔

جمہور بصریین کا مذہب راجح ہے۔

مُتَعلَّق کیا ہے؟

شِبْهُ الْجُمْلَةِ (ظَرْف اور جَارّ مَعَ مَجْرُوْرِه بِحَرْفِ الْجَرّ) کا مُتَعلَّق فعل ہے یا وصف ہے؟

---

[1] يُشْتَرطُ فِيْ الظَّرْفِ وَالْجَارِّ وَ الْمَجْرُوْرِ أَنْ يَكُوْنَا تَامَّيْنِ، تَحْصُلُ بِالْإِخْبَارِ بِهِمَا فَائِدَةٌ بِمُجَرَّدِ ذِكْرِهِمَا؛ فَلَا يَصِحُّ: اَلْعِلْمُ مَكَانًا، وَمُحَمَّدٌ بِكَ؛ لِعَدَمِ الْفَائِدَةِ [مُخْتَصَر مِصْبَاح السَّالِك]

[2] لِتَوَقُّفِ الْفَائِدَةِ عَلَى كُلٍّ مِنْهُمَا.

[3] [شَرْحُ ابْنِ عَقِيْل]

اس سلسلے میں نحویوں کے تین مذہب ہیں:

1 اِبْن حَاجِبؒ فرماتے ہیں: ''فَالْأَكْثَرُ عَلَى أَنَّهُ مُقَدَّرٌ بِجُمْلَةٍ[1]''.

2 اِبْن ہِشَامؒ فرماتے ہیں: وَ الصَّحِيْحُ أَنَّ تَقْدِيْرَهُ كَائِنٌ أَوْ مُسْتَقِرٌّ لَا كَانَ أَوْ اسْتَقَرَّ.

3 اِبْن مَالِکؒ کے نزدیک دونوں جائز ہیں، وہ فرماتے ہیں:

وَ أَخْبَرُوْا بِظَرْفٍ أَوْ بِحَرْفِ جَرٍّ ☆ نَاوِيْنَ مَعْنَى ''كَائِنٍ'' أَوْ ''اسْتَقَرّ''

أَحْكَامُ الْخَبَرِ

خبر کے درج ذیل سات احکام ہیں:

1 وُجُوْبُ رَفْعِهِ.

2 تَقْدِيْمُهُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَ تَأْخِيْرُهُ عَنْهُ.

3 جَوَازُ حَذْفِهِ.

4 وُجُوْبُ حَذْفِهِ.

5 تَعَدُّدُهُ جَوَازًا وَ وُجُوْبًا.

6 اِقْتِرَانُهُ بِالْفَاءِ وُجُوْبًا وَجَوَازًا.

7 وُقُوْعُ الظَّرْفِ خَبَرًا.

[1] أَيْ فِعْلٌ مَحْذُوْفٌ مِنَ الْأَفْعَالِ الْعَامَّةِ ، لِدَلَالَةِ الظَّرْفِ عَلَيْهِ.

اَلْحُكْمُ الْأَوَّلُ:وُجُوْبُ رَفْعِهِ

يَجِبُ أَنْ يَكُوْنَ خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ مَرْفُوْعًا: لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا أَوْ حُكْمًا.

اَلرَّقَمُ	اَلرَّفْعُ لَفظًا أَوْ تَقْدِيرًا أَوْ حُكْمًا	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ أَوْ بِالْحَرْفِ	اَلنَّصُّ	اَلشَّاهِدُ	إِعْرَابُهُ
1	اَلرَّفْعُ لَفظًا	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ لَفظًا	سَعِيْدٌ قَائِمٌ	قَائِمٌ	خَبَرُالْمُبْتَدَأِ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الظَّاهِرَة
2		اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ لَفظًا	سَعْدٌ أَخُوْكَ	أَخُوْكَ	خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ مَرْفُوْعٌ بِالْوَاوِ الظَّاهِرَة
3	اَلرَّفْعُ تَقْدِيرًا	اَلرَّفْعُ بِالْحَرَكَةِ تَقْدِيرًا	هٰذَا غُلَامِي	غُلَامٌ	خَبَرُالْمُبْتَدَأِ مَرْفُوْعٌ بِالضَّمَّةِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِحَرَكَةِ الْمُنَاسَبَةِ لِيَاءِ الْمُتَكَلِّمِ
4		اَلرَّفْعُ بِالْحَرْفِ تَقْدِيرًا	مَاهُمْ إِلَّا بِمُسْلِمِيْنَ	مُسْلِمِيْنَ	خَبَرٌ مَرْفُوْعٌ بِالْوَاوِ الْمُقَدَّرَةِ مَنَعَ مِنْ ظُهُوْرِهَا اشْتِغَالُ الْمَحَلِّ بِعَلَامَةِ حَرْفِ الْجَرِّ الزَّائِدِ
5	اَلرَّفْعُ الْحُكْمِيُّ/ الْمَحَلِّيُّ		اَلْحَقُّ يَعْلُوْ	يَعْلُوْ	اَلْجُمْلَةُ(فِعْلٌ مَعَ فَاعِلِهِ) فِي مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرُ الْمُبْتَدَأِ

اَلْحُكْمُ الثَّانِي:تَقْدِيْمُهُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَ تَأْخِيْرُهُ عَنْهُ

مبتدا پر تقدیم اور تاخیر کے اعتبار سے خبر کی تین قسمیں ہیں:

1. قِسْمٌ يَجُوْزُ فِيْهِ التَّقْدِيْمُ وَ التَّأْخِيْرُ.
2. قِسْمٌ يَجِبُ فِيْهِ تَأْخِيْرُ الْخَبَرِ.
3. قِسْمٌ يَجِبُ فِيْهِ تَقْدِيمُ الْخَبَرِ.

اَلْقِسْمُ الْأَوَّلُ: اصل یہ ہے کہ خبر مبتدا کے بعد آئے اس لیے کہ خبر معنی میں مبتدا کی صفت ہے، لیکن جہاں کسی التباس و ابہام کا خدشہ نہ ہو وہاں خبر پہلے لانے میں بھی کوئی حرج نہیں۔

چنانچہ ہم کہہ سکتے ہیں: "قَائِمٌ سَعْدٌ، وَ قَائِمٌ أَبُوْهُ سَعْدٌ،وَ أَبُوْهُ مُنْطَلِقٌ سَعْدٌ، وَ فِي الدَّارِ سَعْدٌ،وَ عِنْدَكَ سَعْدٌ"[1].

[1][شَرْحُ ابْنِ عَقِيْلٍ] بِتَصَرُّفٍ.

اَلْقِسْمُ الثَّانِيْ: تَأْخِيرُالْخَبَرِ وُجُوْبًا کی صورتیں وہی ہیں جن کا ذکر تقْدِيْمُ الْمُبْتَدَأِ وُجُوْبًا میں گزر چکا ہے۔
اَلْقِسْمُ الثَّالِثُ: تَقْدِيْمُ الْخَبَرِ وُجُوْبًا کی وہی صورتیں ہیں جن کا ذکر تَأْخِيْرُ الْمُبْتَدَأِ وُجُوْبًا میں گزر چکا ہے۔

اَلْحُكْمُ الثَّالِثُ: جَوَازُحَذْفِهِ

- يَجُوْزُ حَذْفُهُ لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ لَفْظِيَّةٍ أَوْ عَقْلِيَّةٍ.
- جب خبر کی نشاندہی کرنے والا کوئی لفظی یا عقلی قرینہ موجود ہو تو خبر کو حذف کرنا جائز ہوتا ہے۔

اَلْقَرِيْنَةُ اللَّفْظِيَّةُ: ''خَالِدٌ'' فِيْ جَوابِ مَنْ سَأَلَ مَنْ مُجْتَهِدٌ؟حُذِفَ جَوَازًا لِدَلَالَةِ مَا فِيْ السُّؤَالِ عَلَيْهِ وَالتَّقْدِيْرُ: خَالِدٌ مُجْتَهِدٌ.

اَلْقَرِيْنَةُ الْعَقْلِيَّةُ: ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَإِذَا الْمُؤَذِّنُ أَيْ فَإِذَا الْمُؤَذِّنُ مَوْجُوْدٌ[1].

اَلْحُكْمُ الرَّابِعُ: وُجُوْبُ حَذْفِهِ

- يَجِبُ حَذْفُهُ لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ عَلَيْهِ وَسَدِّ غَيْرِهِ مَسَدَّهُ[2].
- جب خبر پر دلالت کرنے والا کوئی قرینہ بھی موجود ہو اور کوئی دوسری چیز خبر کے قائم مقام بھی ہو تو خبر کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے۔

صُوَرُ وُجُوْبِ الْحَذْفِ: وَذٰلِكَ فِيْ أَرْبَعِ مَسَائِلَ:

- چار صورتوں میں مبتدا کی خبر کو حذف کرنا واجب ہوتا ہے، جو درج ذیل ہیں:

اَلرَّقَمُ	اَلصُّوْرَةُ	اَلْمِثَالُ
1	أَنْ يَكُوْنَ خَبَرًا لِمُبْتَدَأٍ بَعْدَ لَوْلَا وَالْخَبَرُ عَامٌّ	لَوْلَاالنِّيْلُ لَكَانَتْ مِصْرُ قِفْرًا
2	كُلُّ مُبْتَدَأٍ كَانَ مَصْدَرًا صُوْرَةً أَوْ بِتَأْوِيْلِهِ مَنْسُوْبًا إِلَى الْفَاعِلِ أَو الْمَفْعُوْلِ أَوْ كِلَيْهِمَا،وَبَعْدَهُ حَالٌ،	إِكْرَامِيْ سَعْدًا قَائِمًا
	أَوْ كَانَ الْمُبْتَدَأُ اسْمَ تَفْضِيْلٍ مُضَافًا إِلَى ذٰلِكَ الْمَصْدَرِ	أَكْثَرُ شُرْبِيْ السَّوِيْقَ مَلْتُوْتًا

[1] وَالْقَرِيْنَةُ لِحَذْفِ هٰذَا الْخَبَرِهِيَ(إِذَا)لِلْمُفَاجَأَةِ؛ فَإِنَّهُ لِلظَّرْفِ وَهُوَيَدُلُّ عَلَى الْفِعْلِ الْعَامِّ كَالْوُجُوْدِ وَالْحُصُوْلِ،وَلَا يَصِحُّ أَنْ يَكُوْنَ(إِذَا)خَبَرًا عَنِ الْجُثَّةِ(الْمُؤَذِّنُ)لِأَنَّهُ ظَرْفُ زَمَانٍ فَتَعَيَّنَ أَنَّ الْخَبَرَ مَحْذُوْفٌ-[غَايَةُ التَّحْقِيْقِ بِتَصَرُّفٍ]

[2] يُحْذَفُ الْخَبَرُ حَذْفًا وَاجِبًا فِيْ تَرْكِيْبٍ سَدَّ فِيْهِ غَيْرُ الْخَبَرِ مَسَدَّهُ مَعَ قَرِيْنَةٍ-[غَايَةُ التَّحْقِيْقِ بِتَصَرُّفٍ]

3	كُلُّ مُبْتَدَإٍ اشْتَمَلَ خَبَرُهُ عَلَى مَعْنَى الْمُقَارَنَةِ وَعُطِفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِالْوَاوِ الَّتِي بِمَعْنَى مَعَ	كُلُّ رَجُلٍ وَ حِرْفَتُهُ
4	أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ نَصًّا فِيْ الْقَسَمِ	لَعَمْرُكَ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا

اَلصُّوْرَةُ الْأُوْلٰى: أَنْ يَكُوْنَ خَبَرًا لِمُبْتَدَإٍ بَعْدَ لَوْلَا وَ الْخَبَرُ عَامٌّ[1].

ہر وہ خبر جو عام ہو[2] اور اس کی مبتدا "لَوْلَا امْتِنَاعِيَّة"[3] کے بعد واقع ہو تو اس کا حذف واجب ہوگا، جیسے: لَوْلَاالنِّيْلُ لَكَانَتْ مِصْرُ قفرًا۔ اس مثال میں مبتدا (اَلنِّيْلُ) "لَوْلَا امْتِنَاعِيَّة" کے بعد ہے اور اس کی خبر (مَوْجُوْدٌ) عام "وَاجِبُ الْحَذْفِ" ہے[4]۔

اور اگر خبر خاص ہو تو پھر اس کی دو صورتیں ہیں:

(الف) یہ کہ خبر خاص ہو اور اس پر کوئی قرینہ موجود نہ ہو، اس صورت میں خبر کا ذکر کرنا واجب ہوگا، جیسے حضور ﷺ نے حضرت سیدہ عائشہ سے فرمایا: "لَوْلَا قَوْمُكِ حَدِيْثُوْا عَهْدٍ بِكُفْرٍ لَبَنَيْتُ الْكَعْبَةَ عَلَى قَوَاعِدِ إِبْرَاهِيْمَ"[5]۔

اس روایت میں "حَدِيْثُوْعَهْدٍ" خبر ہے جو وُجُوْبًا مذکور ہے اس لیے کہ یہ خاص ہے اور اس پر کوئی قرینہ موجود نہیں یعنی اگر یہ خبر مذکور نہ ہوتی تو کلام میں کوئی لفظی یا عقلی قرینہ موجود نہیں جو اس کے وجود پر دلالت کرے۔

(ب) یہ کہ خبر خاص ہو اور اس پر کوئی قرینہ موجود ہو، ایسی صورت میں اس کا حذف و ذکر دونوں جائز ہوتے ہیں جیسے أَبُوْ الْعَلَاءِ الْمعَرِّي کے شعر میں ہے:

يُذِيبُ الرُّعْبُ مِنْهُ كُلَّ عَضْبٍ ☆ فَلَوْلَا الْغِمْدُ يُمْسِكُهُ لَسَالَا[6]

---

[1] أَنْ يَقَعَ الْمُبْتَدَأُ بَعْدَ (لَوْلَا) وَ يَكُوْنَ الْخَبَرُ كَوْنًا مُطْلَقًا نَحْوُ لَوْلَا زَيْدٌ لَأَكْرَمْتُكَ أَيْ لَوْلَا زَيْدٌ مَوْجُوْدٌ-[أَوْضَحُ الْمَسَالِكِ]

[2] جیسے كَوْن ، وُجُوْد اور حُصُوْل وغیرہ۔

[3] أَلْمَقْصُوْدُ بِـ (لَوْلَا) فِيْ هٰذَاالْمَقَامِ الِامْتِنَاعِيَّةُ؛ الَّتِي هِيَ حَرْفُ امْتِنَاعٍ لِامْتِنَاعِ الشَّيْءِ الثَّانِيْ لِوُجُوْدِ الْأَوَّلِ،وَمِثْلُهَا(لَوْمَا) الَّتِي تُفِيْدُ الِامْتِنَاعَ أَيْضًا،وَإِمَّا (لَوْلَا) التَّحْضِيْضِيَّةُ؛فَلَا يَلِيْهَا الْمُبْتَدَأُ(مُخْتَصَر مِصْبَاحُ السَّالِكِ إِلَى أَوْضَحِ الْمَسَالِكِ وَالْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ)

[4] أَمَّا حَذْفُهُ فَهُوَ لِقِيَامِ قَرِيْنَةٍ وَهِيَ دَلَالَةُ لَوْلَاعَلَى الْوُجُوْدِ وَ أَمَّا وُجُوْبُهُ فَهُوَ لِقِيَامِ جَوَابِ لَوْلَا مَقَامَهُ.

[5] رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ فِيْ كِتَابِ الْعِلْمِ.

[6] يُذِيبُ: مِنَ الْإِذَابَةِ؛وَهِيَ إِسَالَةُ الْحَدِيْدِ، وَنَحْوِهِ مِنَ الْجَامِدَاتِ.اَلرُّعْبُ:اَلْفَزَعُ وَالْخَوْفُ.عَضْبٌ:هُوَالسَّيْفُ الْقَاطِعُ-اَلْغِمْدُ:قِرَابُ السَّيْفِ وَ جَفْنُهُ- وَالْمَعْنَى: إِنَّ كُلَّ سَيْفٍ قَاطِعٍ يَذُوْبُ فِيْ غِمْدِهِ فَزَعًا وَ خَوْفًا مِنْ هٰذَا السَّيْفِ (الْمَمْدُوْحِ) وَلَوْلَا أَنَّ الْغِمْدَ يُمْسِكُهُ وَ يَمْنَعُهُ مِنَ السَّيَلَانِ؛لَسَالَ وَجَرَى عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شِدَّةِ الْخَوْفِ.

اس مثال میں ''اَلْغِمْدُ'' مبتدا ہے اور ''يُمْسِكُهُ'' اُس کی خبر ہے اور اس پر دلیل خود مبتدا (اَلْغِمْدُ) میں موجود ہے کہ تلوار کی نیام کا کام ہی تلوار کو روکنا (إِمْسِاك) ہے اس کے باوجود اس کو جوَازًا ذکر کیا گیا ہے اگر حذف کر لیتے تو بھی جائز ہوتا[1]۔

اَلصُّوْرَةُ الثَّانِيَةُ: كُلُّ مُبْتَدَأٍ كَانَ مَصْدَرًا صُوْرَةً أَوْ بِتَأْوِيْلِهِ مَنْسُوْبًا إِلَى الْفَاعِلِ أَوْ الْمَفْعُوْلِ أَوْ كِلَيْهِمَا، وَبَعْدَهُ حَالٌ، أَوْ كَانَ اسْمَ تَفْضِيْلٍ مُضَافًا إِلَى ذٰلِكَ الْمَصْدَرِ[2].

اس صورت کی دو شکلیں ہیں :

شکلِ اول: ہر وہ مبتدا جو مصدر[3] ہو،

اور اپنے معمول (فاعل یا مفعول) کی طرف مضاف ہو،

اور اس کے بعد ایسا حال[4] ہو، جس میں اس مقام پر خبر بننے کی صلاحیت نہ ہو[5]،

تو ایسے حال سے پہلے خبر وجوبا محذوف ہوگی. اور یہ حال اس محذوف خبر کے قائم مقام ہوگا، جیسے: إِكْرَامِيْ سَعْدًا قَائِمًا، اس مثال میں ''إِكْرَام'' مصدر ہے جو اپنے معمول (یائے متکلم جو کہ فاعل ہے) کی طرف مضاف ہے اور اس کے بعد ''قَائِمًا'' فاعل (یائے متکلم) یا مفعول (سَعْدًا) سے حال ہے۔

اور اس حال میں اس مقام پر خبر بننے کی صلاحیت نہیں ہے. اس لیے کہ ''إِكْرَامِيْ قَائِمٌ'' کہنا ایک لغو بات ہے۔

یہاں مبتدا کی خبر وجوبا محذوف ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے: إِكْرَامِيْ سَعْدًا حَاصِلٌ إِذَا كَانَ قَائِمًا.

---

[1] اس مسئلہ کی جو تفصیل اوپر بیان کی گئی ہے، یہی راجح ہے اور اسی کو ابنِ حاجِب اور ابنِ ہِشَام نے اختیار کیا ہے اور ابنِ عَقِیل کا رجحان بھی اسی طرف ہے۔ تاہم جمہور کی رائے اس سے مختلف ہے۔ جمہور یہ کہتے ہیں کہ ''لَوْلَا'' کے بعد جو خبر آئے گی وہ لازمًا ''كَوْن عامّ'' ہوگی اور وَاجِبُ الحَذْف ہوگی۔ اس کے برعکس اگر کلام عرب میں کہیں ''كَوْن خاصّ'' آتا ہے تو وہ لَحن ہے یا مُؤَوَّل ہے۔ چنانچہ وہ أَبُوْ الْعَلَاء الْمعرِيّ کے شعر کو لَحَن قرار دیتے ہیں اور حدیث شریف کو روایت بالمعنیٰ قرار دیتے ہیں۔

[2] كَذَا فِيْ [الْفَوَائِدِ الضِّيَائِيَّةِ] وَ [فِيْ حَاشِيَةِ الصَّبَّان عَلَى شَرْحِ الْأَشْمُوْنِيْ]:وَذٰلِكَ فِيْمَا إِذَا كَانَ الْمُبْتَدَأُ مَصْدَرًا عَامِلًا فِيْ اسْمٍ مُفَسِّرٍ لِضَمِيْرِ ذِيْ حَالٍ بَعْدَهُ لَا تَصْلُحُ لِأَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا عَنْ ذٰلِكَ الْمُبْتَدَأِ،أَوْ اسْمَ تَفْضِيْلٍ مُضَافًا إِلَى الْمَصْدَرِ الْمَذْكُوْرِ أَوْ إِلَى مُؤَوَّلٍ بِهِ وَفِيْ [شَرْحِ التَّصْرِيْحِ]:أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ إِمَّا مَصْدَرًا عَامِلًا فِيْ اسْمٍ مُفَسِّرٍ "لِضَمِيْرِ" "ذِيْ حَال" "لَا يَصِحُّ كَوْنُهَا" "خَبَرًا عَنِ الْمُبْتَدَأِ الْمَذْكُوْرِ"أَوْ" يَكُوْنُ الْمُبْتَدَأُ اسْمَ تَفْضِيْلٍ "مُضَافًا إِلَى الْمَصْدَرِ الْمَذْكُوْرِ.

[3] صریح ہو کہ مؤول ہو۔

[4] فاعل سے ہو یا مفعول بہ سے ہو، یا دونوں سے ہو، حال مفرد ہو کہ جملہ ہو۔

[5] إِحْتِرَازٌ عَنِ الْحَالِ الَّتِيْ تَصْلُحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا عَنِ الْمُبْتَدَأِ الْمَذْكُوْرِ، نَحْوُ مَا حَكَى الْأَخْفَش مِنْ قَوْلِهِمْ:(زَيْدٌ قَائِمًا) فَزَيْدٌ مُبْتَدَأٌ، وَالْخَبَرُ مَحْذُوْفٌ، وَالتَّقْدِيْرُ:(ثَبَتَ قَائِمًا) وَهٰذِهِ الْحَالُ تَصْلُحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا؛ فَتَقُوْلُ:(زَيْدٌ قَائِمٌ) فَلَا يَكُوْنُ الْخَبَرُ وَاجِبَ الْحَذْفِ [شَرْحِ ابْنِ عَقِيْل]

اس مثال کی تحلیل یہ ہے کہ "حَاصِلٌ" کے ساتھ ظرف (إِذَا كَانَ) مُتعلِّق ہے، اس لیے اس "حَاصِلٌ" کو حذف کر دیا گیا کیوں کہ "مُتعلَّقات" ظروف کا حذف ہونا عام ہے اور إِذَا كَانَ کو اس کا قائم مقام بنایا، اس کے بعد "إِذَا كَانَ" کو حذف کیا اور "قَائِمًا" کو (جو کہ کان کا معمول ہے) اس کا قائم مقام بنایا اس طرح "قَائِمًا" خبر محذوف (حَاصِلٌ) کا قائم مقام قرار پایا اس طور پر کہ قائما "إِذَا كَانَ" کا قائم مقام ہے اور "إِذَا كَانَ" حاصل کا قائم مقام ہے تو "قَائِمًا حَاصِلٌ" کا قائم مقام بن گیا۔

شکلِ ثانی: اسم تفضیل جو مضاف ہو مذکورہ بالا مصدر کی طرف، جیسے: أَكْثَرُ شُرْبِيْ السَّوِيْقَ مَلْتُوْتًا.

جَدْوَلُ أَنْوَاعِ الصُّوْرَةِ الثَّانِيَةِ لِوُجُوْبِ حَذْفِ الْخَبَرِ

الرَّقَمُ	أَنْوَاعُ الْمَصْدَرِ	إِضَافَةُ الْمَصْدَرِ	اَلْحَالُ	اَلْأَمْثِلَةُ
اَلشَّكْلُ الْأَوَّلُ: أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ مَصْدَرًا مُضَافًا إِلَى مَعْمُوْلِهِ وَبَعْدَهُ حَالٌ لَا يَصْلُحُ أَنْ يَكُوْنَ خَبَرًا				
1	اَلْمَصْدَرُ الصَّرِيْحُ	اَلْمُضَافُ إِلَى الْفَاعِلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْفَاعِلِ	إِكْرَامِيْ سَعْدًا قَائِمًا
			اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	إِكْرَامِيْ سَعْدًا قَائِمًا
			اَلْحَالُ عَنِ كِلَيْهِمَا	إِكْرَامِيْ سَعْدًا قَائِمَيْنِ
		اَلْمُضَافُ إِلَى الْمَفْعُوْلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	إِكْرَامُ سَعْدٍ قَائِمًا
2	اَلْمَصْدَرُ الْمُؤَوَّلُ	اَلْمُضَافُ إِلَى الْفَاعِلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْفَاعِلِ	أَنْ أَكْرَمْتُ سَعْدًا قَائِمًا
			اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	أَنْ أَكْرَمْتُ سَعْدًا قَائِمًا
			اَلْحَالُ عَنِ كِلَيْهِمَا	أَنْ أَكْرَمْتُ سَعْدًا قَائِمَيْنِ
		اَلْمُضَافُ إِلَى الْمَفْعُوْلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	أَنْ أُكْرِمَ سَعْدٌ قَائِمًا
اَلشَّكْلُ الثَّانِيْ: أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ اسْمَ التَّفْضِيْلِ الْمُضَافَ إِلَى الْمَصْدَرِ الْمَذْكُوْرِ				
الرَّقَمُ	أَنْوَاعُ الْمَصْدَرِ	إِضَافَةُ الْمَصْدَرِ	اَلْحَالُ	اَلْأَمْثِلَةُ
1	اَلْمَصْدَرُ الصَّرِيْحُ	اَلْمُضَافُ إِلَى الْفَاعِلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْفَاعِلِ	أَكْثَرُ إِكْرَامِيْ سَعْدًا قَائِمًا
			اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	أَكْثَرُ شُرْبِيْ السَّوِيْقَ مَلْتُوْتًا
			اَلْحَالُ عَنِ كِلَيْهِمَا	أَكْثَرُ إِكْرَامِيْ سَعْدًا قَائِمَيْنِ
		اَلْمُضَافُ إِلَى الْمَفْعُوْلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	أَكْثَرُ إِكْرَامُ سَعْدٍ قَائِمًا
2	اَلْمَصْدَرُ الْمُؤَوَّلُ	اَلْمُضَافُ إِلَى الْفَاعِلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْفَاعِلِ	أَخْطَبُ مَا يَكُوْنُ الْأَمِيْرُ قَائِمًا
			اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	أَكْثَرُ أَنْ أَكْرَمْتُ سَعْدًا قَائِمًا

			اَلْحَالُ عَنِ كِلَيْهِما	أَكْثَرُ أَنْ أَكْرَمْتُ سَعْدًا قَائِمَيْنِ
		اَلْمُضَافُ إِلَى الْمَفْعُوْلِ	اَلْحَالُ عَنِ الْمَفْعُوْلِ	أَكْثَرُ أَنْ أُكْرِمَ سَعْدٌ قَائِمًا[1]

اَلصُّوْرَةُ الثَّالِثَةُ: كُلُّ مُبْتَدَأٍ اشْتَمَلَ خَبَرُهُ عَلَى مَعْنَى الْمُقَارَنَةِ وَعُطِفَ عَلَيْهِ شَيْءٌ بِالْوَاوِ الَّتِي بِمَعْنَى مَعَ[2].

تیسرا موقع حَذْفُ الْخَبَرِ وُجُوْبًا کا یہ ہے کہ مبتدا کے بعد ایسا حرف ہو جس کی دلالت معنیٰ معیت پر واضح اور صریح ہو[3] اور اس کے بعد ایسا اسم مرفوع ہو جو مبتدا کے ساتھ مُلازم ہو، جیسے: كُلُّ رَجُلٍ وَ حِرْفَتُهُ میں تقدیر عبارت یوں ہے: ''كُلُّ رجُلٍ مَقْرُوْنٌ مَعَ حِرْفَتِهِ'' فَهٰذَا الْخَبَرُ وَاجِبُ الْحَذْفِ؛لِأَنَّ الْوَاوَ تَدُلُّ عَلَى الْخَبَرِ الَّذِيْ هُوَ مَقْرُوْنٌ،وَأُقِيْمَ الْمَعْطُوْفُ(حِرْفَتُهُ) فِيْ مَوْضِعِهِ[4].

اَلصُّوْرَةُ الرَّابِعَةُ: أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ نَصًّا فِي الْقَسَمِ.

ہر وہ مبتدا جو ''مُقْسَم بِهِ'' ہو اور صراحۃً معنیٰ قسم پر دلالت کرے اس کی خبر وُجُوْبًا محذوف ہوتی ہے۔

''نَصٌّ فِي الْقَسَمِ'' کا مطلب یہ ہے کہ مبتدا کا لفظ سامنے آتے ہی قسم کا معنیٰ سمجھ آئے، جیسے: لَعَمْرُكَ، يَمِيْنُكَ اور أَيْمُنُ اللهِ، ان الفاظ کا چونکہ کثرت سے استعمال قسم کے لیے ہوتا ہے، اس لیے مُقْسَمٌ عَلَيْهِ(جَوَابُ الْقَسَمِ) کے ذکر سے پہلے ہی یہ پتہ چل جاتا ہے کہ اس کی خبر قسم یا یمین وغیرہ ہے چنانچہ: لَعَمْرُكَ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا میں خبر وُجُوْبًا محذوف ہے اور تقدیر عبارت یوں ہے: ''لَعَمْرُكَ قَسَمِيْ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا''۔ اس مقام پر قرینۂ حذف مبتدا کا ''نَصٌّ فِي الْقَسَمِ'' ہونا ہے، اور وجوبِ حذف ''بِسَبَبِ إِقَامَةِ الْمُقْسَمِ عَلَيْهِ فِيْ مُقَامِ الْقَسَمِ'' ہے۔

ملحوظہ: مندرجہ بالا الفاظ کے بر عکس کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کا استعمال عموماً قسم کے لیے نہیں ہوتا اس لیے وہ صَرِيْحٌ فِي الْقَسَمِ نہیں ہیں، جیسے: (عَهْدُ اللهِ) ہے، كَقَوْلِهِ تَعَالىٰ: ﴿أَوْفُواْ بِعَهْدِ ٱللَّهِ﴾ [النحل: 91]

---

[1] مندرجہ بالا تمام مثالوں میں حال خبر نہیں بن سکتا، مثلاً پہلی مثال میں: ''إِكْرَامِيْ قَائِمٌ'' کا کوئی صحیح معنیٰ نہیں بنتا، یہی حال باقی مثالوں کا ہے، چنانچہ ان تمام مثالوں میں خبر وُجُوْبًا محذوف ہے۔

[2] كذا فِي [اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ]وَقَالَ فِيْ [شَرْحِ التَّصْرِيْحِ]:أَنْ يَكُوْنَ الْمُبْتَدَأُ مَعْطُوْفًا عَلَيْهِ اسْمٌ بِوَاوٍ وَهِيَ نَصٌّ فِي الْمَعِيَّةِ وَفِي[حَاشِيَةِ الصَّبَّانِ عَلَى شَرْحِ الْأَشْمُوْنِيْ]يَجِبُ حَذْفُ الْخَبَرِ الْوَاقِعِ "بَعْدَ" مَدْخُوْلِ"وَاوٍ عَيَّنَتْ مَفْهُوْمَ مَعَ"وَهِيَ الْوَاوُ الْمُسَمَّاةُ بِوَاوِ الْمُصَاحَبَةِ.

[3] اَلْمُرَادُ بِالْمَعِيَّةِ هٰهُنَا مُشَارَكَةُ مَا بَعْدَ الْوَاوِ لِمَا قَبْلَهَا، بِحَيْثُ يَجْتَمِعَانِ فِيْهِ،وَلَا يَفْتَرِقَانِ، وَعَلَامَةُ الْوَاوِ الَّتِيْ تُفِيْدُ الْأَمْرَيْنِ مَعًا: اَلْعَطْفُ وَالْمَعِيَّةُ: وَتَكُوْنُ نَصًّا فِي الْمَعِيَّةِ، إِنْ صَحَّ حَذْفُهَا، وَ وُضِعَتْ كَلِمَةُ (مَعَ) مَكَانَهَا، وَلَا يَتَغَيَّرُ الْمَعْنَى،بَلْ يَتَّضِحُ،وَهِيَ غَيْرُ الَّتِيْ يَنْصِبُ بَعْدَهَا الِاسْمَ عَلَى أَنَّهُ مَفْعُوْلٌ مَعَهُ-[اَلْأَشْمُوْنِيْ مَعَ الصَّبَّانِ]

[4][اَلْفَوَائِدُ الضِّيَائِيَّةُ، شَرْحِ ابْنِ عَقِيْلٍ] بِتَصَرُّفٍ.

اور ''عَہْدُ اللہِ یَجِبُ الْوَفَاءُ بِہٖ''اس قسم کے الفاظ اگر مبتداواقع ہوں اور ان کے بعد مُقْسَمٌ عَلَیْہِ(جَوَابُ الْقَسَم)مذکور ہو تو ان کی خبر کا حذف اور ذکر دونوں جائز ہیں، کہا جاتا ہے: ''عَہْدُ اللہِ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا''بِحَذْفِ الْخَبَرِاور ''عَہْدُ اللہِ عَلَيَّ لَأَفْعَلَنَّ کَذَا''بِذِکْرِ الْخَبَرِ.

اَلْحُکْمُ الْخَامِسُ:تَعَدُّدُہٗ جَوَازًا وَ وُجُوْبًا

ایک مبتدا کی ایک سے زائد خبریں ہو سکتی ہیں، اس لیے کہ خبر درحقیقت مبتدا کی صفت ہے اور ایک چیز کی ایک سے زیادہ صفات ہو سکتی ہیں تو ایک سے زیادہ اخبار بھی ہو سکتی ہیں۔

تعدد خبر کی دو صورتیں ہیں:

(الف) تَعَدُّدُہٗ جَوَازًا: اگر تعدد کے بغیر معنی مکمل ہو سکتا ہو تو ایسی صورت میں تعدّدِ خبر جائز ہوگا، جیسے: ''خَالِدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ''۔اس مثال میں عَاقِلٌ(خبر ثانی)کے بغیر معنی مکمل ہے اس لیے یہ تعدّد جائز ہے۔

حُکْمُھَا: پہلی صورت کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کی اخبار کو ''بِالْعَطْفِ''اور ''بِدُوْنِ الْعَطْفِ''دونوں طرح ذکر کیا جاسکتا[1] ہے چنانچہ: ''خَالِدٌ عَالِمٌ عَاقِلٌ''اور ''خَالِدٌ عَالِمٌ وَعَاقِلٌ''دونوں طرح کہا جاسکتا ہے تاہم دوسری مثال میں ''عَاقِلٌ'' عَالِمٌ پر عطف ہونے کی وجہ سے تابع خبر کہلائے گا نہ کہ خبر۔

(ب) تَعَدُّدُہٗ وُجُوْبًا: اگر ایک سے زائد خبر کے بغیر معنی مکمل نہ ہو تو تعدد واجب ہوگا جیسے: اَلرُّمَّانُ حُلْوٌ حَامِضٌ.

أَحْکَامُھَا:

(الف) ایک خبر پر اکتفا جائز نہیں چنانچہ: ''اَلرُّمَّانُ حُلْوٌ'' کہنا درست نہیں۔

(ب) دونوں کے درمیان حرف عطف لانا جائز نہیں چنانچہ: ''اَلرُّمَّانُ حُلْوٌ وَ حَامِضٌ''کہنا درست نہیں۔

(ج) تَوَسُّطُ الْمُبْتَدَأِ بَیْنَھُمَا جائز نہیں چنانچہ: ''حُلْوٌ الرُّمَّانُ حَامِضٌ''کہنا درست نہیں۔

(د) تَقْدِیْمُہٗ عَلَی الْمُبْتَدَأِ جائز نہیں چنانچہ: ''حُلْوٌ حَامِضٌ الرُّمَّانُ''کہنا درست نہیں۔

---

[1] یَجُوْزُ أَنْ یُعْطَفَ أَحَدُ الْخَبَرَیْنِ عَلَی الْآخَرِ بِالْوَاوِ أَوْ بِغَیْرِ الْوَاوِ ، أَمَّا إِذَا لَمْ یَرْجِعِ ضَمِیْرُ أَحَدِ الْخَبَرَیْنِ إِلَی مَجْمُوْعِ الْمُبْتَدَأِ فَلَا بُدَّ مِنَ الْوَاوِ، نَحْوُ:ھُمَا عَالِمٌ وَ جَاھِلٌ ، أَيْ أَحَدُھُمَا عَالِمٌ وَالْآخَرُ جَاھِلٌ.

اَلْحُكْمُ السَّادِسُ: اِقْتِرَانُهُ بِالْفَاءِ وُجُوْبًا وَجَوَازًا[1]

مبتدا کی خبر پر فاء داخل ہونے کی دو صورتیں ہیں:

1. دخول فاء واجب ہو
2. دخول فاء جائز ہو۔

اِقْتِرَانُهُ بِالْفَاءِ وُجُوْبًا

- مبتدا اگر "أَمَّا" کے بعد واقع ہو تو اس کی خبر پر دخول فاء واجب ہوتا ہے، جیسے: أَمَّا الْعَالِمُ فَكَرِيْمٌ و أَمَّا الْجَاهِلُ فَبَخِيْلٌ.

اِقْتِرَانُهُ بِالْفَاءِ جَوَازًا

- وَ قَدْ يَتَضَمَّنُ الْمُبْتَدَأُ مَعْنَى الشَّرْطِ فَيَصِحُّ دُخُوْلُ الْفَاءِ فِي الْخَبَرِ.
- مبتدا اگر شرط کے معنی کو متضمن ہو تو اس کی خبر پر فاء کا دخول جائز ہوتا ہے۔
- شرط کے معنی کو متضمن ہونے کا مطلب یہ ہے کہ مبتدا خبر کا سبب ہو، چنانچہ اس سببیت کی وجہ سے مبتدا شرط اور خبر جزاء کے ساتھ مشابہ ہو جاتی ہے اور اس مشابہت کی بناء پر خبر پر فاء کا دخول جائز ہو جاتا ہے۔

صُوَرُ اقْتِرَانِ الْخَبَرِ بِالْفَاءِ جَوَازًا

- اَلِاسْمُ الْمَوْصُوْلُ بِفِعْلٍ أَوْ ظَرْفٍ أَوِ النَّكِرَةُ الْمَوْصُوْفَةُ بِهِمَا[2].

---

[1] ابن ہشامؒ نے شرح قطر الندی، شرح شذور الذهب اور أوضح المسالک میں اور ابن عقیلؒ نے شرح الفیہ میں اقتران الخبر بالفاء کی بحث نہیں لکھی جب کہ ابن حاجبؒ نے کافیہ میں انتہائی اختصار کے ساتھ اس مسئلہ کو بیان کیا ہے، الفوائد الضیائیہ میں اس کو قدرے پھیلایا گیا ہے مگر ان کے بیان میں مطلوبہ ترتیب نہیں ہم نے مؤخر الذکر کی فراہم کردہ معلومات کو بنیاد بنا کر اس مسئلہ کو پھیلایا ہے، چنانچہ جتنی شکلیں ہم نے ذکر کی ہیں ان سب کی بنیاد الفوائد الضيائية میں موجود ہے۔

[2] مُلْحَقُ الْحُكْمِ السَّادِسِ: مبتدا متضمن معنی شرط پر اگر لَيْتَ یا لَعَلَّ داخل ہو جائے تو اس کی خبر پر فاء کا دخول جائز نہ ہوگا، جیسے: لَيْتَ مَنْ يَأْتِيْكَ لَهُ مِنْكَ إِكْرَامٌ۔ بعض نحاۃ إِنَّ مَكْسُوْرَة اور أَنَّ مَفْتُوْحَة کو بھی مَانِع عَنِ اقْتِرَانِ الْخَبَرِ بِالْفَاءِ قرار دیتے ہیں۔

اس مسئلے کو ابن حاجبؒ نے درج ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:

اس عبارت کی روشنی میں مسئلہ کی ابتداءً دو صورتیں ہیں:

پہلی صورت: مبتدا اسم موصول ہو اور اس کا صلہ فعل یا ظرف ہو[1]۔

دوسری صورت: مبتدا نکرہ ہو اور اس کی صفت فعل یا ظرف ہو۔

اس طرح مبتدا متضمنِ معنیٰ شرط کی چار شکلیں بنتی ہیں:

صُوَرُ تَضَمُّنِ الْمُبْتَدَأِ مَعْنَى الشَّرْطِ

مبتدا کے متضمن معنیٰ شرط ہونے کی چار صورتیں ہیں:

(۱) مبتدا اسم موصول ہو اور اس کا صلہ فعل ہو، جیسے: اَلَّذِيْ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ.

(۲) مبتدا اسم موصول ہو اور اس کا صلہ ظرف ہو، جیسے: اَلَّذِيْ فِي الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ.

(۳) مبتدا نکرہ ہو اور اس کی صفت فعل ہو، جیسے: كُلُّ رَجُلٍ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ.

(۴) مبتدا نکرہ ہو اور اس کی صفت ظرف ہو[2]، جیسے: كُلُّ رَجُلٍ فِي الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ.

مندرجہ بالا چار صورتوں کے ساتھ مزید چھ صورتیں ملحق ہیں:

(۱) مُضَاف إِلَى الْأَوَّل(مُبْتَدَأ مَوْصُوْل بِفِعْل) جیسے: اِبْنُ الَّذِي يَأْتِيْنِي فَلَهُ دِرْهَمٌ.

(۲) مُضَاف إِلَى الثَّانِيْ (مُبْتَدَأ مَوْصُوْل بِظَرْفٍ) جیسے: اِبْنُ الَّذِيْ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ.

(۳) مَوْصُوْف بِالْأَوَّل(مُبْتَدَأ مَوْصُوْل بِفِعْل) جیسے: اَلرَّجُلُ الَّذِيْ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ.

(۴) مَوْصُوْف بِالثَّانِيْ(مُبْتَدَأ مَوْصُوْل بِظَرْفٍ) جیسے: اَلرَّجُلُ الَّذِيْ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ.

(۵) مُضَاف إِلَى الثَّالِث (مُبْتَدَأ نَكِرَة مَوْصُوْفَة بِفِعْلٍ) جیسے: وَلِيُّ طَالِبٍ يَنْجَحُ بِتَقْدِيْرٍ مُمْتَازٍفَمُكْرَمٌ.

(۶) مُضَاف إِلَى الرَّابِع(مُبْتَدَأ نَكِرَة مَوْصُوْفَة بِظَرْفٍ) جیسے: وَلِيُّ طَالِبٍ فِيْ الصَّفّ الْأَوَّلِ فَمُكْرَمٌ.

اس طرح کل دس صورتیں بن جاتی ہیں۔

"لَيْتَ وَ لَعَلَّ مَانِعَانِ بِالِاتِّفَاقِ وَ أَلْحَقَ بَعْضُهُمْ إِنَّ بِهِمَا"۔اس کا اصل مقام إِنَّ ، أَنَّ ,ليتَ اور لعلَّ کی بحث ہے، لیکن چونکہ ابنِ حاجبؒ نے اسے اس موقع پر ذکر کیا ہے اس لیے ہم نے بھی اس کو اجمالی طور پر نقل کر دیا۔

[1] اس مقام پر موصول کے صلہ کے لیے فعل یا شبہ فعل کے ہونے کی شرط اس لیے لگائی گئی ہے کہ اس کی مشابہت شرط کے ساتھ قوی ہو جائے اس لیے کہ شرط فعل ہی ہوتا ہے۔

[2] اس مقام پر ظرف کا متعلّق بالاتفاق فعل مانا گیا ہے۔

ملحوظہ: موصول اگر الف لام ہو اور اس کا صلہ "شبہ الفعل" ہو تو بھی خبر پر فاء جوازًا داخل ہوتی ہے، جیسے:﴿ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِي فَٱجۡلِدُواْ كُلَّ وَٰحِدٖ مِّنۡهُمَا مِاْئَةَ جَلۡدَةٖۖ﴾ [النور: 2]اس صورت کو ملانے سے کل گیارہ صورتیں بنتی ہیں۔

صُوَرُ اقْتِرَانِ الْخَبَرِ بِالْفَاءِ

اَلرَّقَمُ	اَلصُّوْرَةُ	حُكْمُهَا	مِثَالُهَا
1	مبتدا "أَمَّا" کے بعد واقع ہو	دخول فاء واجب ہے	أَمَّا الْعَالِمُ فَكَرِيْمٌ
2	مبتدا اسم موصول ہو اور اس کا صلہ فعل ہو	دخول فاء جائز ہے	اَلَّذِيْ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ
3	مبتدا اسم موصول ہو اور اس کا صلہ ظرف ہو	دخول فاء جائز ہے	اَلَّذِيْ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ
4	مبتدا نکرہ ہو اور اس کی صفت فعل ہو	دخول فاء جائز ہے	كُلُّ رَجُلٍ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ
5	مبتدا نکرہ ہو اور اس کی صفت ظرف ہو	دخول فاء جائز ہے	كُلُّ رَجُلٍ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ

صُوَرُ اقْتِرَانِ الْخَبَرِ بِالْفَاءِ

اَلرَّقَمُ	اَلصُّوْرَةُ	مِثَالُهَا
	فاء کا دخول واجب ہو	
1	مبتدا "أَمَّا" کے بعد واقع ہو	أَمَّا الْعَالِمُ فَكَرِيْمٌ وَ أَمَّا الْجَاهِلُ فَبَخِيْلٌ
	فاء کا دخول جائز ہو	
1	مبتدا اسم موصول ہو اور اس کا صلہ فعل ہو	اَلَّذِيْ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ
2	مبتدا اسم موصول ہو اور اس کا صلہ ظرف ہو	اَلَّذِيْ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ
3	مبتدا نکرہ ہو اور اس کی صفت فعل ہو	كُلُّ رَجُلٍ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ
4	مبتدا نکرہ ہو اور اس کی صفت ظرف ہو	كُلُّ رَجُلٍ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ
5	مضاف إلى الأول (مبتدا موصول بفعل) ہو	اِبْنُ الَّذِيْ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ
6	مضاف إلى الثانی (مبتدا موصول بظرف) ہو	اِبْنُ الَّذِيْ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ
7	مضاف إلى الثالث (مبتدا نکرۃ موصوفۃ بفعل) ہو	اِبْنُ كُلِّ رَجُلٍ يَأْتِيْنِيْ فَلَهُ دِرْهَمٌ

8	مضاف إلى الرابع (مبتدا نکرۃ موصوفہ بظرف) ہو	اِبْنُ كُلِّ رَجُلٍ فِيْ الدَّارِ فَلَهُ دِرْهَمٌ
9	موصوف بالاول (مبتدا موصول بفعل) ہو	وَلِيُّ طَالِبٍ يَنْجَحُ بِتَقْدِيْرٍ مُمْتَازٍ فَمُكْرَمٌ
10	موصوف بالثانی (مبتدا موصول بظرف) ہو	وَلِيُّ طَالِبٍ فِيْ الصَّفِّ الْأَوَّلِ فَمُكْرَمٌ
11	موصول اگر الف لام ہو اور اس کا صلہ شبہ الفعل ہو	﴿ٱلزَّانِيَةُ وَٱلزَّانِي فَٱجْلِدُواْ كُلَّ وَٰحِدٍ مِّنْهُمَا مِاْئَةَ جَلْدَةٍ﴾ [النور: 2]

اَلْحُكْمُ السَّابِعُ: وُقُوْعُ الظَّرْفِ خَبَرًا[1]

- ظرفِ مکان جوہر (جثہ) اور عرض دونوں کی خبر بن سکتا ہے، جیسے: "سَعْدٌ أَمَامَكَ" اور "اَلْخَيْرُ أَمَامَكَ" دونوں کہنا جائز ہے۔
- ظرفِ زمان صرف عرض کی خبر بن سکتا ہے، جوہر کی نہیں، جیسے: "الصَّوْمُ الْيَوْمَ" کہنا جائز ہے اور "سَعْدٌ الْيَوْمَ" کہنا جائز نہیں۔
- اس بناپر جہاں جہاں عربی زبان میں ظرفِ زمان جوہر کی خبر کے طور پر آیا ہے اس میں تاویل کی گئی ہے، چنانچہ "اَللَّيْلَةَ الْهِلَالُ" میں کہا جاتا ہے اس کی تقدیر "اَللَّيْلَةَ طُلُوْعُ الْهِلَالِ" ہے۔

ملحوظة: ظرف زمان جب خبر واقع ہو تو اس کی دو شکلیں ہوتی ہیں:

(ا) مَنْصُوْب، جیسے: اَلسَّفَرُيَوْمَ الْجُمُعَةِ.

(ب) مَجْرُوْر بِفِيْ، جیسے: اَلسَّفَرُ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ.

تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى صُوَرٍ مُنَوَّعَةٍ لِلْخَبَرِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ

[1] آپ پہلے پڑھ چکے ہیں کہ "خبر" کبھی مفرد، کبھی جملہ اور کبھی شبہ الجملہ ہوتی ہے۔ "شبہ الجملہ" ظرف اور جار مجرور کو کہتے ہیں۔
آپ یہ بھی جانتے ہیں کہ "ظرف" کی دو قسمیں ہیں:
(ا) ظرفِ زمان (ب) ظرفِ مکان
اسی طرح مبتدا کی دو قسمیں ہیں: (ا) جوہر جیسے: سعيد و علي (ب) عَرض جیسے: قيام و قعود۔

1	سَعْدٌ مَا سَعْدٌ	مَا سَعْدٌ	مَا اسْتِفْهَامِيَّةٌ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ مُبْتَدَأٌ ثَانٍ وَ سَعْدٌ خَبَرُهُ وَالْمُبْتَدَأُ الثَّانِيْ مَعَ خَبَرِه جُمْلَةٌ اسْمِيَّةٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرُ الْمُبْتَدَاَ الْأَوَّلِ(سَعْدٌ الْأَوَّلِ) وَالرَّابِطُ تَكْرَارُ الْمُبْتَدَاِ (سَعْدٌ) بَلَفْظِهِ
2	﴿وَكُلࣰّا وَعَدَ ٱللَّهُ ٱلۡحُسۡنَىٰۚ﴾[النساء:95]	وَعَدَ اللهُ الْحُسْنىٰ	(كُلٌّ) مُبْتَدَأٌ عَلَى قِرَاءَةِ ابْنِ عَامِرٍ وَ جُمْلَةُ{وَعَدَ اللهُ الْحُسْنىٰ}:فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرٌ ، وَالرَّابِطُ بَيْنَهُمَا الضَّمِيْرُ الْمُقَدَّرُالْمَنْصُوْبُ بِ(وَعَدَ)عَلَى أَنَّهُ الْمَفْعُوْلُ الْأَوَّلُ أَيْ وَعَدَهُ اللهُ ؛ وَأَمَّا عَلَى قِرَاءَةِ النَّصْبِ فَلَا شَاهِدٌ فِيْهِمَا
3	﴿وَالَّذِينَ يُمَسِّكُونَ بِالْكِتَابِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ﴾ [الأعراف: 170]	إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ	(الَّذِيْنَ) مُبْتَدَأٌ وَ جُمْلَةُ (يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ): صِلَةٌ؛وَ أَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ؛ مَعْطُوْفَةٌ عَلَى الصِّلَةِ ؛وَالْخَبَرُ : جُمْلَةُ (إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ)وَالرَّابِطُ مُقَدَّرٌ ؛ وَالتَّقْدِيْرُ : إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِيْنَ مِنْهُمْ،وَ قِيْلَ: الرَّابِطُ وَضْعُ الظَّاهِرِ مَوْضِعَ الضَّمِيْرِ أَيْ إِنَّا لَا نُضِيْعُ أَجْرَهُمْ،أَوْبِتَعْبِيْرٍ آخَرَ:إِعَادَةُ الْمُبْتَدَاِ بِمَعْنَاهُ، فَإِنَّ (الْمُصْلِحِيْنَ)فِيْ الْمَعْنَى ؛ هُمُ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ، وَ قِيْلَ:الرَّابِطُ الْعُمُوْمُ؛ لِأَنَّ الْمُصْلِحِيْنَ أَعَمُّ مِنَ الَّذِيْنَ يُمَسِّكُوْنَ بِالْكِتَابِ
4	سَعْدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ	نِعْمَ الرَّجُلُ	نِعْمَ فِعْلٌ جَامِدٌ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ ، وَالرَّجُل فَاعِلٌ مَرْفُوْعٌ بَالضَّمَّةِ الظَّاهِرَةِ وَالْجُمْلَةُ مِنَ الْفِعْلِ وَالْفَاعِلِ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرُ الْمُبْتَدَاِ (سَعْدٌ)وَالرَّابِطُ إِعَادَةُ الْمُبْتَدَاِبِلَفْظٍ أَعَمَّ مِنْهُ (الرَّجُلُ)وَ ذٰلِكَ لِأَنَّ(أَلْ) فِيْ (الرَّجُلُ)لِلْعُمُوْمِ
5	﴿هُوَ ٱللَّهُ أَحَدٌ﴾ [الإخلاص:1]	اللهُ أَحَد	{ اللهُ أَحَد } جُمْلَةٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرُ (هُوَ)، وَهِيَ (اَلْجُمْلَةُ) عَيْنُ الْمُبْتَدَاِفِي الْمَعْنَى ،فَلَا تَحْتَاجُ إِلَى رَابِطٍ
6	﴿فَإِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ أَبْصَارُ الَّذِينَ كَفَرُوا﴾ [الأنبياء:97]	شَٰخِصَةٌ أَبۡصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟	(هِيَ)ضَمِيْرُ شَأْنٍ مُبْتَدَأٌ، وَ شَاخِصَةٌ : خَبَرٌ مُقَدَّمٌ، وَ أَبْصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوْا: مُبْتَدَأٌ مُؤَخَّرٌ ؛ وَ جُمْلَةُ (أَبْصَٰرُ ٱلَّذِينَ كَفَرُوْا شَاخِصَةٌ) فِيْ مَحَلِّ رَفْعِ خَبَرُ (هِيَ) ؛ وَ مَعْلُوْمٌ أَنَّهَا عَيْنُ(هِيَ) فِيْ الْمَعْنَى؛ فَلَا تَحْتَاجُ إِلَى رَابِطٍ
7	قَوْلُهُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَفْضَلُ مَا قُلْتُهُ أَنَا وَ النَّبِيُّوْنَ مِنْ قَبْلِيْ:لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ	لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ	لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ جُمْلَةٌ فِيْ مَحَلِّ الرَّفْعِ خَبَرُ أَفْضَلُ، وَ هِيَ مَعْنَى أَفْضَلُ مَا قُلْتُهُ، وَلِذَا لَا تَحْتَاجُ إِلَى رَابِطٍ

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ الْخَبَرِ جَوَازًا

حُكْمُهُ	اَلْخَبَرُ	اَلنَّصُّ	اَلرَّقَمُ
حُذِفَ جَوازًا لِدَلَالَةِ إِذَا لِلْمُفَاجَأَةِ عَلَيْهِ	مَوْجُوْدٌ	خَرَجْتُ فَإِذَا الْأَسَدُ	1
وَالتَّقْدِيْرُ أُكُلُهَا دَائِمٌ وَ ظِلُّهَا كَذٰلِكَ، حُذِفَ جَوَازًا لِدَلَالَةِ خَبَرِ الْمُبْتَدَإِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ	كَذٰلِكَ	﴿أُكُلُهَا دَائِمٌ وَظِلُّهَا﴾ [الرعد:35]	2
حُذِفَ وُجُوْبًا لِدَلَالَةِ السُّؤَالِ عَلَيْهِ، وَالتَّقْدِيْرُ خَالِدٌ عِنْدِيْ	عِنْدِيْ	''خَالِدٌ'' فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ: مَنْ عِنْدَكَ	3
التَّقْدِيْرُ: نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا رَاضُوْنَ ، حُذِفَ جَوَازًا لِدَلَالَةِ خَبَرِ الْمُبْتَدَإِ الثَّانِي عَلَيْهِ[1]	رَاضُوْنَ	نَحْنُ بِمَا عِنْدَنَا ، وَ أَنْتَ بِمَا عِنْدَكَ رَاضٍ وَ الرَّأْيُ مُخْتَلِفٌ	4
حُذِفَ جَوَازًا لِدَلَالَةِ خَبَرِ الْمُبْتَدَإِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ وَ التَّقْدِيْرُ:أَمِ اللهُ أَعْلَمُ	أَعْلَمُ	﴿قُلْ أَأَنْتُمْ أَعْلَمُ أَمِ اللهُ﴾ [البقرة:140]	5
حُذِفَ جَوَازًا لِدَلَالَةِ خَبَرِ الْمُبْتَدَإِ فِيْ السُّؤَالِ عَلَيْهِ والتَّقْدِيْرُ: اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ طَرِيْقُ الْجَنَّةِ	طَرِيْقُ الْجَنَّةِ	''اَلْعَمَلُ الصَّالِحُ'' فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ: مَا طَرِيْقُ الْجَنَّةِ؟	6

[1] إِعْلَمْ أَنَّ الْحَذْفَ مِنَ الْأَوَّلِ لِدَلَالَةِ الثَّانِيْ عَلَيْهِ شَاذٌّ، وَ الْأَصْلُ الْغَالِبُ هُوَ الْحَذْفُ مِنَ الثَّانِيْ لِدَلَالَةِ الْأَوَّلِ عَلَيْهِ[شَرْحُ ابْنِ عَقِيْلٍ]

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ الْخَبَرِ وَ ذِكْرِهِ بَعْدَ لَوْلَا وُجُوْبًا وَجَوَازًا

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	لَوْلَاسَعِيْدٌ سَالَمَنَا مَا سَلِمَ	سَالَمَنَا	ذُكِرَ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ كَوْنٌ خَاصٌّ وَلَمْ يُوْجَدْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ
2	لَوْلَا أَنصارُ سَعْدٍ حَمَوْهُ مَا سَلِمَ	حَمَوْهُ	كَوْنٌ خَاصٌّ حُذِفَ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ يَدُلُّ عَلَى الْحِمَايَةِ؛ وَ يَجُوْزُ حَذْفُهُ
3	﴿لَوْلَا أَنْتُمْ لَكُنَّا مُؤْمِنِينَ﴾ [سبأ:31]	صَدَدْتُّمُوْنَا	اَلْخَبَرُ كَوْنٌ خَاصٌّ، حُذِفَ جَوَازًا لِدَلِيْلِ مَا بَعْدَهُ: {أَنَحْنُ صَدَدْنَاكُمْ عَنِ الْهُدٰى بَعْدَ إِذْ جَاءَكُمْ}وَ يَجُوْزُ ذِكْرُهُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا
4	لَوْلَا الدِّيْنُ لَهَلَكَ النَّاسُ	مَوْجُوْدٌ	حُذِفَ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ كَوْنٌ عَامٌّ وَ أُقِيْمَ جَوَابُ لَوْلَا مُقَامَهُ
5	لَوْمَا الْكِتَابَةُ لَضَاعَ الْعِلْمُ	مَوْجُوْدٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
6	لَوْلَا عَدْلُ الْحَاكِمِ لَقَتَلَ النَّاسُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا	مَوْجُوْدٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
7	لَوْلَا الْحَضَارَةُ مَا سَعِدَ الْبَشَرُ	مَوْجُوْدَةٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
8	لَوْلَا زُهَيْرٌ جَفَانِيْ كُنْتُ مُنْتَصِرًا وَلَمْ أَكُنْ جَانِحًا لِلسَّلْمِ إِنْ جَنَحُوْا	جَفَانِيْ	ذُكِرَ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ كَوْنٌ خَاصٌّ وَلَمْ يُوْجَدْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ
9	لَوْلَا السَفِيْنَةُ وَاسِعَةٌ مَا حَمَلَتْ مِئَاتُ الرِّكَابِ	وَاسِعَةٌ	ذُكِرَ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ كَوْنٌ خَاصٌّ وَلَمْ يُوْجَدْ عَلَيْهِ دَلِيْلٌ
10	لَوْلَا الطَّيَّارُ بارِعٌ مَا نَجَا مِنَ الْعَاصِفَةِ	بَارِعٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
11	اَلصَّحْرَاءُ قَحْلَةٌ لِعَدَمِ وُجُوْدِ الْمَاءِ بِهَا ، فَلَوْلَا الْمَاءُ مَعْدُوْمٌ لَأَنْبَتَتْ	مَعْدُوْمٌ	اَلْخَبَرُ كَوْنٌ خَاصٌّ ذُكِرَ جَوَازًا وَ يَجُوْزُ حَذْفُهُ لِدَلِيْلِ الْجُمْلَةِ الَّتِيْ سَبَقَتْ جُمْلَةَ لَوْلَا
12	دَخَلَ اللِّصُّ الْحَدِيْقَةَ لِغِيَابِ حَارِسِهَا فَلَوْلَا الْحَارِسُ غَائِبٌ لَخَافَ اللِّصُّ	غَائِبٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
13	إِضْطَرَبَ الْبَحْرُ مِنْ شِدَّةِ الْهَوَاءِ فَلَوْلَا الْهَوَاءُ شَدِيْدٌ مَا اضْطَرَبَ	شَدِيْدٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
14	لَوْلَا الْمَرَضُ مَا عُرِفَتِ الصِّحَّةُ	مَوْجُوْدٌ	اَلْخَبَرُ كَوْنٌ عامٌّ حُذِفَ وُجُوْبًا لِدَلَالَةِ لَوْلَا عَلَيْهِ وَ إِقَامَةِ جَوَابِ لَوْلَا مُقَامَهُ

اَلرَّقْمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
15	اَللّٰهُمَّ لَوْلَا أَنْتَ مَا اهْتَدَيْنَا	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
16	لَوْلَا الْهَوٰى لَمْ تُرِقْ دَمْعًا عَلَى طَلَلٍ وَ لَا أَرِقْتَ لِذِكْرِ الْبَانِ وَ الْعَلَمِ	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
17	لَوْلَا الْإِسْلَامُ لَضَلَلْنَا	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
18	لَوْلَا الْجُنْدُ مَا حَافَظَتْ أُمَّةٌ عَلَى اسْتِقْلَالِهَا	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
19	لَوْلَا النِّيْلُ لَكَانَتْ مِصْرُ قِفْرًا	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
20	لَوْلَا الْعَقْلُ لَضَاعَ الْإِنْسَانُ	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
21	لَوْلَا اللَّاعِبُوْنَ مَاهِرُوْنَ مَا فَازَ الْفَرِيْقُ	مَاهِرُوْنَ	اَلْخَبَرُ كَوْنٌ خَاصٌّ ذُكِرَ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ لَا دَلِيْلَ عَلَى حَذْفِهِ وَلَا يَصِحُّ أَنْ يَّكُوْنَ التَّقْدِيْرُ: لَوْلَا اللَّاعِبُوْنَ مَوْجُوْدُوْنَ لِأَنَّهُ لَا فَرِيْق بِلَا لَاعِبِيْنَ
22	لَوْلَا زُهَيْرٌ جَفَانِيْ كُنْتُ مُعْتَذِرًا	جَفَانِيْ	حَسْب السَّابِق
23	وَلَوْلَا الشِّعْرُ بِالْعُلَمَاءِ يَزْرِيْ لَكُنْتُ الْيَوْمَ أَشْعَرَ مِنْ لَبِيْدِ	بِالْعُلَمَاءِ يَزْرِيْ	حَسْب السَّابِق
24	لَوْلَا الْمُبِيْدَاتُ الْحَشَرِيَّةُ لَتَلِفَ الْمَحْصُوْلُ	مَوْجُوْدَةٌ	اَلْخَبَرُ كَوْنٌ عامٌّ حُذِفَ وُجُوْبًا لِدَلَالَةِ لَوْلَا عَلَيْهِ وَ إِقَامَةِ جَوَابِ لَوْلَا مقَامَهُ
25	لَوْلَا الْخَصْمَانِ اتَّفَقَا لَحَسَمَ الشَّرُّ	اتَّفَقَا	اَلْخَبَرُ كَوْنٌ خَاصٌّ لَا دَلِيْلَ عَلَيْهِ فَلِهٰذَا ذُكِرَ وُجُوْبًا

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حذف الخَبَرِ وُجُوْبًا بَعْدَ الْمَصْدَرِ الْمُضَافِ إِلَى مَعْمُوْلِهِ، وَ اسْمِ التَّفْضِيْلِ الْمُضَافِ إِلَى ذٰلِك الْمَصْدَرِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	ضَرْبِيْ الْعَبْدَ مُسِيْئًا	حَاصِلٌ	حُذِفَ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ وَقَعَ بَعْدَ الْمَصْدَرِ الْمُضَافِ إِلَى الْفَاعِلِ و بَعْدَهُ حَالٌ لَا تَصْلَحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا عَنِ الْمُبْتَدَأِ وَالتَّقْدِيْرُ: ضَرْبِي الْعَبْدَ حَاصِلٌ إِذَا كَانَ ـأَوْ إِذْ كَانَ ـ مُسِيْئًا
2	أَتَمُّ تَبْيِيْنِي الْحَقَّ مَنُوْطًا بِالْحُكْمِ	ثَابِتٌ	حُذِفَ وُجُوْبًا وَالتَّقْدِيْر: أَتَمُّ تَبْيِيْنِي الْحَقَّ ثَابِتٌ ـإِذَا كَانَ ـأَوْ إِذْ كَانَ ـ مَنُوْطًا بِالْحُكْمِ ، فَأَتَمُّ : مُبْتَدَأٌ ،وَ تَبْيِيْنِي: مُضَافٌ إِلَيْهِ، وَالحَقَّ: مَفْعُوْلٌ لِتَبْيِيْنِي ،وَ مَنُوْطًا: حَالٌ لَا تَصْلَحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا، سَدَّتْ مَسَدَّ خَبَرِ أَتَمُّ ـ
3	قِرَاءَتِيْ النَّشِيْدَ مَكْتُوْبًا ـ (الوافی)	حَاصِلٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
4	مُسَاعَدَتِيْ الرَّجُلَ مُحْتَاجًا	حَاصِلَةٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
5	مُسَاعَدَتِيْ لِسُكَّانِ وَزِيرِسْتَانَ مُحْتَاجِيْنَ	حَاصِلَةٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
6	شُرْبِيْ الدَّوَاءَ سَائِلًا	حَاصِلٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
7	أَكْلِي الطَّعَامَ نَاضِجًا	حَاصِلٌ	حَسْبَ السَّابِقِ
8	إِكْرَامِي الضَّيْفَ عَظِيْمًا	عَظِيْمٌ	لَا يَجُوْزُ نَصْبُ عَظِيْمًا عَلَى كَوْنِهِ حَالًا و الْخَبَرُ مَحْذُوْفٌ بَلْ يَجِبُ رَفْعُهُ عَلَى أَنَّهُ هُوَ الْخَبَرُ لِصَلَاحِيَتِهِ لِذَاكَ
9	عَهْدِيْ بِكَ نَبِيْهًا	ثَابِتٌ	حُذِفَ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ وَقَعَ بَعْدَ الْمَصْدَرِ الْمُضَافِ إِلَى الْفَاعِلِ و بَعْدَهُ حَالٌ لَا تَصْلَحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا عَنِ الْمُبْتَدَأِ وَالتَّقْدِيْر: عَهْدِيْ بِكَ ثابت إِذَا كَانَ ـأَوْ إِذْ كَانَ ـ نَبِيْهًا
10	أَكْثَرُ سَفَرِ سَلِيْمٍ مَاشِيًا	واقع	حَسْبَ السَّابِقِ

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ الْخَبَرِ وُجُوْبًا بَعْدَ الْمَصْدَرِ الْمُضَافِ إِلَى مَعْمُوْلِهِ، وَ اسْمِ التَّفْضِيْلِ الْمُضَافِ إِلَى ذٰلِك الْمَصْدَرِ

اَلرَّقم	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	قَالَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ	حَاصِلٌ	أَقْرَبُ: اِسْمُ تَفْضِيْلٍ مُضَاف إِلَى الْمَصْدَرِ الْمُؤَوَّلِ : (كَوْنُ الْعَبْدِ مِنْ رَبِّهِ) وَ الْجُمْلَةُ بَعْدَهُ :(وَهُوَ سَاجِدٌ) حَالٌ۔ (وَهِيَ لَا تَصْلُحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا وَالتَّقْدِيْر: أَقْرَبُ كَوْنِ الْعَبْدِ مِنْ رَبِّهِ حَاصِلٌ فِيْ حَالِ سُجُوْدِهِ
2	قَوْلُ الشَّاعِرِ: خَيْرُ اقْتِرَابِيْ مِنَ الْمَوْلٰى حَلِيْفَ رِضا وَ شَرُّ بُعْدِيْ عَنْهُ وَ هُوَ غَضْبَانُ	حَاصِلٌ	خَيْرُ: مُضَافٌ إِلَى الْمَصْدَرِ الْمُضَاف إِلَى مَعْمُوْلِهِ وَ بَعْدَهُ حَالٌ مُفْرَدَةٌ (حَلِيف رِضا) وَهِيَ لَا تَصْلُحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا ، فَحُذِفَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا وَ سَدَّتِ الْحَالُ مَسَدَّ الْخَبَرِ
3	أَفْضَلُ صَلَاتِكَ خَالِيًا مِمَّا يَشْغَلُكَ	حَاصِلٌ	أَفْضَلُ مُضَافٌ إِلَى الْمَصْدَرِ الْمُضَاف إِلَى مَعْمُوْلِهِ وَ بَعْدَهُ حَالٌ لَا تَصْلُحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا ، فَحُذِفَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا وَ سَدَّتِ الْحَالُ مَسَدَّ الْخَبَرِ وَالتَّقْدِيْر:أَفْضَلُ صَلَاتِكَ حاصلٌ إِذْ كُنْتَ۔أَوْ إِذَا كُنْتَ - خَالِيًا مِمَّا يَشْغَلُكَ
4	أَحْسَنُ مَا تَعْمَلُ الْخَيْرَ مُسْتَتِرًا	حَاصِلٌ	أَحْسَنُ مُضَافٌ إِلَى الْمَصْدَرِ الْمُؤَوَّلِ وَ بَعْدَهُ حَالٌ لَا تَصْلُحُ أَنْ تَكُوْنَ خَبَرًا ، فَحُذِفَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا وَ سَدَّتِ الْحَالُ مَسَدَّ الْخَبَرِ وَالتَّقْدِيْر: أَحْسَنُ عَمَلِكَ الْخَيْرَ حاصلٌ إِذْ كُنْتَ۔أَوْ إِذَا كُنْتَ - مُسْتَتِرًا

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ الْخَبَرِ وُجُوْبًا قَبْلَ الْوَاوِ الَّتِيْ هِيَ النَّصُّ فِيْ الْمَعِيَّةِ وَبَعْدَهَا اسْمٌ أُقِيْمَ مُقَامَ الْمَحْذُوْفِ وَإِثْبَاتِهِ (جامع) إِذَا لَمْ تَكُنِ الْوَاوُ نَصًّا فِي الْمَعِيَّةِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	اَلْفَلَّاحُ وَ حَقْلُهُ	مُتَلَازِمَانِ	حُذِفَ وُجُوْبًا لِدَلَالَةِ الْوَاوِ عَلَيْهِ وَ إِقَامَةِ "حَقْلُهُ" مُقَامَهُ
2	اَلصَّانِعُ وَ مَصْنَعُهُ	مُتَلَازِمَانِ	حَسْب السَّابِق
3	اَلتَّاجِرُ وَ مَتْجَرُهُ	مُتَلَازِمَانِ	حَسْب السَّابِق
4	اَلْمَلَّاحُ وَ سَفِيْنَتُهُ	مُتَلَازِمَانِ	حَسْب السَّابِق
5	اَلطَّالِبُ وَ مَعْهَدُهُ	مُتَلَازِمَانِ	حَسْب السَّابِق
6	كُلُّ امْرِئٍ وَمَا فَعَلَ	مُقْتَرِنَانِ	حُذِفَ وُجُوْبًا لِدَلَالَةِ الْوَاوِ عَلَيْهِ وَ إِقَامَةِ مَا بَعْدَ الْوَاوِ مَقَامَهُ وَالتَّقْدِيْرُ : كُلُّ امْرِئٍ وَ فِعْلُهُ مُقْتَرِنَانِ
7	قَوْلُ الْفَرَزْدَقِ: تَمَنَّوْا لِيَ الْمَوْتَ الَّذِيْ يَشْعَبُ الْفَتىٰ وَ كُلُّ امْرِئٍ وَالْمَوْتُ يَلْتَقِيَانِ	يَلْتَقِيَانِ	اَلْخَبَرُ مَذْكُوْرٌ لِأَنَّ الْوَاوَ لَيِستْ نَصًّا فِيْ الْمَعِيَّةِ لِأَنَّنَا لَوْ قُلْنَا كُلُّ امْرِئٍ مَعَ الْمَوْتِ ، لَكَانَ كَلَامُنَا غَيْرَ صَحِيْحٍ، لِأَنَّ الْمَوْتَ لَيْسَ مُلَازِمًا لِلْمَرْءِ ، وَإِنَّمَا يَلْقَاهُ مَرَّةً وَّاحِدَةً
8	كُلُّ امْرِئٍ وَ نِيَّتُهُ	مُقْتَرِنَانِ	حُذِفَ وُجُوْبًا لِدَلَالَةِ الْوَاوِ عَلَيْهِ وَ إِقَامَةِ مَا بَعْدَ الْوَاوِ مَقَامَهُ ، وَالْوَاوُ نَصٌّ فِيْ الْمَعِيَّةِ فَإِنَّ النِّيَّةَ لَا تُفَارِقُ صَاحِبَهَا
9	كُلُّ ثَوْبٍ وَ قِيْمَتُهُ	مُتَلَازِمَانِ	حَسْب السَّابِق
10	كُلُّ امْرِئٍ وَ طَبْعُهُ	مُقْتَرِنَانِ	حَسْب السَّابِق
11	كُلُّ شَيْخٍ وَ طَرِيْقَتُهُ	مُقْتَرِنَانِ	حَسْب السَّابِق

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ الْخَبَرِ وُجُوْبًا بَعْدَ الْمُبْتَدَأِ الَّذِي هُوَصَرِيْحٌ فِيْ الْقَسمِ وَجَوَازًا بَعْدَ الَّذِي لَيْس صَرِيْحًا فِي الْقَسَمِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	﴿لَعَمْرُكَ إِنَّهُمْ لَفِي سَكْرَتِهِمْ يَعْمَهُونَ﴾ [الحجر: 72]	قَسَمِي	حُذِفَ وُجُوْبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ نَصٌّ فِيْ الْقَسمِ، وَ أُقِيْمَ جَوَابَ الْقَسمِ مَقَامَهُ
2	لَعَمْرُكَ لَيَنْجَحَنَّ الْمُجِدُّ	قَسَمِيْ	حَسْب السَّابِق
3	يَمِيْنُ اللهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا	قَسَمِي	حَسْب السَّابِق
4	أَيْمُنُ اللهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا	يَمِيْنِي	حَسْب السَّابِق
5	لَعَمْرُكَ مَا أَهْوَيْتُ كَفِّيْ لِرِيْبَةٍ وَ لَا حَمَلَتْنِي نَحْوَ فَاحِشَةٍ رِجْلِيْ	قَسَمِي	حَسْب السَّابِق
6	لَعَمْرُكَ مَا بِالْمَوْتِ عَارٌ عَلَى الْفَتَى إِذَا لَمْ تُصِبْهُ فِي الْحَيَاةِ الْمَعَايِرُ	قَسَمِي	حَسْب السَّابِق
7	أَيْمُنُ اللهِ لَأُنْصِفَنَّ الْمَظْلُوْمَ	يَمِيْنِي	حَسْب السَّابِق
8	عَهْدُ اللهِ لَأُكَافِئَنَّكَ	عَلَيَّ	حُذِفَ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ لَيْسَ نَصًّا فِيْ الْقَسَمِ
9	لَأَيْمُنُ اللهِ لَأُسْرِعَنَّ لِلْمَلْهُوْفِ	قَسَمِيْ أَوْ يَمِيْنِي	حُذِفَ وُجُوْبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ نَصٌّ فِيْ الْقَسَمِ، وَ أُقِيْمَ جَوَابَ الْقَسَمِ مَقَامَهُ
10	لَعَمْرُكَ مَا الْأَيَّامُ إِلَّا مُعَارَةً فَمَا اسْطَعْتَ مِنْ مَعْرُوْفِهَا فَتَزَوَّدِ	قَسَمِي	حَسْب السَّابِق
11	أَمْرُ الدِّيْنِ قَسَمِيْ لَا أَرْتَكِبُ ذَنْبًا	قَسَمِي	ذُكِرَ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ لَيْسَ نَصًّا فِيْ الْقَسَمِ

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَعدُّدِ الْخَبَرِ جَوَازًا وَ وُجُوْبًا

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	﴿وَهُوَ ٱلْغَفُورُ ٱلْوَدُودُ ذُو ٱلْعَرْشِ ٱلْمَجِيدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ﴾ [البروج: 14-16]	الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ذُوْالْعَرْشِ الْمَجِيْدُ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ	تَعَدَّدَتِ الْأَخْبَارُ جَوَازًا لِأَنَّهُ يَجُوْزُ الِاقْتِصَارُ عَلَى الْأَوَّلِ فِيْ غَيْرِ الْقُرْآنِ
2	هُمْ سُرَاةٌ شُعَرَاءُ	سُرَاةٌ شُعَرَاءُ خَبَرَانِ	تَعَدَّدَ الْخَبَرُ جَوَازًا لِأَنَّهُ يَكْتَمِلُ الْمَعْنٰى بِالْأَوَّلِ
3	خَالِدٌ أَعْسَرُ أَيْسَرُ	أَعْسَرُ أَيْسَرُ خَبَرَانِ	تَعَدَّدَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ لَا يَصِحُّ الْإِخْبَارُ بِوَاحِدٍ مِنْهُمَا انْفِرَادًا وَ مَعْنًى:(أَعْسَرُ أَيْسَرُ) يَعْمَلُ بِكِلْتَا يَدَيْهِ
4	اَلشَّيْخُ جَامِعُ الْمَعْقُوْلِ وَالْمَنْقُوْلِ فَهُوَ مُحَدِّثٌ، مُفَسِّرٌ، فَقِيْهٌ، شَاعِرٌ ،أَدِيْبٌ، مَنْطِقِيٌّ، فَيْلُسُوْفٌ	مُحَدِّثٌ وَ مَا بَعْدَهُ أَخْبَارٌ مُتَعَدَّدٌ	تَعَدَّدَتِ الْأَخْبَارُ جَوَازًا لِأَنَّ الْمَعْنَى يَكْتَمِلُ بِالْخَبَرِ الْأَوَّلِ
5	سَعْدٌ قَامَ تَبَسَّمَ،سَلَّمَ تَوَلَّى	قَامَ وَ مَا بَعْدَهُ أَخْبَارٌ مُتَعَدَّدَةٌ	حَسْب السَّابِق
6	﴿فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعَىٰ﴾ [طه:20]	حَيَّةٌ تَسْعَى خَبَرَانِ	حَسْب السَّابِق
7	﴿ وَهَٰذَا بَعْلِي شَيْخٌ﴾ [هود:72] فِيْ قِرَاءَةِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ	بَعْلِيْ شَيْخٌ خَبَرَانِ	حَسْب السَّابِق

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى اقْتِرَانِ الْخَبَرِ بِالْفَاءِ جَوَازًا وَ وُجُوْبًا

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	اَلَّذِيْ يَنْصَحُنِيْ فَمُخْلِصٌ	فَمُخْلِصٌ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَهُوَ مَوْصُوْلٌ بِفِعْلٍ
2	اَلَّذِيْ يُسَاعِدُ الْمَسَاكِيْنَ فَمُحْتَرَمٌ	فَمُحْتَرَمٌ	حَسْب السَّابِق
3	مَنْ يَّزُوْرُ الْحَرَمَ الْمَكِّيَّ فَمَسْرُوْرٌ	فَمَسْرُوْرٌ	حَسْب السَّابِق
4	مَنْ يُّكْرِمِ مَشَائِخَهُ فَسَعِيْدٌ	فَسَعِيْدٌ	حَسْب السَّابِق
5	﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى﴾ [الليل:5]	فَسَنُيَسِّرُهُ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ وُجُوْبًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَاقِعٌ بَعْدَ أَمَّا
6	اَلَّذِيْ عَلَى الْكُرْسِيِّ فَكَاتِبٌ	فَكَاتِبٌ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَهُوَ مَوْصُوْلٌ بِالْجَارِّ وَ الْمَجْرُوْرِ
7	شَيْخٌ عَلَى الْمِنْبَرِ فَبَلِيْغٌ	فَبَلِيْغٌ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَهُوَ نَكِرَةٌ مَوْصُوْفَةٌ بِظَرْفٍ
8	اِمْرَأَةٌ مَعَ ابْنِهَا فِيْ صَالَةِ الْاِنْتِظَارِ فَعَجُوْزٌ	فَعَجُوْزٌ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَهِيَ نَكِرَةٌ مَوْصُوْفَةٌ بِظَرْفٍ
9	طِفْلٌ فِيْ الْمَهْدِ فَنَائِمٌ	فَنَائِمٌ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَهِيَ نَكِرَةٌ مَوْصُوْفَةٌ بِالْجَارِّ وَ الْمَجْرُوْرِ
10	سَيَّارَةُ الَّذِيْ يَقُوْدُهَا فَجَدِيْدَةٌ	فَجَدِيْدَةٌ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَهُوَ اسْمٌ مُضَافٌ إِلَى الْمَوْصُوْلِ بِفِعْلٍ
11	قَلَمُ الَّذِيْ أَمَامَكَ فَجَيِّدٌ	فَجَيِّدٌ	مُقْتَرِنٌ بِالْفَاءِ جَوَازًا لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ مُتَضَمِّنُ مَعْنَى الشَّرْطِ وَهُوَ اسْمٌ مُضَافٌ إِلَى الْمَوْصُوْلِ بِظَرْفٍ

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى وُقُوْعِ الْخَبَرِ ظَرْف زَمَان أَوْ مَكَان وَ الْمُبْتَدَأ جَوْهَرٌ أَوْعَرْضٌ

اَلرَّقَم	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	سَعْدٌ الْيَوْمَ	اَلْيَوْمَ	غَيْرُ جَائِزٍ لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ جَوْهَرٌ وَ هُوَ سَعْدٌ وَ الْخَبَرَ ظَرْف زَمَان
2	اَلْمَجْدُ تَحْتَ عَلَمِ الْعِلْمِ	تَحْتَ	ظَرْفُ مَكَانٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا وَالْمُبْتَدَأُ (اَلْمَجْدُ) عَرَضٌ
3	اَلْجَنَّةُ تَحْتَ أَقْدَامِ الْأُمَّهَاتِ	تَحْتَ	ظَرْفُ مَكَانٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا وَالْمُبْتَدَأُ (اَلْجَنَّةُ) جَوْهَرٌ
4	اَلْحَقُّ مَعَكَ	مَعَكَ	ظَرْفُ مَكَانٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا وَالْمُبْتَدَأُ (اَلْحَقُّ) عَرَضٌ
5	اَلصَّوَابُ عِنْدَكَ	عِنْدَكَ	حَسْب السَّابِق
6	اَلطَّالِبُ أَمَامَ الْمُدَرِّسِ	أمامَ	ظَرْفُ مَكَانٍ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ مَرْفُوْعٌ مَحَلًّا وَالْمُبْتَدَأُ (اَلطَّالِبُ) جَوْهَرٌ
7	اَلطَّالِبُ الْيَوْمَ	اَلْيَوْمَ	غَيْرُ جَائِزٍ لِأَنَّ الْمُبْتَدَأَ جَوْهَرٌ وَ الْخَبَرَ ظَرْفُ زَمَانٍ

خَبَرُ إِنَّ وَأَخَوَاتِهَا

1-تَعْرِيْفُهُ

2-أَحْكَامُهُ

3-تَدْرِيْبَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ

خَبرُإِنَّ وَ أَخَوَاتِهَا

- مرفوعات کی پانچویں قسم "إِنَّ" اور اس کی اَخوات کی خبر ہے۔
- یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔
- یہ کل چھ حروف ہیں: إِنَّ ، أَنَّ ، كَأَنَّ، لٰكِنَّ ، ليتَ ،لَعَلَّ،انہیں نحویوں کی اصطلاح میں "اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِالْفِعْلِ" کہتے ہیں، نیز "نَوَاسِخُ الْمُبْتَدَأ وَ الْخَبَر" بھی کہتے ہیں[1]۔

تَعْرِيْفُ خَبَرِ إِنَّ: هُوَ الْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِ أَحَدِ هٰذِهِ الْحُرُوْفِ[2].

شَرْحُ التَّعْرِيْفِ: مندرجہ بالا تعریف میں "هُوَ الْمُسْنَدُ" کے بعد "بَعْدَ دُخُوْلِ أَحَدِ هٰذِهِ الْحُرُوْفِ" کی قید اس لیے ذکر کی گئی ہے کہ اگر صرف "هُوَ الْمُسْنَدُ" پر اکتفا کیا جاتا تو یہ تعریف "خَبَرُ الْمُبْتَدَأ"، "خَبَرُ إِنَّ" اور "خَبَرُكَانَ" وغیرہ کو بھی شامل ہو جاتی، "بَعْدَ دُخُوْلِ أَحَدِ هٰذِهِ الْحُرُوْفِ" کی قید سے باقی اخبار تعریف سے خارج ہو گئیں۔

تَقْدِيْمُ خَبَرِ إِنَّ عَلَى اسْمِهَا

- "خَبَرُ إِنَّ" باقی احکام میں تو "خَبَرِ مُبْتَدَأ" کی طرح ہے، لیکن اسم پر مقدم ہونے کا معاملہ مختلف ہے، یہ اپنے اسم پر صرف اس صورت میں مقدم ہوتی ہے جب یہ ظرف ہو یا جار و مجرور ہو، جب کہ مبتدا کی خبر مقدم ہونے کی کئی صورتیں ہیں، جن کا ذکر مبتدا کی بحث میں تفصیل کے ساتھ ہو چکا ہے[3]۔

تَقْدِيْمُ خَبَرِ إِنَّ عَلَى اسْمِهِ جَوَازًا وَ وُجُوْبًا

- "خبر إِنَّ" اگر ظرف یا جار و مجرور ہو تو اسم یا معرفہ ہوگا یا نکرہ،

اگر اسم معرفہ ہو تو "تَقْدِيْمُ الْخَبَرِ عَلَى الِاسْمِ" جائز ہوگی، جیسے: ﴿إِنَّ إِلَيْنَآ إِيَابَهُمْ﴾ [الغاشية: 25].

اور اگر اسم نکرہ ہو تو تقدیم واجب ہوگی[4]، جیسے: إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا ، إِنَّ مِنَ الشِّعْرِ لَحِكْمَةً.

---

[1] "نواسخ" ناسخ کی جمع ہے،وَ هُوَ فِي اللُّغَةِ: مِنَ النَّسْخِ بِمَعْنَى الْإِزَالَةِ وَ فِي الِاصْطِلَاحِ: مَا يَرْفَعُ حُكْمَ الْمُبْتَدَأ وَ الْخَبَرِ وَ هُوَ ثَلَاثَةُ أَنْوَاعٍ: مَا يَرْفَعُ الْمُبْتَدَأ وَ يَنْصِبُ الْخَبَرَ ،وَ هُوَ كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا، وَ مَا يَنْصِبُ الْمُبْتَدَأ وَ يَرْفَعُ الْخَبَرَ، وَ هُوَ إِنَّ وَ أَخَوَاتُهَا، وَ مَا يَنْصِبُهُمَا مَعًا، وَ هُوَ ظَنَّ وَ أَخَوَاتُهَا-[شرح قطر الندى]

[2] [الكافية و الفوائد الضيائية]

[3] اس بات کو ابن حاجبؒ نے یوں بیان کیا ہے: "وَ أَمْرُهُ كَأَمْرِ خَبَرِ الْمُبْتَدَأ إِلَّا فِيْ تَقْدِيْمِهِ إِلَّا إِذَا كَانَ ظَرْفًا".

[4] تَقْدِيْمُ خَبَرِ إِنَّ عَلَى اسْمِهَا کو ابن ہشام عَلَى الْإِطْلَاق جائز کہتے ہیں، چاہے اسم نکرہ ہو یا معرفہ۔[شرح قطر الندى]

مَلْحُوْظَة

اس بحث کے آغاز میں ہم نے جو یہ کہا ہے کہ "خَبَرُإنَّ" باقی احکام میں خبر مبتدا کی طرح ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہر وہ چیز جو خبر مبتدا بنے وہ "خبرإنّ" بھی بن سکے گی بلکہ شرط یہ ہے کہ اس میں "خبرإنّ" بننے کی شرائط موجود ہوں مثلًا: "أَيْنَ" اور "مَنْ" خبر مبتدا بن سکتے ہیں، اس بنا پر "أَيْنَ زَيْدٌ؟" اور "مَنْ أَبُوْكَ؟" کہنا جائز ہے لیکن "إِنَّ أَيْنَ زَيْدًا"، "إِنَّ مَنْ أَبَاكَ[1]" کہنا جائز نہیں، اس لیے کہ "أَيْنَ" اور "مَنْ" دونوں صدارت کلام کا تقاضا کرتے ہیں اور "إِنَّ" بھی مقتضی صدارت ہے تو جس کسی کو مقدم کریں گے دوسرے کی صدارت فوت ہو گی۔

دُخُوْلُ لَامِ الِابْتِدَاءِ بَعْدَ إِنَّ

إنّ کے بعد چار چیزوں پر لام کا دخول جائز ہے[2]:

وہ چار چیزیں درج ذیل ہیں:

١ خَبَرُ إِنَّ، جیسے: إِنَّ سَعْدًا لَقَائِمٌ.

٢ مَعْمُوْلُ خَبَرِ إِنَّ، جیسے: إِنَّ سَعْدًا لَطَعَامَكَ آكِلٌ.

٣ اِسْمُ إِنَّ، جیسے: ﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ﴾ [النازعات: 26].

٤ ضَمِيْرُ الْفَصْلِ، جیسے: إِنَّ سَعْدًا لَهُوَ الْقَائِمُ.

اس لام کو "لَامُ الِابْتِدَاءِ"، "اَللَّامُ الْمُزَحْلَقَة" اور "اَللَّامُ الْمُزَحْلَفَة" کہتے ہیں[3]۔

شُرُوْطُ دُخُوْلِ اللَّامِ عَلَى الْخَبَرِ

"إنّ" کی خبر پر لام ابتدا داخل ہونے کی تین شرطیں ہیں:

---

[1] [الفوائد الضيائية]

[2] باقی أخوات إنّ کے بعد یہ لام داخل نہیں ہوتا؛ فَلَا تَقُوْلُ لَعَلَّ سَعْدًا لَقَائِمٌ([شرح ابن عقيل]) وَ بَعْدَ ذَاتِ الْكَسْرِ تَصْحَبُ الْخَبَرَ جَوَازًا لَامُ ابْتِدَاءٍ-[شرح الأشموني]

[3] سُمِّيَتْ كَذٰلِكَ؛لِأَنَّهَا تَدْخُلُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ كَثِيْرًا، وَتَدْخُلُ عَلَى غَيْرِهِ كَخَبَرِ(إِنَّ) الْمَكْسُوْرَة-وَهٰذِهِ اللَّامُ مَفْتُوْحَةٌ، وَفَائِدَتُهَا: تَوْكِيْدُ مَضْمُوْنِ الْجُمْلَةِ الْمُثْبَتَةِ ، وَإِزَالَةُ الشَّكِّ عَنْ مَعْنَاهَا أَوْ إِنْكَارِهَا، وَ تُسَمَّى: (اللَّامُ الْمُزَحْلَقَة)أَوْ (اللَّامُ الْمُزَحْلَفَة)؛ فَبَنُوْ تَمِيمٍ يَقُوْلُوْنَ زَحْلُوْقَةٌ بِالْقَافِ،وَاهْلُ الْعَالِيَةِ، يَقُوْلُوْنَ: زَحْلُوْفَةٌ بِالْفَاءِ، وَيَقُوْلُ النُّحَاةُ فِيْ سَبَبِ تَسْمِيَتِهَا بِذٰلِكَ : إِنَّ مَكَانَهَا الْأَصْلِيَّ الصَّدَارَةُ فِي الْجُمْلَةِ الِاسْمِيَّةِ فَحَقُّهَا أَنْ تَدْخُلَ عَلَى (إِنَّ) نَحْوُ: لَإِنَّ سَعْدًا قَائِمٌ-، لٰكِنْ لَمَّا كَانَتْ لِلتَّوْكِيْدِ- وَ (إِنَّ) تُفِيْدُ التَّوْكِيْدَ- كَرِهُوْا الْجَمْعَ بَيْنَ حَرْفَيْنِ لِمَعْنىً وَاحِدٍ، فَقُدِّمَتْ (إِنَّ) ؛ لِأَنَّهَا عَامِلَةٌ، وَزُحْلِقَتِ اللَّامُ إِلَى الْخَبَرِ-[حَاشِيَةُ الصَّبان]

1 خبر اسم سے مؤخر ہو[1]، چنانچہ جو خبر اسم پر مقدم ہو اس پر دخول لام جائز نہ ہوگا، جیسے : إِنَّ فِيْ الدَّارِ سَعْدًا ، فَلَا تَقُوْلُ : إِنَّ لَفِيْ الدَّارِ سَعْدًا.

2 خبر مثبت ہو، منفی نہ ہو، لہٰذا خبر منفی پر دخول لام جائز نہیں، فَلَا تَقُوْلُ:إِنَّ سَعْدًا لَلَايَقُوْمُ.

3 خبر ایسا جملہ فعلیہ نہ ہو جس کا فعل :

ماضی ہو۔

متصرف ہو۔

"غَيْر مُقْتَرِن بِقَدْ" ہو،فَلَا تَقُوْلُ:إِنَّ سَعْدًا لَنَصَرَ.

صُوَرُ دُخُوْلِ لَامِ الِابْتِدَاءِ عَلَى خَبَرِ إِنَّ

مندرجہ بالا شرائط کے ساتھ خبر پر لام داخل ہونے کی درج ذیل پانچ صورتیں ہیں:

اَلرَّقَمُ	اَلصُّوْرَةُ	اَلْأَمْثِلَةُ
1	أَن يَكُوْنَ الْخَبَرُ مُفْرَدًا	إِنَّ سَعْدًا لَقَائِمٌ
2	أَن يَكُوْنَ الْخَبَرُ جُمْلَةً اسْمِيَّةً[2]	إِنَّ أَخَاكَ لَوَجْهُهُ حَسَنٌ
3	أَنْ يَّكُوْنَ الْخَبَرُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فِعْلُهَا مُضَارِعٌ	إِنَّ سَعْدًا لَيَقُوْمُ
4	أَنْ يَّكُوْنَ الْخَبَرُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فِعْلُهَا مَاضٍ جَامِدٌ	إِنَّ سَعْدًا لَعَسٰى أَنْ يَزُوْرَنَا
5	أَنْ يَّكُوْنَ الْخَبَرُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فِعْلُهَا مَاضٍ مُتَصَرِّفٌ مُقْتَرِنٌ بِقَدْ	إِنَّ سَعْدًا لَقَدْ قَامَ

شُرُوْطُ دُخُوْلِ اللَّامِ عَلَى مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ

معمول خبر پر لام ابتدا داخل ہونے کی چار شرطیں ہیں :

---

[1] وَلَا فَرْقَ فِيْ حَالَةِ تَأَخُّرِهِ عَنِ الِاسْمِ بَيْنَ أَن يَتَقَدَّمَ مَعْمُوْلُهُ عَلَيْهِ و أَن يَتَأَخَّرَ عَنْهُ نَحْوُ : قَوْلِهِ تَعَالٰى:﴿إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيْرٌ﴾ [العاديات: 11]وَ زَعَمَ ابْنُ النَّاظِمِ أَنَّ مَعْمُوْلَ الْخَبَرِ لَوْ تَقَدَّمَ عَلَيْهِ امْتَنَعَ دُخُوْلُ اللَّامِ عَلَى الْخَبَرِ،وَ هُوَ مَرْدُوْدٌ بِنَحْوِ هٰذِهِ الْآيَةِ الْكَرِيْمَةِ فَقَدْ دَخَلَتِ اللَّامُ عَلَى الْخَبَرِ فِيْ أَفْصَحِ الْكَلَامِ مَعَ تَقَدُّمِ مَعْمُوْلِهِ وَ هُمَا:(بِهِمْ) و (يَوْمَئِذٍ).[مِنْحَة الْجَلِيل بِتَحْقِيق شَرْحِ ابْنِ عَقِيْل]

[2] مندرجہ بالادوسری صورت میں دخول لام، جملہ اسمیہ کے جزاول و جزدوم دونوں پر جائز ہے اگرچہ جزء اول پر دخول اَولیٰ ہے۔
پہلے کی مثال :إِنَّ أَخَاكَ لَوَجْهُهُ حَسَنٌ. دوسرے کی مثال :إِنَّ أَخَاكَ وَجْهُهُ لَحَسَنٌ.

1 خبر کا معمول خبر پر مقدّم ہو، جیسے : إِنَّ سَعْدًا لَطَعَامَكَ آكِلٌ، چنانچہ اگر معمول خبر پر مقدم نہ ہو تو معمول پر دخولِ لام جائز نہ ہوگا،فلا تقول: إِنَّ سَعْدًا آكِلٌ لَطَعَامَكَ.

2 خبر پر دخولِ لام کی شرائط بھی موجود ہوں، جیسے :إِنَّ سَعْدًا لَطَعَامَكَ آكِلٌ، چنانچہ اگر خبر پر دخولِ لام کی شرائط موجود نہ ہوں تو معمول پر دخولِ لام جائز نہ ہوگا۔مثلًا اگر خبر فِعْل مَاضِي مُتَصرِّف غَيْر مَقْرُوْن بہ ''قد'' ہو تو اس کے معمول مقدم پر دخولِ لام جائز نہ ہوگا،فَلَا تَقُوْلُ:إِنَّ سَعْدًا لَطَعَامَكَ أَكَلَ.

3 خبر پر لام ابتدا داخل نہ ہو،فَلَا تَقُوْلُ: إِنَّ سَعْدًا لَطَعَامَكَ لَآكِلٌ.

4 معمول :

- حال نہ ہو،فَلَا يَصِحُّ أَنْ تَقُوْلَ: إِنَّ سَعْدًا لَرَاكِبًا حَاضِرٌ.
- تمیز نہ ہو،فَلَا يَصِحُّ أَنْ تَقُوْلَ: إِنَّ سَعْدًا لَعَرَقًا يَتَصَبَّبُ.
- مفعول مطلق نہ ہو،فَلَا يَصِحُّ أَنْ تَقُوْلَ: إِنَّ سَعْدًا لَرُكُوبَ الْأَمِيْرِ رَاكِبٌ.
- مفعول لہ نہ ہو،فَلَا يَصِحُّ أَنْ تَقُوْلَ: إِنَّ سَعْدًا لَتَأْدِيْبًا ضَارِبٌ ابْنَهُ.

شَرْطُ دُخُوْلِ اللَّامِ عَلَى اسْمِ إِنَّ

''اِسْم إِنَّ'' پر لام داخل ہونے کی صرف ایک شرط ہے،وہ یہ کہ اِسْم إِنَّ خبر یا معمول خبر سے مؤخر ہو۔اس شرط کی حکمت یہ ہے کہ اِسْم إِنَّ اگر إنّ کے متصل بعد آئے اور اس پر لَامُ الِابْتِدَاءِ داخل ہو جائے جو کہ در حقیقت لام تاکید ہے، تو تاکید کے دو حرف یکجا ہو جائیں گے جو کہ درست نہیں۔

مُؤَخَّرٌ عَنِ الْخَبَرِ کی مثال :﴿إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰٓ﴾ [النازعات: 26].

مُؤَخَّرٌ عَنْ مَّعْمُوْلِ الْخَبَرِ کی مثال :إِنَّ فِي الدَّارِ لَسَعْدًا جَالِسٌ.

شُرُوْطُ دُخُوْلِ اللَّامِ عَلَى ضَمِيْرِ الْفَصْلِ[1]

ضمیر فصل پر دخول لام بغیر کسی شرط کے جائز ہے، جیسے :إِنَّ سَعْدًالَهُوَ الْقَائِمُ.

[1] بَصْرِيِّيْن اسے ''ضَمِیرِ فصل'' کہتے ہیں اس لیے کہ یہ خبر اور صفت کے درمیان فصل (فرق) واضح کر کے خبر کا تعین کرتی ہے: چنانچہ جب ہم کہتے ہیں :إِنَّ سَعْدًا الْقَائِمُ تو ''الْقَائِمُ'' کے بارے میں دو احتمال ہوتے ہیں :

(الف) یہ کہ الْقَائِمُ ،سَعْدًا کی خبر ہو۔

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَقْدِيمْ خبرَ إِنَّ عَلَى اسْمِهَا وَتَأَخُّرِهِ جَوَازًا وَوُجُوْبًا وَتَقْدِيمْ مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ عَلَيْهِ جَوَازًا وَدُخُوْلِ اللَّامِ عَلَى الِاسْمِ وَالْخَبَرِ وَ مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ وَ ضَمِيْرِ الْفَصْلِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	﴿إِنَّ فِي ذَالِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰٓ﴾ [النازعات: 26]	فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً	اِسْمُ إِنَّ(لَعِبْرَةً) أُخِّرَ وَقُدِّمَ عَلَيْهِ الْخَبَرُ (فِيْ ذٰلِكَ)وُجُوْبًا، لِأَنَّ الِاسْمَ نَكِرَةٌ مَحْضَةٌ وَ الْخَبَرَ جَارٌّ وَ مَجْرُوْرٌ وَ دُخِلَتْ عَلَيْهِ لَامُ الِابْتِدَاءِ جَوَازًا لِتَوَفَّرَ شَرْطُهُ وَهُوَ التَّأَخُّرُ عَنِ الْخَبَرِ أَوْ مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ وَهٰهُنَا مُؤَخَّرٌ عَنِ الْخَبَرِ
2	﴿إِنَّ لَدَيْنَآ أَنكَالًا﴾ [المزمل: 12]	أَنْكَالًا / لَدَيْنَا	أُخِّرَ الِاسْمُ (أَنْكَالًا) وَ قُدِّمَ عَلَيْهِ الْخَبَرُ(لَدَيْنَا) وُجُوْبًا لِأَنَّ الِاسْمَ نَكِرَةٌ مَحْضَةٌ و الْخَبَرُ ظَرْفٌ
3	إِنَّ سَعْدًا لَيَرْضٰى	لَيَرْضَى	أُخِّرَ الْخَبَرُ (لَيَرْضَى) وُجُوْبًا لِأَنَّهُ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ غَيْرُ جَارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ اللَّامُ جَوَازًا لِتَوَفُّرِ شُرُوْطِ الدُّخُوْلِ وَ هِيَ: كَوْنُهُ مُؤَخَّرًا،وَ مُثْبَتًا،وَ غَيْرَ جُمْلَةٍ فِعْلِيَّةٍ فِعْلُهَا: مَاضٍ، مُتَصَرِّفٌ، غَيْرُ مُقْتَرِنٍ بِقَدْ،وَ إِذَا كَانَ الْخَبَرُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فِعْلُهَا مُضَارِعٌ فَالْمُتَصَرِّفُ وَ غَيْرُ الْمُتَصَرِّفِ فِيْهِ سَوَاءٌ وَ هٰهُنَا الْفِعْلُ مُضَارِعٌ مُتَصَرِّفٌ

(ب) یہ کہ اَلْقَائِمُ ،سَعْدًا کی صفت ہو، لیکن جب ہم کہتے ہیں إِنَّ سَعْدًا هُوَ الْقَائِمُ تو''اَلْقَائِمُ'' کا خبر ہونا متعین ہو جاتا ہے۔اور کُوفِيِّيْن اسے ''عِمَاد'' کہتے ہیں اس لیے کہ جملہ کے مفہوم کو واضح کرنے میں اس پر اعتماد کیا جاتا ہے۔

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
4	إِنَّ سَعْدًا لَيَذَرُ الشَّرَّ	لَيَذرُ الشَّرَّ	أُخِّرَ الْخَبَرُ (لَيَذَرُ) وُجُوْبًا لِأَنَّهُ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ غَيْرُ جَارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ اللَّامُ جَوَازًا لِتَوفُّرِ شُرُوْطِ الدُّخُوْلِ وَ هِيَ: كَوْنُهُ مُؤَخَّرًا،وَ مُثْبتًا،وَ غَيْرَ جُمْلَةٍ فِعْلِيَّةٍ فِعْلُهَا: مَاضٍ، مُتَصَرِّفٌ، غَيْرُ مُقْتَرِنٍ بِقَدْ،وَ إِذَا كَانَ الْخَبَرُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فِعْلُهَا مُضَارِعٌ فَالْمُتَصَرِّفُ وَ غَيْرُ الْمُتَصَرِّفِ فِيْهِ سَوَاءٌ وَ هٰهُنَا الْفِعْلُ مُضَارِعٌ مُتَصَرِّفٌ
5	﴿إِنَّ رَبِّي لَسَمِيعُ ٱلدُّعَآءِ﴾ [إبراهيم: 39]	لَسَمِيْعُ الدُّعَاءِ	أُخِّرَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ غَيْرُ جَارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ اللَّامُ جَوَازًا لِتَوَفُّرِ شُرُوْطِ الدُّخُوْلِ وَ هِيَ: كَوْنُهُ مُؤَخَّرًا ،وَ مُثْبَتًا،وَ غَيْرَ جُمْلَةٍ فِعْلِيَّةٍ فِعْلُهَا: مَاضٍ، مُتَصَرِّفٌ، غَيْرُ مُقْتَرِنٍ بِقَدْ ، وَ هٰهُنَامُفْرَدٌ
6	﴿وَإِنَّ رَبَّكَ لَيَعْلَمُ﴾ [النمل: 74]	لَيَعْلَمُ	أُخِّرَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ غَيْرُ جَارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ دَخَلَتْ عَلَيْهِ اللَّامُ جَوَازًا لِتَوَفُّرِ شُرُوْطِ الدُّخُوْلِ وَ هِيَ:كَوْنُهُ مُؤَخَّرًا،وَ مُثْبَتًا،وَ غَيْرَ جُمْلَةٍ فِعْلِيَّةٍ فِعْلُهَا مَاضٍ، مُتَصَرِّفٌ، غَيْرُ مُقْتَرِنٍ بِقَدْ،وَ إِذَا كَانَ الْخَبَرُ جُمْلَةً فِعْلِيَّةً فِعْلُهَا مُضَارِعٌ فَالْمُتَصَرِّفُ وَ غَيْرُ الْمُتَصَرِّفِ فِيْهِ سَوَاءٌ وَ هٰهُنَا الْفِعْلُ مُضَارِعٌ مُتَصَرِّفٌ

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى تَقْدِيْمِ خَبَرِ إِنَّ عَلَى اسْمِهَا وَتَأَخُّرِهِ جَوَازًا وَوُجُوْبًا وَتَقْدِيْمِ مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ عَلَيْهِ جَوَازًا وَدُخُوْلِ اللَّامِ عَلَى الِاسْمِ وَالْخَبَرِ وَ مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ وَ ضَمِيْرِ الْفَصْلِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	إِنَّ سَعْدًا لَهُوَ القائِمُ	لَهُوَ	أُخِّرَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ غَيْرُ جارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ دَخَلَتِ اللَّامُ عَلَى ضَمِيْرِ الْفَصْلِ، وَ لَا شَرْطَ لِدُخُوْلِهِ عَلَيْهِ
2	إِنَّ سَعْدًا لَطَعَامَكَ آكِلٌ	سعدًا/ آكِلٌ	أُخِّرَ الْخَبَرُ(آكِلٌ) وُجُوبًا لِأَنَّهُ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ غَيْرُ جارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ دَخَلَتِ اللَّامُ عَلَى مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ(لَطَعَامَكَ) لِتَوَفُّرِ الشُّرُوْطِ وَ هِيَ: تَقْدِيمُهُ عَلَى الْخَبَرِ وَ كَوْنُ الْخَبَرِ مِمَّا يَصِحُّ دُخُوْلُ اللَّامِ عَلَيْهِ،وَ أَن لَا يَكُوْنَ الْخَبَرُ قَدْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ اللَّامُ وَكَوْنُهُ غَيْرَ حَالٍ،وَ تَمْيِيزٍ، و مَفْعُوْلٍ مُطْلَقٍ،ومَفْعُوْلٍ لِأَجْلِه
3	إِنَّ سَعْدًا لَتُفَّاحًا آكِلٌ	لتُفّاحا	أُخِّرَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ غَيْرُ جارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ دَخَلَت اللَّامُ عَلَى مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ(لتُفّاحًا) لِتَوَفُّرِ الشُّرُوْطِ وَ هِيَ: تَقْدِيمُهُ عَلَى الْخَبَرِ وَ كَوْنُ الْخَبَرِ مِمَّا يَصِحُّ دُخُوْلُ اللَّامِ عَلَيْهِ،وَ أَن لَا يَكُوْنَ الْخَبَرُ قَدْ دَخَلَتْ عَلَيْهِ اللَّامُ وَكَوْنُهُ غَيْرَ حَالٍ،وَ تَمْيِيزٍ، و مَفْعُوْلٍ مُطْلَقٍ ، و مَفْعُوْلٍ لِأَجْلِه

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
4	﴿وَإِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ﴾ [القلم: 4]	لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ	أُخِّرَ الْخَبَرُ جَوَازًا لِأَنَّهُ جَارٌّ وَ مَجْرُوْرٌ وَ الِاسْمُ مَعْرِفَةٌ ، فَلَوْ قُدِّمَ الْخَبَرُ فِيْ غَيْرِ الْقُرْآنِ وَ قِيْلَ إِنَّ عَلَى خُلُقٍ لَسَعْدًا لَجَازَ، وَ دَخَلَت اللَّامُ عَلَى الْخَبَرِ لِتَوَفُّرِ شُرُوْطِ الدُّخُوْلِ وَ هِيَ: كَوْنُهُ مُؤَخَّرًا،وَ مُثْبَتًا،وَ غَيْرَ جُمْلَةٍ فِعْلِيَّةٍ فِعْلُهَا: مَاضٍ، مُتَصَرِّفٌ، غَيْرُ مُقْتَرِنٍ بِقَدْ
5	إِنَّ فِيْ الدَّارِ لَسَعْدًا جَالِسٌ	لَسَعْدًا	قُدِّمَ اسْمُ إِنَّ(لَسَعْدًا)عَلَى الْخَبَرِ (جَالِسٌ) وُجُوْبًا لِأَنَّ الْخَبَرَ غَيْرُ ظَرْفٍ وَ جَارٍّ وَ مَجْرُوْرٍ وَ الِاسْمُ مَعْرِفَةٌ وَدَخَلَت اللَّامُ عَلَى اسْمِ إِنَّ(سَعْدًا) لِتَوَفُّرِ الشَّرْطِ وَ هُوَ التَّأَخُّرُ عَنِ الْخَبَرِ أَوْ مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ، وَهٰهُنَا مُؤَخَّرٌ عَنْ مَعْمُوْلِ الْخَبَرِ (فِيْ الدَّارِ)
6	وَ أَعْلَمُ إِنَّ تَسْلِيْمًا وَ تَرْكًا لَلَامُتَشَابِهَانِ وَلَا سَوَاء	لَلَامُتَشَابِهَانِ	دَخَلَت اللَّامُ عَلَى الْخَبَرِ (لَلَا مُتَشَابِهَانِ) لِضَرُوْرَةِ الشِّعْرِ وَ حَكَمَ عَلَيْهِ النُّحَاةُ بِالشُّذُوْذِ لِأَنَّ الْخَبَرَ مَنْفِيٌّ، وَ مِنْ شُرُوْطِ دُخُوْلِ اللَّامِ عَلَى الْخَبَرِ أَنْ لَا يَكُوْنَ مَنْفِيًّا

خَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الجِْنْسِ/ الَّتِيْ تَعْمَلُ عَمَلَ إِنَّ

1-تَعْرِيْفُهُ

2- أَحْكَامُهُ

3- أَنْوَاعُهُ

خَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ/ الَّتِيْ تَعْمَلُ عَمَلَ إِنَّ

- مرفوعات کی چھٹی قسم "خَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ" ہے۔
- "لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ" مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتی ہے۔
- اس کو "لَا النَّافِيَةُ لِلْجِنْسِ" بھی کہتے ہیں[1]،اس لیے کہ یہ جنس کی صفت کی نفی پر دلالت کرتا ہے[2]۔

تَعْرِيْفُهُ: هُوَ الْمُسْنَدُ بَعْدَ دُخُوْلِ "لَا"، مِثْلُ: لَا غُلَامَ رَجُلٍ ظَرِيْفٌ فِيْ الدَّارِ[3].

شَرْحُ التَّعْرِيْفِ: مندرجہ بالا تعریف میں "هُوَ الْمُسْنَدُ" کے بعد "بَعْدَ دُخُوْلِ لَا" کی قید اس لیے ذکر کی گئی ہے کہ اگر صرف "هُوَ الْمُسْنَدُ" پر اکتفا کیا جاتا تو یہ تعریف "خَبَرُ الْمُبْتَدَأ"، "خَبَرَ إِنَّ" اور "خَبَرَ كَانَ" وغیرہ کو بھی شامل ہو جاتی، "بَعْدَ دُخُوْلِ لَا" کی قید سے خبر لا کے علاوہ باقی اخبار تعریف سے خارج ہو گئیں۔

حَذْفُ خَبَرِ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ

خبر حذف ہونے نہ ہونے کے اعتبار سے تین صورتیں ہیں:

1. "خَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ" عام[4] ہو، تو ایسے موقع پر "خبر لا" محذوف ہوتی ہے، جیسے: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ أَيْ لَا إِلٰهَ مَوْجُوْدٌ إِلَّا الله۔
2. "خَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ" خاص ہو لیکن کوئی ایسا قرینہ موجود ہو جس سے "خَبَرَ لَا" کا پتہ چلتا ہو تو ایسے موقع پر (خَبَرَ لَا) محذوف ہوتی ہے[5]، مِثْلُ أَنْ يُقَالَ: هَلْ مِنْ رَجُلٍ قَائِمٍ؟ فَتَقُوْلُ: لَا رَجُلَ، یہاں خبر کے حذف کا قرینہ سوال میں موجود "قائم" ہے، تقدیرِ عبارت یوں ہے: لا رَجُلَ قائِمٌ۔

---

[1] اور (لا) التَّبْرِءَة بھی کہتے ہیں، اس لیے کہ یہ اپنے اسم کی اس معنی سے براءت پر دلالت کرتا ہے جس معنی پر خبر دال ہو، چنانچہ جب ہم کہتے ہیں: لَا رَجُلَ قَائِمٌ تو اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ جنس رجل صفت قیام سے بری ہے۔[شرح التصريح].

[2] لِنَفْيِ الْجِنْسِ أَيْ لِنَفْيِ صِفَتِهِ إِذْ لَا رَجُلَ قَائِمٌ لِنَفْيِ الْقِيَامِ عَنِ الرَّجُلِ، لَا لِنَفْى الرَّجُلِ نَفْسِهِ-[الفوائد الضيائية].

[3] **شرح المثال:** لَا رَجُلَ ظَرِيْفٌ فِيْ الدَّارِ اس مثال میں "ظَرِيْفٌ" خبر اول ہے اور "فِيْ الدَّارِ" خبر ثانی ہے۔"فِيْ الدَّار" کو ظَرِيفٌ کی صفت نہیں قرار دے سکتے، اس لیے کہ ظرافت (ذہانت) کسی مکان کے ساتھ خاص نہیں ہوتی۔ نیز اس میں خبر کی دونوں قسموں ظرف اور غیر ظرف کو جمع کیا گیا ہے۔

[4] افعال عامہ چار ہیں: اَلْكَوْنُ-اَلثُّبُوْتُ-اَلْحُصُوْلُ-اَلْوُجُوْدُ.

[5] بَنُوْ تَمِيْم اور اَلطَّائِيُّوْن اس حذف کو واجب اور حِجَازِيِّيْن جائز سمجھتے ہیں۔

3 خبر خاص ہو اور اس کے حذف پر کوئی قرینہ موجود نہ ہو تو اس کا ذکر بالاتفاق واجب ہے[1]، نَحْوُ قَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَام: لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ[2] اس مثال میں خبر ''أَغْيَرُ'' وُجُوْبًا مذکور ہے، اس لیے کہ حذف کی صورت میں اس کی نشاندہی کرنے والا کوئی قرینہ موجود نہیں۔

جَدْوَلُ حَذْفِ خَبَرِ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ

اَلرَّقَمُ	اَلصُّوْرَةُ	حُكْمُهَا	مِثَالُهَا	اَلْخَبَرُ
1	أَن يَكُوْنَ الْخَبَرُ عَامًّا	يَجُوْزُ حَذْفُ الْخَبَرِ	لَاإِلٰهَ إِلَّا اللهُ	مَوْجُوْدٌ
2	أَن يَكُوْنَ الْخَبَرُ خَاصًّا وَتُوْجَدَ الْقَرِيْنَةُ	يَجُوْزُ حَذْفُ الْخَبَرِ	لَارَجُلَ فِيْ جَوَابِ هَلْ مِنْ رَجُلٍ قَائِمٌ؟	قَائِمٌ
3	أَن يَكُوْنَ الْخَبَرُ خَاصًّا وَلَاتُوْجَدَ الْقَرِيْنَةُ	لَايَجُوْزُ حَذْفُ الْخَبَرِ	لَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ	أَغْيَرُ

أَنْوَاعُ خَبَرِ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ

خَبَرُ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ كَخَبَرِ الْمُبْتَدَأ عَلَى ثَلَاثَةِ أَنْوَاعٍ:

اَلرَّقَمُ	أَنْوَاعُ الْخَبَرِ		اَلْأَمْثِلَةُ
1	اَلْمُفْرَدُ	اَلْجَامِدُ	لَا جَمَادَ حَيَوَانٌ
		اَلْمُشْتَقُّ	لَا رَجُلَ حَاضِرٌ
2	اَلْجُمْلَةُ	اَلْجُمْلَةُ الِاسْمِيَّةُ	لَا مُؤْمِنَ أَخْلَاقُهٗ سَيِّئَةٌ
		اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ	لَا كَسُوْلَ يَنْجَحُ
3	شِبْهُ الْجُمْلَةِ	اَلظَّرْفُ	لَا مَعْصِيَةَ بَعْدَ الْيَوْمِ
		اَلْجَارُّ وَ الْمَجْرُوْرُ	لَا مُدَخِّنَ مِنَ الْأَقْوِيَاءِ

[1] یہ ابن ہشام اور ابن عقیل کا قول ہے، جب کہ صاحب مفصل اور اس کے شارح ابن یعیش کے بقول بنو تمیم کسی بھی حال میں (خبر لا) کو ذکر نہیں کرتے۔ ابن یعیش شرح مفصل میں فرماتے ہیں: ''وَأَمَّا بَنُوْ تَمِيْمٍ فَلَا يُجِيْزُوْنَ ظُهُوْرَخَبَرِ لَا اَلْبَتَّةَ'' اور صاحب کافية کی بھی یہی رائے ہے وہ اس مقام پر فرماتے ہیں: (وَ بَنُوْ تَمِيْمٍ لَا يُثْبِتُوْنَهٗ) اس عبارت کی شرح میں مُلا جامي فرماتے ہیں: ''وَ بَنُوْ تَمِيْمٍ لَا يُثْبِتُوْنَهٗ أَيْ لَا يُظْهِرُوْنَ الْخَبَرَ فِي اللَّفْظِ؛لِأَنَّ الْحَذْفَ عِنْدَهُمْ وَاجِبٌ؛أَوِالْمُرَاد: أَنَّهُمْ لَا يُثْبِتُوْنَهٗ أَصْلًا لَا لَفْظًا وَلَا تَقْدِيْرًا، فَيَقُوْلُوْنَ: مَعْنَى قَوْلِهِمْ:"لَا أَهْلَ وَلَا مَالَ" اِنْتَفَى الْأَهْلُ وَالْمَالُ؛ فَلَا يُحْتَاجُ إِلَى تَقْدِيْرِ خَبَرٍ، وَ عَلَى التَّقْدِيْرَيْنِ يَحْمِلُوْنَ مَا يُرَى خَبَرًا فِيْ مِثْلِ: "لَا رَجُلَ قَائِمٌ" عَلَى الصِّفَةِ دُوْنَ الْخَبَرِ- مراد یہ ہے کہ خبر کو (جو کہ مرفوع ہوتی ہے) اسم کے محل (اس کا محل، اصل میں مبتدا ہونے کی بنا پر رفع ہے) پر حمل کر کے اس کی صفت قرار دیتے ہیں۔

[2] هٰذَاجُزْءٌ مِنْ حَدِيْثٍ نَبَوِيٍّ وَنَصُّهٗ: ''أَنَا أَغَارُ،وَاللهُ يَغَارُ،وَلَا أَحَدَ أَغْيَرُ مِنَ اللهِ،وَلِذَا حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ''، وَالْغَيْرَةُ: الحمية وَالْأنفة وَانْفِعَالُ النَّفْسِ مِنْ فِعْلِ الْقَبِيْحِ،يُقَالُ: رَجُلٌ غَيُوْرٌ، وَامْرَأَةٌ غَيُوْرٌ-

اَلْخَبَرُ الْمُفْرَدُ

''خبر مفرد'' سے مراد یہ ہے کہ وہ جملہ یا شبہ جملہ نہ ہو۔ چنانچہ لَا رَجُلَيْنِ رَاكِبَانِ اور لَا رِجَالَ رَاكِبُوْنَ میں ''رَاكِبَانِ'' اور ''رَاكِبُوْنَ'' دونوں خبر مفرد کہلاتے ہیں۔

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ خَبَرِ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ وَ ذِكْرِهِ

اَلرَّقَمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
1	﴿فَلَا فَوْتَ﴾ [سبأ: 51]	لَهُمْ	حُذِفَ خَبَرُ (لَا) لِمَعْرِفَتِهِ مِنَ السِّيَاقِ، جَوَازًا عِنْدَ الْحِجَازِيِّيْنَ وَوُجُوْبًا عِنْدَ التَّمِيْمِيِّيْنَ وَ الطَّائِيِّيْنَ
2	﴿قَالُوا لَا ضَيْرَ﴾ [الشعراء: 50]	عَلَيْنَا	حُذِفَ خَبَرُ (لَا) لِمَعْرِفَتِهِ مِنَ السِّيَاقِ، جَوَازًا عِنْدَ الْحِجَازِيِّيْنَ وَوُجُوْبًا عِنْدَ التَّمِيْمِيِّيْنَ وَ الطَّائِيِّيْنَ۔
3	﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ﴾ [الصافات:35][1]	مَوْجُوْدٌ	حُذِفَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ عَامٌّ، وَ حُكْمُ حَذْفِهِ الْجَوَازُ عِنْدَ الْحِجَازِيِّيْنَ وَالْوُجُوْبُ عِنْدَ التَّمِيْمِيِّيْنَ
4	لَا حِلْيَةَ أَثْمَنُ مِنْ مَّكَارِمِ الْأَخْلَاقِ	أَثْمَنُ	ذُكِرَ الْخَبَرُ وُجُوْبًا لِأَنَّهُ خَاصٌّ وَ لَا يُوجَدُ مُبَرِّرٌ لِحَذْفِهِ وَهُوَ كَوْنُهُ مَعْلُوْمًا بِقَرِيْنَةٍ تَدُلُّ عَلَيْهِ
فِيْمَ الْإِقَامَةُ بِالزَّوْرَاءِ لَا سَكَنِيْ بِهَا وَلَا نَاقَتِيْ فِيْهَا وَلَا جَمَلِيْ			
5	لَا سَكَنِيْ بِهَا	بِهَا	حسب السَّابِق
6	وَ لَا نَاقَتِيْ فِيْهَا	فِيْهَا	حسب السَّابِق
7	وَلَا جَمَلِيْ	فِيْهَا	حُذِفَ وُجُوْبًا عِنْدَ التَّمِيْمِيِّيْنَ وَ الطَّائِيِّيْنَ وَجَوَازًا عِنْدَ الْحِجَازِيِّيْنَ لِمَعْرِفَتِهِ مِنَ السِّيَاقِ

[1] وَ قَد اخْتَلَفَ النُّحَاةُ فِيْ إِعْرَابِ هٰذِهِ الْجُمْلَةِ ، وَ الْأَفْضَلُ إِعْرَابُهَا كَالتَّالِيْ: لَا نَافِيَةٌ لِلْجِنْسِ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ تَعْمَلُ عَمَلَ (إِنَّ) ، لَا مَحَلَّ لَهَا مِنَ الْإِعْرَابِ- إِلٰه: اسْمُ لَا مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ ، وَ خَبَرُ لَا مَحْذُوْفٌ ، وَالتَّقْدِيْرُ : لَاإِلٰهَ مَوْجُوْدٌ، وَ إِلَّا: أَدَاةُ اسْتِثْنَاءٍ، وَ لَفْظُ الْجَلَالَةِ بَدَلٌ مِنَ الضَّمِيْرِ الْمُسْتَكِنِّ فِيْ خَبَرِ لَا.

تَمْرِيْنَاتٌ مَحْلُوْلَةٌ عَلَى حَذْفِ خبرِ لَا الَّتِيْ لِنَفْيِ الْجِنْسِ وَ ذِكْرِهِ

اَلرَّقْمُ	اَلنَّصُّ	اَلْخَبَرُ	حُكْمُهُ
8	لَاأَبَالَكَ[1]	مَوْجُوْدٌ	حُذِفَ وُجُوْبًا عِنْدَ التَّمِيْمِيِّيْنَ وَ الطَّائِيِّيْنَ وَجَوَازًا عِنْدَ الْحِجَازِيِّيْنَ لِأَنَّهُ عَامٌّ.
9	لَا بَأْسَ	مَوْجُوْدٌ	حُذِفَ وُجُوْبًا عِنْدَ التَّمِيْمِيِّيْنَ وَ الطَّائِيِّيْنَ وَجَوَازًا عِنْدَ الْحِجَازِيِّيْنَ لِأَنَّهُ عَامٌّ
10	لَا بُدَّ	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
11	لَا بُدَّ مِنْ أَنْ تَنْجَحَ[2]	مَوْجُوْدٌ	حَسْب السَّابِق
12	أُحِبُّ الطُّلَّابَ وَلَا سِيَّمَا الْمُجْتَهِدُوْنَ.[3]	مَحْبُوْبُوْنَ	حُذِفَ وُجُوْبًا عِنْدَ التَّمِيْمِيِّيْنَ وَ الطَّائِيِّيْنَ وَجَوَازًا عِنْدَ الْحِجَازِيِّيْنَ لِمَعْرِفَتِهِ مِنَ السِّيَاقِ
13	﴿لَا جَرَمَ أَنَّ ٱللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَۚ﴾ [النحل: 23][4]	أَنَّ وَمَا بَعْدَهَا بِتَأْوِيْلِ الْمُفْرَدِ (عِلْمِ اللهِ)	ذُكِرَ وُجُوْبًا لِعَدَمِ وُجُوْدِ مُبَرِّرٍ لِحَذْفِهِ وَهُوَ كَوْنُهُ عَامًّا أَوْ مَعْلُوْمًا بِدَلِيْلٍ

[1] وَ إِعْرَابُ الْجُمْلَةِ كَالتَّالِيْ:(لَا) لِنَفْيِ الْجِنْسِ،مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ، لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ(أَبَا) اسْمُ (لَا) مَنْصُوْبٌ بِالْأَلِفِ لِأَنَّهُ مِنَ الْأَسْمَاءِ السِّتَّةِ وَهُوَ مُضَافٌ بِوَاسِطَةِ اللَّامِ (لَكَ) اللَّامُ حَرْفٌ زَائِدٌ مُقْحَمٌ بَيْنَ الْمُضَافِ وَ الْمُضَافِ إِلَيْهِ، مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ لَا مَحَلَّ لَهُ مِنَ الْإِعْرَابِ، الْكَافُ ضَمِيْرٌ مُتَّصِلٌ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ فِيْ مَحَلِّ جَرٍّ بِالْإِضَافَةِ، وَخَبَرُ(لَا) مَحْذُوْفٌ، تَقْدِيْرُهُ: مَوْجُوْدٌ.

[2] وَ إِعْرَابُهُ كَالتَّالِيْ:(لَا) نَافِيَةٌ لِلْجِنْسِ مَبْنِيٌّ عَلَى السُّكُوْنِ، تَعْمَلُ عَمَلَ(إِنَّ) و(بُدَّ) اِسْمُ (لَا) مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ (مِنْ) حَرْفُ جَرٍّ (أَنْ تَنْجَحَ) نَاصِبٌ وَ مَنْصُوْبٌ وَ الْفَاعِلُ مُسْتَتِرٌ تَقْدِيْرُهُ:(أَنْتَ)،وَالْمَصْدَرُ الْمُؤَوَّلُ مِنْ (أَنْ) وَالْجُمْلَةُ فِيْ مَحَلِّ جَرٍّ بِـ(مِنْ) ،وَ الْجَارُّ وَالْمَجْرُوْرُ مُتَعَلِّقَانِ بِالْخَبَرِ الْمَحْذُوْفِ، تَقْدِيْرُهُ:لَا بُدَّ مَوْجُوْدٌ.

[3] وَالتَّقْدِيْرُ:أُحِبُّ الطُّلَّابَ وَلَا سِيَّمَا هُمُ الْمُجْتَهِدُوْنَ مَحْبُوْبُوْنَ، وَ قَدْ مَرَّ إِعْرَابُ (سِيَّمَا) فِيْ بَحْثِ حَذْفِ الْمُبْتَدَأِ.

[4] وَإِعْرَابُهُ كَالتَّالِيْ:(لَا) نَافِيَةٌ لِلْجِنْسِ لَا مَحَلَّ لَهَا مِنَ الْإِعْرَابِ-(جَرَمَ) اِسْمُ (لَا) النَّافِيَةُ لِلْجِنْسِ مَبْنِيٌّ عَلَى الْفَتْحِ فِيْ مَحَلِّ نَصْبٍ (أَنَّ) حَرْفٌ نَاسِخٌ (اللهَ) اِسْمُ(أَنَّ) مَنْصُوْبٌ، وَعَلَامَةُ نَصْبِهِ الْفَتْحَةُ (يَعْلَمُ) فِعْلٌ مُضَارِعٌ مَرْفُوْعٌ، وَعَلَامَةُ رَفْعِهِ الضَّمَّةُ، وَالْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ: ﴿يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَۚ﴾ [النحل: 23] فِيْ مَحَلِّ رَفْعٍ خَبَرُ أَنَّ ، وَأَنَّ وَمَا بَعْدَهَا فِيْ تَأْوِيْلِ مَصْدَرٍ مَجْرُوْرٍ بِـ(مِنْ) الزَّائِدَةُ،وَالْمَصْدَرُ الْمَجْرُوْرُ بِـ (مِنْ) فِيْ مَحَلِّ رَفْعٍ خَبَرُ (لَا) النَّافِيَةُ لِلْجِنْسِ وَالتَّقْدِيْرُ:
لَا بُدَّ مِنْ عِلْمِ اللهِ مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ،[النحو الكافي].

اِسْمُ الْحُرُوْفِ الْمُشَبَّهَةِ بِلَيْسَ

1-تَعْرِيْفُهُ

2-حُكْمُه

3- أَنْوَاعُهُ

اِسْمُ الْحُرُوْفِ الْمُشَبَّهَةِ بِلَيْسَ

- مرفوعات کی ساتویں قسم "اِسْمُ الْحُرُوْفِ الْمُشَبَّهَةِ بِلَيْسَ" ہے۔
- یہ حروف مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

تَعْرِيْفُهُ: هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا، مِثْلُ: مَا سَعْدٌ قَائِمًا.

شَرْحُ التَّعْرِيْفِ: مندرجہ بالا تعریف میں "هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ" کے بعد "بَعْدَ دُخُوْلِهَا" کی قید اس لیے ذکر کی گئی ہے کہ اگر صرف "هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ" پر اکتفا کیا جاتا تو یہ تعریف المبْتَدأ، اسْم إنّ اور اسْم كَان وغیرہ کو بھی شامل ہو جاتی، "بَعْدَ دُخُوْلِهَا" کی قید سے یہ سب تعریف سے خارج ہو گئیں۔

اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِلَيْسَ[1]

- "اَلْحُرُوْفُ الْمُشَبَّهَةُ بِلَيْسَ" چار ہیں[2]:

1- مَا، جیسے: مَا سَعْدٌ قَائِمًا، ﴿مَا هَذَا بَشَرًا﴾ [يوسف: 31] و ﴿مَّا هُنَّ أُمَّهَتِهِمۡ﴾ [المجادلة: 2].

2- لَا، جیسے: لَا رَجُلٌ أَفْضَلَ مِنْكَ.

3- لَاتَ: یہ اصل میں "لَا" ہے جس پر تاء تانیث کا اضافہ کیا گیا ہے، جیسے: ﴿وَّلَاتَ حِينَ مَنَاصٍ﴾.
[ص: 3] أَيْ لَيْسَ الْحِيْنُ حِيْنَ فِرَارٍ بِحَذْفِ اسْمِ لَاتَ.

4- إِنْ: اس کا عمل نادر ہے، صرف أَهْلِ عَالِيَة[3] کی زبان میں عامل ہے، جیسے: إِنْ أَحَدٌ خَيْرًا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا بِالْعَافِيَةِ[4].

---

[1] ان تمام حروف کے عمل کی شروط اور اس سلسلے میں مختلف مذاہب اس کتاب میں آئندہ تفصیل سے بیان کی جائیں گی ان شاء اللہ۔

[2] صاحب كافية نے اس مقام پر صرف "ما" اور "لا" کا ذکر کیا ہے۔ نیز واضح رہے کہ "ما" اور "لا" اہل حجاز کے نزدیک عاملہ ہیں، جب کہ بنو تمیم کے نزدیک "ما" اور "لا" غیر عاملہ ہیں، جیسے: مَاسَعْدٌ قَائِمٌ، اس مثال میں بنو تمیم کے ہاں "سَعْدٌ" مرفوع بنا بر ابتدا اور "قَائِمٌ" مرفوع بنا بر خبریت ہے۔

[3] (عالية) تُطْلَقُ عَلَى مَا فَوْقَ أَرْضِ نَجْدٍ إِلَى تِهَامَةَ وَإِلَى مَا وَرَاءَ مَكَّةَ وَمَا وَالَاهَا [مختصر مص ص: ٢٠٥]۔

[4] وَكَقِرَاءَةِ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ ﴿إِنِ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ عِبَادًا أَمْثَالَكُمْ﴾ [الأعراف: 194]

اِسْمُ كَانَ وَأَخَوَاتِهَا

1-تَعْرِيْفُهُ

2- حُكْمُه

3-أَنْوَاعُهُ

اِسْمُ كَانَ وَ أَخَوَاتِهَا

- مرفوعات کی آٹھویں قسم ”كَانَ“ اور اس کی اَخوات کا اسم ہے۔
- كَانَ اور اس کی اَخوات مبتدا اور خبر پر داخل ہو کر مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

تَعْرِيْفُهُ: هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ بَعْدَ دُخُوْلِهَا، مِثْلُ: كَانَ سَعِيْدٌ قَائِمًا.

شَرْحُ التَّعْرِيْفِ: مندرجہ بالا تعریف میں ”هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ“ کے بعد ”بَعْدَ دُخُوْلِهَا“ کی قید اس لیے ذکر کی گئی ہے کہ اگر صرف ”هُوَ الْمُسْنَدُ إِلَيْهِ“ پر اکتفا کیا جاتا تو یہ تعریف المبتدأ، اسم إنّ اور اسمُ الْحُرُوْفِ الْمُشَبَّهَةِ بِلَيْسَ وغیرہ کو بھی شامل ہو جاتی، ”بَعْدَ دُخُوْلِهَا“ کی قید سے یہ سب تعریف سے خارج ہو گئیں۔

كَانَ وَ أَخَوَاتُهَا[1]

كَانَ اور اس کی اَخوات درج ذیل ہیں:

١ كَانَ	٢ صَارَ	٣ أَصْبَحَ	٤ أَمْسٰی	٥ أَضْحٰی
٦ ظَلَّ	٧ بَاتَ	٨ آضَ	٩ عَادَ	١٠ غَدَا
١١ رَاحَ	١٢ مَازَالَ	١٣ مَابَرِحَ	١٤ مَافَتِئَ	١٥ مَاانْفَكَّ
١٦ مَادَامَ	١٧ لَيْسَ.			

---

[1] ابن ہشام نے أوضح المسالك، شرح قطرالندی اور شرح شذور الذهب میں اور ابن عقیل نے شرح ألفية میں، کان اور اس کی اَخوات میں، (آض)، (عاد)، (راح) اور (غدا) کا ذکر نہیں کیا، نیز ابن هشام نے ان کی تعداد بھی صراحة (۱۳) بتائی ہے وہ شرح قطر الندی میں فرماتے ہیں: (وألفاظه ثلاث عشرة لفظة) جب کہ صاحب مفصل اور صاحب كافية نے مندرجہ بالا تفصیل کے مطابق (۱۷) افعال کو ذکر کیا ہے۔ نیز ابن هشام شرح قطرالندی میں کان اور اس کی اخوات کا ذکر کرتے ہوئے: مازال ، مافَتِئَ، ماانفك، ما برح ، اور مادام کو (ما) کے ساتھ ذکر کرتے ہیں، جب کہ شرح شذورالذهب اور أوضح المسالك میں بغیر (ما) کے: زال، فَتِیَء، انفك، برح، اور دام لکھتے ہیں اسی طرح صاحب ألفية اور ان کی اتباع میں ابن عقیل نے بھی یہی آخری طریقہ اپنایا ہے، ہم نے هداية النحو اور كافية والے طریقے کو اپنایا ہے؛ اس لیے کہ پاک و ہند میں یہ دو کتابیں داخل نصاب ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ افعال اگرچہ نفی کے بغیر استعمال نہیں ہوتے، لیکن اصل میں یہ بغیر نفی کے ہیں اور استعمال میں بھی ہر جگہ صرف (ما) کے ساتھ مستعمل نہیں ہیں، جیسے: ﴿وَلَا يَزَالُونَ مُخْتَلِفِينَ﴾ [هود: 118] اور ﴿لَنْ نَبْرَحَ عَلَيْهِ عَاكِفِينَ﴾ [طه: 91]
کان اور اس کی اخوات کا تفصیلی ذکر اپنے مقام پر آئے گا ان شاء الله، فی الحال ہم ان کا مختصر تعارف اور مثالیں ذکر کرنے پر اکتفا کرتے ہیں۔

شُرُوْطُ عَمَلِ كَانَ وَ أَخَوَاتِهَا[1]

كَانَ اور اس کی اَخوات کے عمل کرنے کے اعتبار سے درج ذیل تین فریق ہیں:

پہلا فریق

پہلے فریق کے درج ذیل آٹھ افراد ہیں:

كَانَ، أَمْسَى، أَصْبَحَ ، أَضْحَى ، ظَلَّ، بَاتَ، صَارَ، لَيْسَ.

یہ فریق بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے، جیسے: كَانَ سَعِيْدٌ قَائِمًا.

دوسرا فریق

دوسرے فریق کے درج ذیل چار افراد ہیں: زَالَ، بَرِحَ، فَتِئَ ، اِنْفَكَّ.

اس فریق کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے لَفظًا یا تَقْدِيرًا نفی ہو یا شِبْه النَّفْي ہو وَالْمُرَادُ بِهِ النَّهْيُ.

نَفْي لَفْظًا، جیسے: مَازَالَ سَعِيْدٌ قَائِمًا.

نَفْيُ تَقْدِيْرًا ، جیسے: ﴿تَٱللَّهِ تَفۡتَؤُاْ تَذۡكُرُ يُوسُفَ﴾ [يوسف: 85] أَيْ: لَاتَفْتَؤُاْ.

شِبْهُ النَّفْيِ، جیسے: لَا تَزَلْ قَائِمًا.

تیسرا فریق

تیسرے فریق کا صرف ایک ہی فرد ہے وَ هُوَ (دَامَ).

اس فریق کے عمل کے لیے شرط یہ ہے کہ اس سے پہلے "مَا مَصْدَرِيَّة ظَرْفِيَّة" ہو، جیسے:

﴿وَأَوۡصَٰنِي بِٱلصَّلَوٰةِ وَٱلزَّكَوٰةِ مَا دُمۡتُ حَيّٗا﴾ [مريم: 31] أي: مُدَّةَ دَوَامِي حَيًّا.

---

[1] اس صفحہ پر ذکر کردہ کان اور اس کی اَخوات کی تعداد (۱۱) ابن ہشام وغیرہ کے مطابق ہے۔

شُرُوْطُ عَمَلِ كَانَ وَ أَخَوَاتِهَا

اَلْفَرِيْقُ	أَفْرَادُهُ	شَرْطُهُ	مِثَالُهُ
1	كَانَ–أَمْسٰى–أَصْبَحَ–أَضْحٰى–ظَلَّ–بَاتَ–صَارَ–لَيْسَ	لَاشَرْطَ لِعَمَلِهِ	كَانَ سَعِيْدٌ قَائِمًا
2	زَالَ–بَرِحَ–فَتِئَ–اِنْفَكَّ	أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ النَّفْيِ لَفْظًا أَوْ تَقْدِيرًا أَوْ أَنْ يَكُوْنَ بَعْدَ النَّهْيِ	مَازَالَ سَعِيْدٌ قَائِمًا ﴿تَاللَّهِ تَفْتَأُ تَذْكُرُ يُوسُفَ﴾ [يوسف: 85] لَاتَزَلْ قَائِمًا
3	دَامَ	تَقَدُّمُ "مَا" الْمَصْدَرِيَّةِ الظَّرْفِيَّةِ	﴿وَأَوْصَانِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ مَا دُمْتُ حَيًّا﴾ [مريم: 31] أي: مُدَّةَ دَوَامِي حَيًّا